جال

...س

جہاں بہتا لہو پانی اور زر کی
ہوشیاریاں اور تباہ کاریاں... جہاں بہتا لہو پانی اور زر کی
...بے کنار تجسس اور پیہم کروٹ
ہے... اول تا آخر خون... خوف... بے کنار تجسس اور پیہم کروٹ
و خم... ہر موڑ پر ایک نیا پیچ، سوال اوپر سوال، موڑ در موڑ
میں اندھے اور خونی کرداروں نے ایک ایسا جال بچھایا جس کی
...یوں میں وہ زہرہ جمال و خوش خصال یوں گم ہوئی کہ سچ کی
...یوں میں وہ زہرہ جمال و خوش خصال یوں گم ہوئی کہ سچ کی
...س نڈھال ہوگئی... درد و غم اور خون آشام چیرہ دستیوں نے اسے
...ردیا... انتظار و اسرار کی جاں کنی کے اس جان لیوا کھیل میں اس کے
...ات محتاجِ بیان رہی... اس کا پیار بھی تابِ غم آزماتا رہا... لیکن پندار
...کو ٹھیس نہ پہنچائی۔ لہولہان لمحوں میں پروان چڑھتی خاموش
...کی وہ پُراسرار داستان جہاں جواب کی امید میں ہر موڑ پر ایک نیا
...ابھر آتا ہے... انٹرنیشنل بیسٹ سیلر گلین میڈ کی پُرتجسس تخلیق
...م قدم پر سلجھتی اور الجھتی ہوئی الجھنوں میں قاری کو اپنے سحر
...کڑلیتی ہے...

مغرب کے خزانوں سے قارئین کے لیے نئے سال کا ایک پُرفسوں تحفہ

نیو یارک میں شب کے تین بج رہے تھے۔
...میں جینیفر مارچ کی آنکھ کھل گئی۔ باہر طوفانِ
...راں مہیب دیو کی طرح گرج رہا تھا۔ رہ رہ کر بجلی کی
...اور خیرہ کن روشنی، بیرونی ماحول کے غضب میں
...کررہی تھی۔
...جینیفر عرف جینی نے آنکھیں کھولیں۔ اس کا دل
...وں کے پنجرے میں زخمی پرندے کی طرح پھڑپھڑا رہا
...کوئی اور بھی اس کے قریب موجود تھا۔
جینی نے چادر ہٹا کر اٹھنا چاہا تو اسے کسی آدمی کی شبیہہ
...ائی دی۔ ''حرکت نہ کرو۔'' اسے حکم دیا گیا۔ تنبیہہ کے
...جود جینی نے عالمِ سراسیمگی میں بستر سے اترنے کی کوشش
...۔ جواب میں اسے ایک اذیت ناک تھپڑ سہنا پڑا جس
نے اس کے رخسار میں چنگاریاں بھر دیں۔
''حرکت مت کرو۔'' سابقہ حکم کا اعادہ کیا گیا۔ آسمانی
بجلی کی کڑک نے لمحہ بھر کے لیے کمرا روشن کردیا اور گھر میں
گھسنے والے نامعلوم اجنبی کا چہرہ نمایاں ہوگیا۔
چہرے کی جگہ کوئی چہرہ نہ تھا۔ اس نے سیاہ رنگ کا
اسکائی ماسک چڑھایا ہوا تھا۔ ماسک میں آنکھوں کی جگہ
رخنے تھے، جہاں سے سیاہ آنکھیں جھانک رہی تھیں۔ ہاتھ
پر چرمی دستانہ تھا۔ دستانے کی گرفت میں قصائی کا چھرا...
آسمانی بجلی کے معدوم ہوتے ہی سیاہ پوش نے جینی کے منہ
پر ہاتھ رکھ کر اس کی چیخ کا گلا گھونٹ دیا۔ اس کی گرفت
مضبوط تھی۔ اس نے احتیاط سے چھرا ایک طرف رکھ دیا۔
اس کے ہاتھ کے دباؤ کے زیرِ اثر جینی دوبارہ لیٹ

گئی۔ وہ خود بھی بستر پر آگیا۔ جینی مچل رہی تھی۔ تاہم سیاہ پوش کے آگے اس کی مزاحمت بے سود تھی۔

''حرکت کی تو گلا کاٹ دوں گا۔'' وہ پھنکارا۔ بعدازاں اس نے جس قسم کی پیش قدمی کا آغاز کیا، اس نے اس کے عزائم واضح کر دیے۔ جینی کو لگا کہ وہ اپنی زندگی کا بھیانک ترین سپنا دیکھ رہی ہے۔

☆☆☆

ہاں وہ سپنا ہی تھا۔ ایک دلخراش چیخ کے ساتھ اس کی آنکھ کھل گئی۔ اس نے تکیہ اٹھا کر سینے کے ساتھ بھینچ لیا۔ اس کا بدن لرز رہا تھا۔ اس بار وہ بھیانک خواب، حقیقت سے بہت قریب تھا۔ وہ فرطِ دہشت سے ہانپ رہی تھی۔

جینی نے تکیہ ہٹایا، چادر ایک طرف پھینکی اور سائڈ ٹیبل کا لیمپ روشن کر دیا۔ چند منٹ اسے خود کو سنبھالنے میں لگے پھر وہ اٹھ کر کھڑکی کے قریب آگئی۔ طوفانِ بادوباراں ابھی بھی جاری تھا۔

نیویارک خوابیدہ تھا۔ وہ بیدار تھی، ہمیشہ کی طرح خواب طوفان کے دوران میں دکھائی دیا تھا اور حسبِ سابق جینی کو خوف و دہشت کی عمیق کھائی کے کنارے تک لے گیا تھا۔

وہ کچن میں آگئی۔ سوئچ آن کیا اور ٹھنڈے پانی کی بوتل نکال کر گلاس بھر لیا۔ وہ پورا گلاس پی گئی۔ اعصاب کو سکون کا احساس ہوا۔ وہ گلاس لیے ہوئے واپس بستر تک آگئی۔ یخ پانی کی وجہ سے گلاس اب تک ٹھنڈا تھا۔ سرد گلاس اس نے پیشانی سے لگا لیا۔

ڈیجیٹل کلاک پر سبز ہندسے 3:05 کی نشان دہی کر رہے تھے۔

وہ اپنے والدین کے خالی مکان سے اپارٹمنٹ میں منتقل ہو گئی تھی۔ تاہم اس کا یہ اقدام پُراسرار خواب سے پیچھا چھڑانے کے لیے ناکام ثابت ہوا تھا۔

ایک ہی ہستی تھی جس سے رات کے اس پہر وہ رابطہ کر سکتی تھی۔ جینی نے فون اٹھا لیا۔ سات میل دور ایلمونٹ، لانگ آئی لینڈ میں فون کی گھنٹی نے شور مچانا شروع کیا۔ وقفے کے ساتھ ایک مردانہ خوابیدہ آواز نے جواب دیا۔ ''ہیلو۔''

''میں ہوں۔'' جینی نے محسوس کیا کہ اس کی آواز اب بھی مکمل طور پر نارمل نہیں ہوئی تھی۔

''جینی؟ کیا تم ٹھیک ہو؟ سب... سب کچھ ٹھیک تو ہے؟'' مردانہ آواز کی خوابیدہ کیفیت یک لخت معدوم ہو گئی۔

''مارک میں معذرت خواہ ہوں۔ اس وقت تمہیں پریشان کیا۔ لیکن تمہارے سوا کوئی نہیں ہے، جسے میں کال کر سکتی۔''

''نہیں... نہیں... نہیں معذرت کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہاری کال سے مجھے کوئی پریشانی نہیں ہوئی۔ میں ہر وقت تمہارے ساتھ ہوں۔''

''شکریہ لیکن میں نے تمہیں نیند سے اٹھا دیا۔''

''کوئی مسئلہ نہیں... تم ٹھیک تو ہو؟''

''ہاں، مارک میں نے پھر وہی خواب دیکھا ہے۔''

''اوہ، آئی سی... لیکن وہ صرف خواب ہے۔'' مارک نے کہا۔

''مارک دو برس بیت گئے ہیں۔ مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے کہ ''خواب'' ہر مرتبہ حقیقت کی طرف بڑھ رہا ہے۔ آج یوں معلوم ہو رہا تھا کہ جیسے وہ میری خواب گاہ میں موجود ہو۔ دو برس بعد بھی یوں لگا جیسے کل کی بات ہو... میں والدین کو بہت مس کرتی ہوں۔ آبائی رہائش کو وائنڈ اپ کرنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا۔''

''میں سمجھتا ہوں ڈیئر... اس خوفناک حادثے کو آسانی سے بھلایا نہیں جا سکتا۔ تاہم پلیز، تم اس بات کو سمجھو کہ وہ شخص خوابوں سے نکل کر تم تک نہیں پہنچ سکتا۔ کبھی بھی نہیں۔ میرا یقین کرو۔ میں چاہتا ہوں کہ اب تم آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرو، میں تم سے زیادہ دور نہیں ہوں۔ اگر تم چاہو تو میں وہاں آ سکتا ہوں۔'' مارک نے جینی کی ڈھارس بندھائی۔

مارک سے بات کر کے جینی بہت بہتر محسوس کر رہی تھی۔

''گڈ نائٹ جینی، آرام کرو۔''

''گڈ نائٹ مارک، اینڈ تھینک یو۔''

''دوست کو شکریہ نہیں کہتے۔'' وہ دھیرے سے ہنسا۔

''مجھے تم پر فخر ہے۔'' جینی نے کہا۔

☆☆☆

JFK انٹرنیشنل ائرپورٹ، نیویارک... نادیا دعا کر رہی تھی کہ اس کا کام جلد ختم ہو جائے۔ اسے محض چند منٹ گزارنے تھے، اگر اگلے چند منٹ خیریت سے نہ گزرے تو اس کا زندہ رہنا محال تھا۔ اس نے بے بی کو سینے سے لپٹا لیا اور دوسرے ہاتھ سے اپنی دو سالہ بیٹی ٹمارا کا ہاتھ تھام لیا۔ ائرپورٹ پُرشور اور پُرہجوم تھا اور نادیا خوف زدہ... اگرچہ اسے وہاں بھیجنے والوں نے اسے سب سمجھا دیا تھا۔

نادیا، نیلی آنکھوں والی معصوم صورت عورت تھی۔

اس کی عمر محض تیئس برس تھی۔ اسے منتخب کرنے والوں نے اس کی معصوم شکل کو خاص اہمیت دی تھی۔

ماسکو میں زندگی بہت تکلیف دہ تھی۔ نادیا کو خود سے زیادہ ٹمارا کے مستقبل کی فکر تھی اسی لیے اس نے بہتر زندگی اور اچھے مستقبل کے لیے یہ منصوبہ قبول کرلیا۔ اگرچہ ماسکو سے امریکا پہنچنے کے منصوبے میں چند خوفناک عنصر عیاں تھے جن کے انکشاف نے نادیا کو مجبور کر دیا کہ وہ خواب دیکھنا بند کر دے۔ چنانچہ اس نے منصوبے کا حصہ بننے سے انکار کر دیا۔ لیکن جو لوگ اسے گھیر چکے تھے، وہ اس کی طرح معصوم صورت تو کیا کردار کے اعتبار سے بھی بدشکل تھے۔ انہوں نے نادیا کی بیٹی ٹمارا کو قتل کرنے کی دھمکی دے کر اسے مجبور کر دیا کہ وہ امریکا کے سفر کی تیاری کرے۔

سب معاملات ٹھیک چلتے رہے۔ اب صرف چند منٹ رہ گئے تھے۔ پھر وہ خطرات سے دور چلی جاتی۔

نادیا نے نیلے کمبل میں لپٹی ہوئی بے بی کو جھلایا۔ وہ امیگریشن آفس کے سر پر تھی۔ اگلا نمبر اس کا تھا۔ امیگریشن آفیسر نے اسے آگے آنے کا اشارہ کیا۔ آفیسر نے پاسپورٹ اور ٹکٹ کا جائزہ لیا۔ آفیسر بھی نرم خو لگ رہا تھا۔

”ڈرنے کی ضرورت نہیں۔“ نادیا نے خود کو سمجھایا۔

آفیسر نے دو سالہ بچی ٹمارا کی جانب مسکرا کر دیکھا۔ سرسری نظر بے بی پر ڈالی۔ پھر پاسپورٹ کے ایک صفحے پر مہر لگا کر ٹکٹ کے ساتھ نادیا کو واپس کر دیا۔

”تھینک یو میم، نیویارک میں خوش آمدید۔“ آفیسر نے کہا۔ نادیا جواباً مسکرائی۔ چند مرحلے اب بھی باقی تھے۔

نادیا نے اپنا سوٹ کیس وصول کیا۔ لگیج ٹرالی کے لیے ادائیگی کی اور یو ایس کسٹم کاؤنٹر کی جانب چل پڑی۔ وہ ایک ہاتھ سے ٹرالی دھکیل رہی تھی۔ ٹمارا نے بھی ٹرالی کو تھام لیا۔

بیشتر مسافر آزادانہ گزرتے جا رہے تھے۔ کسٹم آفیسرز خال خال ہی کسی کو روکتے تھے۔ ایک آفیسر نے نادیا پر نگاہ ڈالی۔ نادیا بچی کو جھلاتے ہوئے بڑبڑائی۔ ”سو جاؤ... الیکسی، سو جاؤ۔“

”میم یہ آپ کا سامان ہے؟“ کسٹم آفیسر نے ٹرالی پر ہاتھ رکھ دیا۔

نادیا کا دل بے قابو گھوڑے کی طرح اچھلا۔

”ڈا، مائی (میرا سامان ہے)۔“ نادیا نے جواب دیا۔

”پلیز اس طرف آجایئے۔“

نادیا نے آفیسر کے اشارے کے مطابق ٹرالی کے ساتھ حرکت کی۔ گھٹنوں سے نیچے اس کی ٹانگیں برفاب جیلی کی طرح ہوگئیں۔

آفیسر نے ٹرالی سے بریف کیس اٹھا کر دھاتی ڈیسک پر رکھ دیا۔ ”پلیز! آپ اسے کھولیں گی؟“ اس کی آواز میں کوئی تاثر نہ تھا۔

نادیا کے اعصاب بغاوت کرنے لگے۔ وہ گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے بیگ کھولنے کی کوشش کرنے لگی۔ اول تو اسے صحیح چابی تلاش کرنے میں ہی مشکل کا سامنا کرنا پڑا۔ پھر وہ لاک سے الجھنے لگی۔ بچی کو اس نے اب بھی گود میں سنبھالا ہوا تھا۔

”میں آپ کی مدد کرتا ہوں۔“ آفیسر نے شائستگی سے کہا۔

اس نے بیگ کھولا اور اس کے مشمولات کو ٹٹولنے لگا۔ عام سے کپڑوں کے نیچے ایک باکس تھا جس پر گفٹ پیپر چسپاں تھا۔ آفیسر نے اسے اٹھا کر ایک طرف رکھ دیا۔ بیگ کی تلاشی مکمل کرنے کے بعد وہ ڈبے کی جانب متوجہ ہوگیا۔

”میم! اس کے اندر کیا ہے؟“ اس نے ڈبا ہلایا۔

”تحفہ، میری کزن کے لیے۔ اسکارف ہے۔“ نادیا نے جواب دیا۔

آفیسر نے دلچسپی سے نادیا کے چہرے کا جائزہ لیا۔

”آپ کون سی فلائٹ سے آئی ہیں؟“

”فلائٹ فرام ماسکو۔“ اس نے پھر بچی کو جھلانا شروع کر دیا۔ درحقیقت وہ اس عمل کے ذریعے اپنے اضطراب کو چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔

آفیسر کی پیشانی پر مبہم لکیر نمودار ہوئی۔ ”کیا آپ کی بچی ٹھیک ہے؟“

”یہ ایک طویل سفر تھا۔ میرا نہیں خیال کہ وہ مکمل آرام دہ حالت میں ہے۔“ نادیا نے کہا۔

آفیسر دوبارہ ہاتھ میں موجود ڈبے کی جانب متوجہ ہوا۔ ”پلیز آپ کو ناگوار نہ گزرے تو ادھر آفس میں آجائیں۔“ اس نے ٹرالی کا رخ موڑا۔ دوسرے کسٹم آفیسر نے دروازہ کھولا۔ وہ ایک خوش شکل سیاہ بالوں والی عورت تھی۔

آدمی نے ڈبا میز پر رکھ دیا۔ اس کی ساتھی آفیسر میز کے ایک طرف کھڑی ہوگئی۔

”میں اس ڈبے کو کھولنا چاہتا ہوں۔ اگر آپ کو اعتراض نہ ہو تو؟“ مرد آفیسر نے عندیہ دیا۔

نادیا نے اثبات میں سر ہلایا۔ وہ بدن کی لرزش پر قابو

کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

خاتون آفیسر کی نظر بھی ڈبے پر تھی۔ مرد نے گفٹ پیپر کو نزاکت سے الگ کر کے ڈبا کھول دیا۔ اندر ایک عام سا نائلون اسکارف موجود تھا۔ اسکارف کی موجودگی آفیسر کی توقعات کے برخلاف تھی۔ اس کے چہرے پر بدمزگی کے تاثرات دکھائی دیے۔

''آپ کا پاسپورٹ دیکھ سکتا ہوں؟'' اس نے نادیا سے سوال کیا۔ نادیا نے پاسپورٹ اس کے حوالے کر دیا۔ آفیسر نے پاسپورٹ کے صفحات کو پلٹتے ہوئے سوال کیا۔

''یہ بچے آپ کے ہیں؟''

''ہاں۔''

''بچی کی عمر؟''

''تین ہفتے۔''

''میم، میں معذرت خواہ ہوں۔'' وہ پاسپورٹ واپس کرنے کے لیے میز کے عقب سے نکلا۔ پاسپورٹ واپس کرتے وقت اس کی نگاہ بچی پر پڑی۔ وہ نیلگوں کاٹن بلینکٹ میں لپٹی ہوئی تھی۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔ چہرے پر سکون کی گہری نیند تھی۔ آفیسر لمحہ بھر کے لیے ہچکچایا، معاً کسی اندرونی تحریک کے زیر اثر اس نے بچی کے رخسار کو چھوا۔ پھر وہ بری طرح چونک اٹھا۔ اس نے نادیا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں۔ آفیسر کی آنکھیں جو کچھ بول رہی تھیں، وہ نادیا پہلے سے جانتی تھی۔

''میڈم آپ کی بے بی زندہ نہیں ہے۔''

☆☆☆

سارجنٹ، مارک رائن موجود ہے؟'' جینی نے ڈیسک سارجنٹ سے استفسار کیا۔

سارجنٹ نے نگاہ اٹھائی۔ ''مس جینیفر آخری بار میں نے ان کو آفس کی جانب جاتے دیکھا تھا۔''

جینی شکریہ ادا کر کے مارک کے آفس کی جانب چل پڑی۔

''کم اِن۔'' دستک کے جواب میں ایک مردانہ آواز آئی۔

جینی نے اندر قدم رکھا۔ اندر موجود آفیسر سادہ لباس میں تھا۔ وہ ایک وجیہہ شخص تھا۔ عمر تیس، چالیس کے درمیان تھی۔ آنکھوں کی رنگت سبزی مائل اور بال سیاہ تھے۔

''ہیلو جینی۔'' مارک خوش دلی سے مسکرایا اور ڈیسک کے گرد گھوم کر جینی کے قریب آ گیا اور اس کے ہاتھ کی پشت پر بوسہ دیا۔

''بہت شائستگی کا مظاہرہ ہو رہا ہے۔'' جینی نے اپنا چرمی بیگ میز پر رکھ دیا۔

''خادم ہوں۔'' مارک کے لبوں پر شرارتی مسکراہٹ تھی۔

''رات فون پر تو کہہ رہے تھے کہ دوست ہوں۔''

''آخر وکیل ہو نا۔'' مارک دھیرے سے ہنسا، بائی دی وے، یہاں کیسے؟ کوئی خاص بات یا مجھ سے ملنے کو دل کر رہا تھا؟''

''بڑی خوش فہمی ہے۔'' جینی کی آواز میں شرارت تھی۔

''چلو کچھ کم کرلو۔'' مارک نے پیشکش کی۔

جینی کی بے اختیار ہنسی نکل گئی۔

''ہائے۔'' مارک نے سینے پر بائیں جانب ہاتھ رکھا۔ ''ہنستی ہو یا دل لیے جاتی ہو۔''

''بس بہت ہو گیا۔'' جینی نے ہاتھ اٹھایا۔ ''نامراد عاشق کی اداکاری ختم کرو۔'' وہ سنجیدہ ہو گئی۔

''اول تو تم پر یہ موڈ طاری نہیں ہوتا، اور ہوتا ہے تو تم چند منٹ میں ختم کر دیتی ہو۔'' مارک نے شکوہ کیا۔ ''خیر اصل بات بتاؤ۔''

''نادیا فی ڈوو کیس۔''

''آئی سی... تو تم اس کی وکالت کرو گی؟''

''فیڈرل ڈیفنڈر ڈویژن (FDD) اسی کام کی مجھے ادائیگی کرتا ہے۔'' جینی نے جواب دیا۔ ''میں نادیا سے بات کرنا چاہتی ہوں۔ اسے ملنے سے پیشتر تمہاری معلومات سے استفادہ کرنا ہے۔''

''کیوں نہیں، خادم ہوں۔'' اس نے فرمانبرداری کہا۔ ''جب کسٹم نے اسے گرفتار کیا تو میں JFK کی ٹاسک فورس میں قریب ہی تھا۔ نادیا، ایروفلوٹ کے ذریعے ماسکو سے پہنچی تھی۔ اس کی گود میں تین ہفتے کا بچہ تھا۔ مردہ بچہ... بچے کے پیٹ کو کاٹ کر دوبارہ بند کر دیا گیا تھا۔ اندر خالص ہیروئن تھی... پانچ پونڈ۔''

جینی کی گلابی رنگت میں زردی ابھر آئی۔

''تم ٹھیک تو ہو۔'' مارک کی آواز میں تشویش تھی۔

''ہاں، تم بولتے رہو۔''

''خادم...'' ادھورا جواب آیا۔ ''رپورٹ کے مطابق بچے کو مرے ہوئے سولہ گھنٹے گزر چکے تھے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب نادیا نے ماسکو چھوڑا تو بچے نے آخری

سانس تقریباً دو گھنٹے قبل لی تھی۔'' مارک نے رک کر غور سے جینی کو دیکھا۔

''پانی یا کچھ اور؟'' مارک نے سوالیہ انداز اختیار کیا۔

''نہیں، میں ٹھیک ہوں۔'' جینی کے جبڑے بھنچ گئے۔ ''بچے کو قتل کیا گیا تھا؟''

''میڈیکل ایگزامنر کو شک ہے کہ موت طبعی تھی... لیکن مکمل رپورٹ ابھی موصول نہیں ہوئی۔''

شقاوت اور بے رحمی کی سرسری داستان نے جینی کی طبیعت پر منفی اثر ڈالا تھا۔ تاہم اس نے اگلا سوال نادیا کے بارے میں کیا۔

''عمر تیئس برس ہے اور روسی شہریت۔'' مارک نے بتایا۔ ''پاسپورٹ، اور یو، ایس ویزا دونوں جعلی تھے۔ تاہم یہ پیشہ ورانہ مہارت کا نمونہ تھے۔''

''بچہ، نادیا کا تھا؟''

''نادیا کا کہنا تھا کہ بچہ اس کے حوالے ایک جوڑے نے ماسکو ائرپورٹ پر کیا تھا۔ وہ مذکورہ جوڑے سے پہلے کبھی نہیں ملی۔ ٹمارا نام کی کم سن لڑکی، نادیا کی حقیقی بیٹی ہے... ٹمارا کی دیکھ بھال اس وقت ویلفیئر آفس کے سپرد ہے۔''

''وہ کس حال میں ہے؟'' جینی نے سوال کیا۔

''لڑکی؟''

''دونوں۔''

''ٹمارا الجھن کا شکار ہے اور ماں کے پاس جانا چاہتی ہے جبکہ نادیا خوف زدہ اور نڈھال ہے۔ وہ جانتی ہے کہ وہ طویل عرصے کے لیے پھنس گئی ہے۔ درحقیقت اسے استعمال کیا گیا ہے۔''

''رقم؟''

''ہاں، اسے دس ہزار ڈالرز کی آفر تھی۔ تاہم وہ ماسکو سے بھی نکلنا چاہتی تھی۔''

''اور کچھ؟''

مارک نے شانے اچکائے۔ ''کچھ خاص نہیں۔ وہ بمشکل بات کے لیے آمادہ ہوئی ہے اور وکیل کا مطالبہ کیا ہے۔ وہ کسی بات سے سخت ڈری ہوئی ہے۔ میرا تجربہ کہتا ہے کہ اسے اس کام کے لیے مجبور کیا گیا ہے۔ قطع نظر اس کے کہ وہ ماسکو سے نکلنا چاہتی تھی لیکن ایسی کسی بات کو کھولنے سے وہ خوف زدہ ہے۔''

''مارک، آگے کیا نظر آرہا ہے؟''

''جینی، کیونکہ نادیا یو ایس شہری نہیں ہے۔ لہٰذا اس کی ضمانت تو ہوگی نہیں۔ ہم درحقیقت فیڈرل کرائم کی بات کررہے ہیں۔ جعلی پاسپورٹ، جعلی ویزا اور لاش کے ذریعے خالص ہیروئن کی اسمگلنگ وغیرہ... میرے اندازے کے مطابق نادیا کو دس برس کے لیے اندر جانا پڑے گا۔ وہ بھی اگر اس کی قسمت ساتھ دے گئی۔ درحقیقت نادیا کھائی میں گرنے جارہی ہے... اگر وہ حقائق بیان کردے تو شاید کچھ رعایت مل جائے۔'' مارک نے تبصرہ کیا۔

''اس کی بیٹی؟''

''اسے ماسکو اس کے رشتے داروں کے پاس بھیج دیا جائے گا... اگر کوئی رشتے دار ہوا؟''

جینی کے چہرے پر گہری سنجیدگی تھی۔ وہ کچھ دیر خاموش رہ کر بولی۔ ''نادیا انگریزی جانتی ہے؟''

''بخوبی، تم بہ آسانی اس کے ساتھ بات کرسکتی ہو۔'' مارک نے جواب دیا۔

''شکریہ مارک۔'' جینی اٹھ کھڑی ہوئی۔

''خادم ہوں۔'' مارک نے سینے پر ہاتھ رکھا۔

جینی اسے گھور کر رہ گئی۔

☆☆☆

انٹرویو روم میں جینی نے نادیا سے ہاتھ ملاتے ہوئے تعارف کرایا۔ ''میرا نام جینیفر مارچ ہے۔ مجھے تمہاری وکالت کے لیے متعین کیا گیا ہے۔''

نادیا بکھری ہوئی لگ رہی تھی۔ ہاتھ ملاتے ہوئے اس کی کپکپاہٹ عیاں تھی۔

''کیا تم ٹھیک ہو؟'' جینی نے نرمی سے سوال کیا۔

نادیا کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ ''میری بیٹی؟'' وہ اتنا ہی کہہ سکی۔

''ٹمارا سے تمہیں بعد میں ملواؤں گی۔ پہلے ہم کچھ گفتگو کرلیں۔ تم بیٹھ جاؤ۔''

''میں تمہیں ادائیگی نہیں کرسکتی۔'' نادیا نے بیٹھتے ہوئے کہا۔

''یہ سرکار کا مسئلہ ہے، تمہارا نہیں۔''

نادیا نے اثبات میں سر ہلایا۔

''تم سمجھ رہی ہو نا کہ تمہارے اوپر نہایت سنگین الزامات عائد ہیں؟''

''ہاں۔'' نادیا نے جواب دیا۔

جینی نے چند بنیادی سوالات پوچھنے کے بعد کہا۔ ''کیا تم آغاز سے سب کچھ بتانا پسند کروگی؟''

نادیا نے آنکھوں کو صاف کر کے بولنا شروع کیا۔ شروع میں اس کی آواز کھوئی کھوئی تھی۔ بعدازاں وہ کسی حد تک نارمل ہوگئی۔

''میں، ماسکو کے نائٹ کلب میں کام کرتی تھی۔ میرے پاس معاشیات کی ڈگری تھی۔ تاہم وہاں زندگی کڑی آزمائش کی طرح ہے۔ کلب کے سوا میں کوئی اور کام حاصل نہ کرسکی۔ وہاں اکثر دو افراد آتے تھے۔ میں ہر مرتبہ ان کی دلچسپی کو محسوس کرتی۔ ایک روز ان میں سے ایک آدمی میرے پاس آیا۔

''کیا تم دس ہزار ڈالرز کمانا پسند کرو گی؟'' اس نے مجھ سے سوال کیا۔ ظاہر ہے کہ میرا سوال تھا کہ یہ کیسے ممکن ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ کوئی چیز مجھے امریکا پہنچانی ہے... مجھے امریکا کے جعلی ویزے کے ساتھ پاسپورٹ بھی دیا جائے گا۔ لیکن دونوں چیزیں بمطابق اصل ہوں گی۔ ''ثمارا'' بھی میرے ساتھ ہوگی۔ دس ہزار ڈالرز ایک معقول رقم تھی، مستزاد یہ کہ میں ماسکو سے بھی نکل جاتی۔ میری دلچسپی فطری تھی۔ تاہم یہ سوال ناگزیر تھا کہ مجھے کیا لے کر جانا ہے؟

چند روز بعد بتایا گیا کہ مجھے ایک مردہ بچہ ساتھ لے جانا ہے۔'' نادیا کی آواز لڑکھڑا گئی۔ ایک بار پھر اس کے آنسو جاری ہوگئے۔ ''اس معصوم کے پیٹ میں ڈرگ رکھی گئی تھی۔'' نادیا سسک اٹھی۔

جینی خاموش رہی۔

کچھ دیر بعد نادیا نے سلسلۂ کلام پھر سے جوڑا۔

''میں نے صاف انکار کر دیا۔ ان دونوں نے مجھے زدوکوب کیا اور ثمارا کو قتل کرنے کی دھمکی دی... میں مجبور ہوگئی۔''

''نیویارک پہنچنے پر تمہیں بچے کے ساتھ کیا کرنا تھا؟''

''یہاں ان کا کارندہ موجود ہوتا، جو بچہ لے کر دس ہزار ڈالرز مجھے ادا کر دیتا۔ لیکن ائرپورٹ سے نکلنے سے چند منٹ پیشتر اتفاقاً راز فاش ہوگیا۔'' وہ پھر آبدیدہ ہوگئی۔

''JFK پر تم کسٹم کو خود اطلاع دے سکتی تھیں؟''

''وہ اتنے کچے نہیں تھے۔ انہوں نے مجھے پہلے ہی دھمکا دیا تھا کہ اگر میں ان کے اشاروں کے برخلاف چلی تو وہ میری بیٹی کو مار دیں گے۔''

''ان کا نام کیا تھا؟''

''میں نہیں جانتی۔ اگر مجھے معلوم بھی ہوتا تو میں بتا نہیں سکتی تھی، ان کا کہنا تھا کہ وہ مجھے قید کے دوران میں بھی ہلاک کر سکتے ہیں اور ساتھ ہی ''ثمارا'' کو بھی... کیا میں اپنی بیٹی کو دوبارہ دیکھ سکوں گی؟'' نادیا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا کر گریہ کناں تھی۔

جینی گھوم کر میز کے دوسری طرف پہنچی اور نادیا کے لرزیدہ شانے کو تھپکنے لگی۔

☆☆☆

مارک رائن کوریڈور میں جینی کا منتظر تھا۔

''کیا رہا؟''

''وہ استعمال ہوگئی، وہ مجبور تھی۔''

''مجبوروں اور بے کسوں کے ساتھ یہی ہوتا ہے۔'' مارک نے جینی کی آنکھوں میں دیکھا۔ اس کی آنکھوں کے گوشے سرخ ہو رہے تھے۔ ''تم ٹھیک تو ہو؟'' اس نے پوچھا۔

''ہاں، میں مردہ بچے کے خیالات سے پیچھا نہیں چھڑا پا رہی اور نادیا کی بیٹی۔ کیا وہ دونوں دوبارہ مل سکیں گے؟'' جینی نے کہا۔

مارک نے اپنا ہاتھ جینی کے بازو پر رکھ دیا۔ ''میں دیکھوں گا کہ میں اس سلسلے میں کیا کرسکتا ہوں۔''

''شکریہ مارک۔''

''نو... خادم...'' مارک بولتے بولتے رک گیا۔

جینی بسورنے لگی۔

''سوری یار، دوست خادم بھی تو ہوتا ہے شاید؟ یا نہیں؟''

''پتا نہیں۔'' جینی نے کہا۔ ''بابی کا کیا حال ہے؟''

''فائن۔''

''مہینے سے اوپر ہوگیا۔ اس مرتبہ ''کلاڈویل'' میں اسے دیکھنے نہیں جاسکی... مجھے وہاں جانا چاہیے۔''

''بابی خوش ہوگا۔'' مارک بولا۔

پھر مارک نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔ ''میرے خیال میں یہ اچھا وقت نہیں ہے پوچھنے کا لیکن کیا اس ہفتے تم ڈنر کے لیے چلو گی؟''

''مارک! میں دل سے معذرت خواہ ہوں۔ اس ہفتے بہت مشکل ہے۔ کسی اور وقت سہی۔ کیا خیال ہے؟''

''کیوں نہیں۔ جب تم بہتر سمجھو۔'' مارک خوش دلی کے ساتھ مسکرایا۔ ''ہم تو...''

''خادم ہیں۔'' جینی نے ہنستے ہوئے فقرہ مکمل کر دیا۔

☆☆☆

جینی، خواتین کے ریسٹ روم میں چلی گئی اور خود کو

نارمل کرنے کی کوشش میں مصروف ہوگئی۔ شقی القلب، شیطان صفت لوگ کتنی آسانی سے معصوم لوگوں کو تباہ کردیتے ہیں۔ ان کی جان لے لیتے ہیں۔

جینی کا پیشہ ایسا تھا کہ اسے عجیب کہانیوں سے واسطہ رہتا تھا۔ لیکن بعض ایسی ہوتی تھیں کہ اس کی روح کانپ جاتی تھی۔ بے اختیار اسے خود اپنے ساتھ، چند برس قبل پیش آنے والا ہولناک حادثہ یاد آجاتا۔

اس نے واش روم میں جاکر چہرے پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارے۔ اپنی نیلگوں آنکھوں میں جھانکا۔ ماں کے بعد وہ خود کو تنہا محسوس کرنے لگی تھی۔ اس کی سوشل لائف اتنی محدود نہیں تھی۔ وہ جم بھی اٹینڈ کرتی تھی۔ خاصی جان پہچان تھی لیکن اس کے حقیقی دوست بہت کم تھے۔ ماں کی موت کے بعد اس نے خود پر ایک خول چڑھا لیا تھا جس میں کوئی جھری کم ہی نمودار ہوتی تھی۔ سنجیدگی کے خول میں کریک عموماً مارک رائن کی رفاقت میں ظاہر ہوتے تھے۔

مارک سے اس کی جان پہچان بچپن سے تھی۔ اس وقت دونوں بہت چھوٹے تھے۔ اس نے تعلیم کے لیے قانون کا انتخاب کیا اور مارک نیویارک پولیس ڈیپارٹمنٹ کے سراغ رسانوں میں شامل ہوگیا۔

جینی اکتیس برس کی ہونے کے باوجود ابھی تک کسی بھی قسم کے افیئر سے دور تھی۔ مارک کے ساتھ اس کی دوستی مثالی تھی۔ تاہم اس رشتے میں رومان کی جھلک غیر واضح تھی۔ اگرچہ دونوں مہینے میں کم از کم ایک بار ڈنر ساتھ کرتے تھے اور شاید ہی کوئی ہفتہ ایسا گزرتا ہو جب وہ فون پر بات نہ کرتے ہوں۔ تاہم اس کے علاوہ قربت کا کوئی اور عنصر مفقود تھا۔ لہٰذا وہ اب تک اچھے دوستوں کی طرح ہی ایک دوسرے کی سنگت میں خوش تھے۔

شاید کہیں دور قلب کی گہرائیوں میں دونوں ہی کے دلوں میں پسندیدگی کی کوئی خفیف لہر ہلکورے لیتی ہو۔

دو سال قبل سنجیدگی کا خول جینی کی ذات کے گرد مزید دبازت اختیار کر گیا تھا۔ وہ اپنے اندرونی مسائل سے آگاہ تھی۔ یہ اس رات کا خوفناک صدمہ تھا۔ ٹراما تھا، شاک تھا۔ جب اس کی ماں نے غیر فطری انداز میں دنیا کو خیرباد کہا تھا۔

کھلی دوپہر میں لانگ آئی لینڈ کی آخری آرام گاہ میں مخصوص جگہ پر جینی نے فورڈ کو پارک کیا۔ آج اس کی ماں کی برسی تھی۔ وہ گلاب کے پھول لے کر گاڑی سے اتری۔

کچھ دیر بعد وہ ماں کی قبر پر تھی۔

سفید ماربل کی تختی پر لکھا تھا۔

”پال مارچ کی محبوب بیوی اینا مارچ کی نہ بھولنے والی پیار بھری یادوں کے نام“

ماں کی موت کے بعد وہ بھیانک منظر خواب بن کر اس کے لاشعور میں بیٹھ گیا تھا۔ اس رات بھی تند و تیز طوفان باد و باراں نے فضا کو تہ و بالا کیا ہوا تھا۔ دو سال میں جب بھی کوئی طوفان آیا، اس ڈراؤنے خواب نے جینی کی پُرسکون نیند میں خوف و دہشت کے رنگ بھر دیے۔ دو سال میں کوئی دن ایسا نہیں گزرا جب اس خواب نے اس کے شعور کی سطح کو نہ چھیڑا ہو۔ اگرچہ خوابیدہ حالت میں خواب صرف طوفانی راتوں میں ہی دکھائی دیتا تھا۔

ماں جان سے ہاتھ دھو بیٹھی تھی اور باپ پُراسرار طور پر غائب تھا۔ وہ کیونکر بھول سکتی تھی۔ سفید سنگی کتبے کے اندر بہت کچھ پوشیدہ تھا لیکن وہ کچھ نہیں بتا سکتا تھا۔ سنگ و آہن نہیں بولتے، نہ گور کے مکیں کچھ بتانے کے قابل ہوتے ہیں۔

حالانکہ دو برس قبل کے ماضی میں فسانۂ اسرار نہاں تھا۔

جینی کی نیلی آنکھیں ڈبڈبانے لگیں۔ اس نے گلاب قبر پر رکھ دیے۔

☆☆☆

پال مارچ، دراز قامت اور ہینڈسم سرمایہ دار بینکر تھا۔

جینی نے ابتدائی چند برسوں میں باپ کو بہت کم دیکھا تھا۔ پال اکثر سفر میں رہتا۔ پیرس، لندن، زیورچ، روم وغیرہ۔ وہ کاروبار میں الجھا تھا اور جینی شدت سے باپ کی کمی محسوس کرتی۔ البتہ پال جب بھی کسی نئے ملک میں قدم رکھتا، نئی جگہ سے بیٹی کو کارڈ ضرور بھیجتا تھا۔

پھر وہ دن آتا جب پال گھر واپس آتا۔ دونوں باپ بیٹی خوب انجوائے کرتے۔ وہ مختلف ملکوں سے جینی کے لیے نت نئے تحفے لاتا۔ باپ کی آغوش میں وہ ہمیشہ خود کو انتہائی محفوظ خیال کرتی۔

جینی جب بارہ برس کی ہوئی تو پال نیویارک میں ایک پرائیویٹ انویسٹمنٹ بینک سے منسلک ہوگیا۔ یہ ادارہ ”پرائم انٹرنیشنل سیکیورٹیز“ تھا۔

جب وہ تیرہ برس کی ہوئی تو اس کے بھائی رابرٹ نے جنم لیا۔ حسب روایت والدین کی محبت تقسیم ہوگئی۔ سب رابرٹ کو پیار سے بابی کہتے تھے۔ محبت کی تقسیم نے جینی پر کوئی منفی اثر نہیں ڈالا۔ وہ بھی بابی سے محبت کرتی تھی۔ بابی ایک ہنس مکھ اور ذہین بچہ تھا۔ جینی کو جیسے جیتا جاگتا ایک کھلونا مل گیا۔

جینی جوں جوں بڑی ہو رہی تھی، اس کا شعور بھی پختہ

ہو رہا تھا۔ اسے احساس ہونے لگا تھا کہ مارچ فیملی متعدد اہم چیزوں سے محروم ہے۔ ان کے گھر میں کوئی ایسی تصویر نہیں تھی جو پال مارچ کے ماضی کی عکاس ہو۔ جبکہ جینی کی ماں کے معاملے میں ایسا نہیں تھا۔ جینی کی ماں کے والدین، آنٹی، انکل، کزنز... سب ہی تھے اور ان کی آپس میں ملاقاتیں بھی ہوتی تھیں۔ جبکہ باپ کا معاملہ قطعی متضاد تھا۔ نہ والدین، نہ کوئی رشتے دار۔

جینی کے باپ نے اس موضوع پر کبھی کوئی بات نہیں کی۔ حتیٰ کہ وہ اپنے کام کے بارے میں نہایت کم بولتا تھا۔ جینی کو احساس ہوتا کہ جیسے اس کے باپ کا کوئی ماضی نہیں ہے۔

وہ اس وقت چودہ برس کی تھی۔ جب اس کا باپ ایک بزنس ٹرپ پر گیا ہوا تھا۔ ماں بھی غیر حاضر تھی۔ جینی تنہائی میں بوریت محسوس کر رہی تھی۔ گھر پر تنہائی کے مواقع شاذ ہی آتے تھے۔

وہ یہاں وہاں بھٹکتی پھر رہی تھی۔ غیر ارادی طور پر وہ چوبی سیلنگ کی سیڑھی نیچے کر کے اوپر چڑھ گئی۔ کھڑکی کے چوکور تختے کی چٹخنی کھول کر وہ بالائی چھت اور سیلنگ کے درمیانی خلا میں آ گئی۔ یہ جگہ دوچھتی کی طرح تھی۔ وہ پہلی بار اس دوچھتی نما جگہ پر آئی تھی۔ کونے میں اسے ایک وزنی ٹرنک دکھائی دیا۔ ٹرنک میں ایک قفل جھول رہا تھا۔ معاً اس کے تجسس نے انگڑائی لی۔ لیکن قفل کھولے بغیر وہ ٹرنک کا جائزہ نہیں لے سکتی تھی۔ اسے یاد آیا کہ باپ کی اسٹڈی میں ایک چابیوں کا گچھا جھول رہا ہے۔

اس نے واپسی کی راہ اختیار کی اور تھوڑی دیر میں چابیوں کے ساتھ واپس آ گئی۔ ٹرنک کا جائزہ لینے کے بعد اس نے یکے بعد دیگرے چابیاں آزمانا شروع کیں۔ بالآخر ایک چابی نے قفل کھول دیا۔

اتنے بڑے ٹرنک میں ایک فائل کے سوا کچھ بھی نہیں تھا۔ اسے خیال آیا کہ کاروباری کاغذات ہوں گے۔ تاہم جب اس نے فائل کی ورق گردانی شروع کی تو پتا چلا کہ فائل میں موجود کاغذات کا معاملہ قطعی مختلف نوعیت کا ہے۔

کاغذات تو صحیح طرح اس کے پلے نہیں پڑے لیکن چند تصاویر نے اس کے اوسان خطا کر دیے تھے۔

☆☆☆

چند برس بعد جینی کو ادراک ہوا کہ فائل میں قانونی نوعیت کے کاغذات تھے۔ وہ مختلف افراد کی جانب سے پولیس کو دیے گئے اعترافات تھے جو ایک ہی آدمی کے خلاف تھے۔ اس آدمی کا نام تھا جوزف ڈیلگاڈو (DELGADO)

''جوزف ڈیلگاڈو چور ہے۔ اس نے میری کمپنی کو لوٹا۔''

''جوزف ڈیلگاڈو قاتل ہے۔ اپنے جرائم کی وجہ سے وہ خود بھی اسی طرح مارا جائے گا۔''

''جوزف ڈیلگاڈو ایک خطرناک مجرم ہے اور اسے تاحیات سلاخوں کے پیچھے ہونا چاہیے۔''

جینی کو یاد تھا کہ اس روز فائل میں اس نے بلیک اینڈ وائٹ کرائم سین فوٹو بھی دیکھے تھے۔ ایک مردہ آدمی جس کے سینے میں چاقو پیوست تھا۔ چودہ برس کی کمسن بچی کے لیے یہ ایک بھیانک عکس تھا۔ مزید کاغذات دیکھنے کی اس میں سکت نہ تھی۔ چنانچہ اس نے کاغذات سمیٹ کر فائل میں رکھنے شروع کیے تاکہ فائل کو واپس ٹرنک میں رکھ دے۔ اسی وقت اس کی نگاہ ایک اور تصویر پر پڑی۔ پھٹی پھٹی آنکھوں سے وہ تصویر کو گھور رہی تھی۔ وہ جس آدمی کا فوٹو تھا، اس نے قیدیوں کا مخصوص لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔ کسی نے سیاہ بال پوائنٹ سے نیچے قیدی کا نام لکھ دیا تھا۔ قیدی اس وقت جوان العمر تھا۔ نام، جوزف ڈیلگاڈو۔

تاہم بلاشبہ وہ اس کے باپ، پال کی تصویر تھی۔

☆☆☆

یہ ایک ناقابلِ یقین انکشاف تھا جس نے جینی کو مفلوج کر دیا۔ اس کا باپ بدی کی علامت نہیں تھا۔ وہ ایک اچھا آدمی تھا۔ اچھا باپ تھا۔ اس کا ناپختہ ذہن شدید الجھن کا شکار ہو گیا۔ کبھی اسے شک ہوتا کہ مشابہت بہت زیادہ تھی۔ تصویر کسی اور کی تھی۔

پال وزٹ سے واپس آیا تو جینی نے ''جوزف ڈیلگاڈو'' کے بارے میں استفسار کیا۔ جینی کی توقعات کے برخلاف پال کا چہرہ سفید پڑ گیا۔

''تم... تم کو یہ نام کیسے معلوم ہوا؟''

جینی نے سادگی سے دوچھتی میں جانے کا ذکر کر دیا۔ اگلے ہی لمحے زندگی میں پہلی بار جینی کو طمانچے کا ذائقہ چکھنا پڑا۔ وہ سن ہو کر رہ گئی۔ پال کی آنکھوں میں غیظ و غضب کے ساتھ نامعلوم خوف بھی جھلک رہا تھا۔ وہ جینی کو گھورتا رہا پھر کمرے سے نکل گیا۔ جینی کی آنکھوں سے اشکوں کا سیلِ رواں جاری تھا۔ اس کی ماں اسے آغوش میں سمیٹے پیار کر رہی تھی۔

''ماما... ڈیڈی کیوں ناراض ہو گئے؟ انہوں نے مجھے کیوں مارا؟'' جینی سسک رہی تھی۔

''بیٹا! تمہیں ڈیڈی کے ذاتی معاملات میں نہیں جانا چاہیے۔ تمہیں ان کی اسٹڈی سے چابی نہیں لینی چاہیے تھی۔''

☆☆☆

جینی اب بیس برس کی ہو چکی تھی۔ وہ ایک بار پھر دو چھتی میں جا پہنچی۔ پال، پرائم انٹرنیشنل میں ترقی کر کے وائس پریزیڈنٹ بن چکا تھا۔ اس کی ذمے داریاں بڑھ گئی تھیں اور وہ ہمیشہ سے زیادہ کمار ہا تھا۔ فیملی سے اس کے فاصلے بڑھ گئے تھے، اس کے مزاج میں بھی تبدیلی آئی تھی۔ وہ کافی موڈی ہو چکا تھا۔

پہلے جینی کو معمولی شک گزرا تھا کہ شاید اسے وہم ہوا ہے۔ تاہم اتنے برس بعد وہ پوری طرح باشعور ہو چکی تھی۔ اس نے بغور جوزف ڈیلگاڈو کی تصویر کا جائزہ لیا۔ وہ اس کے باپ کی ہی تصویر تھی۔ وہ خاموشی سے واپس آگئی۔ اس مرتبہ جینی نے باپ سے تذکرہ کرنے کی حماقت نہیں کی تھی۔

جینی مستقل بے چینی کا شکار رہنے لگی تھی۔ ایک روز وہ باپ کی اسٹڈی کے پاس سے گزر رہی تھی۔ اس کی نگاہ پڑی، باپ سر دونوں ہاتھوں میں لے کر بیٹھا تھا۔ جینی اندر چلی گئی۔ پال شاید کسی گہری سوچ میں غرق تھا۔ میز پر ایک دھاتی سیکیورٹی باکس کھلا پڑا تھا، باکس خالی تھا۔ لیکن اس کے قریب زرد رنگ کا لیگل نوٹ پیڈ رکھا تھا۔ پیڈ کے ساتھ ایک فلاپی ڈسک رکھی تھی۔

پیڈ پر ''اسپائڈر ویب'' لکھا تھا۔ پال کی ہینڈ رائٹنگ میں چند پیراگراف بھی تحریر تھے۔ پال میز سے کچھ فاصلے پر بیٹھا تھا دفعتاً اسے وہاں کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ وہ مراقبے جیسی کیفیت سے باہر آگیا اور جھپٹنے والے انداز میں میز کی جانب آیا۔

''کیا تم میرے کاغذات پڑھ رہی تھیں؟''

''نہیں، میں اس طرف سے گزر رہی تھی۔ مجھے یوں لگا کہ آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ لہٰذا میں اندر آگئی۔'' جینی نے جواب دیا۔

پال نے نوٹ پیڈ اور ڈسک سیکیورٹی باکس میں محفوظ کی۔ ''یہ میری نجی کاروباری اشیا ہیں۔'' پال نے جیب سے چاندی کی چابی برآمد کی اور باکس مقفل کر دیا۔ وہ خاموش تھا لیکن اس کے چہرے پر سرخی پھیلی ہوئی اور مزاج برہم تھا۔

جینی کو وہی غصہ یاد آگیا، جب وہ چودہ برس کی تھی اور اتفاقاً اس نے ٹرنک والی فائل اور فوٹو دریافت کر لیا تھا۔

''ڈیڈ! سب ٹھیک ہے نا؟'' اس نے سوال کیا۔

پال نے چابی والٹ میں رکھی اور بولا۔ ''مجھے تنہائی کی ضرورت ہے۔ اگر تم برا نہ مانو۔ دراصل ابھی مجھے بہت کام نمٹانا ہے۔'' قبل اس کے کہ جینی کچھ اور کہتی۔

''پلیز اب تم جاؤ۔'' پال نے کہا۔ جینی کو عقب میں اسٹڈی کا دروازہ لاک ہونے کی کلک سنائی دی۔ جینی کے لیے یہ سب کچھ غیر متوقع اور حیران کن تھا۔

ٹھیک ایک ماہ بعد جینی کی ماں کو بے دردی سے قتل کر دیا گیا اور پال مارچ ایسے غائب ہوا جیسے دھواں ہوا میں تحلیل ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

جس رات وہ روح فرسا واردات ہوئی، جینی بھلائے نہ بھول پاتی تھی۔ اس رات پال کاروباری کام سے سوئٹزر لینڈ فلائی کر گیا تھا۔

طوفانِ باد و باراں بدمست ہاتھی کی طرح چنگھاڑ رہا تھا۔ باہر تاریکی تھی۔ تاہم جینی کی آنکھ لگ گئی تھی۔ وہ کیا آواز تھی جس نے جینی کو بیدار کر دیا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آیا تاہم گھر کے اندر کسی غیر کی موجودگی کا احساس شدید تھا۔

جینی نے کمرے میں روشنی کی اور بستر سے اتر گئی۔ گاؤن لپیٹ کر اس نے دروازہ کھولا۔ الجھے ہوئے ذہن کے ساتھ وہ باہر آگئی۔ یخ ہوا کے جھکڑ نے اسے بوکھلا دیا۔ ہوا گھر کے اندر داخل نہیں ہو سکتی تھی۔ سیڑھیوں کی دوسری لینڈنگ پر اسے کھڑکی کھلی دکھائی دی۔ ہوا کی شدت سے پردے پھڑپھڑا رہے تھے۔ جینی کو خیال آیا کہ شاید طوفانی ہوا کے باعث کھڑکی کھل گئی ہے۔ اس نے کھڑکی بند کر دی۔ اسی وقت روشنی نے آنکھ ماری پھر مکمل تاریکی چھا گئی۔ جینی کے ذہن میں خوف نے انگڑائی لی۔ ''مام؟'' اس نے بلند آواز میں پکارا۔ مگر جواب ندارد۔

وہ اندازے سے اپنے والدین کی خواب گاہ تک گئی اور دروازہ کھول دیا۔ بجلی کڑکی اور اس کی تیز روشنی نے کمرے کا منظر اجاگر کر دیا۔ کمرا افراتفری کا شکار دکھائی دیا۔ اشیا بکھری پڑی تھیں۔ درازیں کھلی تھیں۔ جس چیز نے رگوں میں اس کا لہو منجمد کر دیا، وہ قالین اور دیوار پر خون کے دھبے اور چھینٹے تھے۔ بجلی کی کڑک پھر ٹمٹمائی تھی، بعد ازاں پھر اندھیرا۔

وقفے سے آسمانی بجلی نے کھڑکی کے ذریعے کمرے کا منظر پھر قابلِ دید بنا دیا۔ جینی کی ماں بیڈ کے ساتھ لیٹی تھی، اس کے سینے میں ایک گہرا لہو رنگ زخم تھا۔ بابی بھی نیچے ہی مڑا تڑا پڑا تھا۔ اس کی گردن سے خون بہہ رہا تھا۔ جینی کو چکر

آ گیا۔
گھر سے باہر پانی بہہ رہا تھا اور اندر خون... پھر اندھیرا۔
پھیپھڑوں سے ابلتی ہوئی بے اختیار چیخ حلق تک پہنچی تھی کہ ایک مضبوط مردانہ ہاتھ عقب سے اس کے منہ پر جم گیا۔
عالم خوف و دہشت میں جینی تڑپی لیکن طاقتور گرفت سے آزاد نہ ہوسکی۔ قاتل اسے گھسیٹتا ہوا دوسری خواب گاہ میں لے گیا۔
بیڈ سائڈ لیمپ میں روشنی چند سیکنڈ کے لیے ٹمٹما کر پھر غائب ہوگئی۔ تاہم اس مدھم روشنی میں جینی نے قاتل کو دیکھ لیا۔ اس کا چہرہ نہیں تھا۔ اس کی شیطانی آنکھیں ماسک کی جھریوں سے جھانک رہی تھیں۔ ہاتھ میں انسانی خون میں تر قصائی کا چھری نما چھرا تھا۔ پتلون کی بیلٹ میں پسٹل اٹکا ہوا تھا۔ جینی مچلی اور چیخنے کی کوشش کی۔
"حرکت مت کرنا، ورنہ گلا کاٹ دوں گا۔" وہ حیوانی لہجے میں غرایا۔
لیمپ کی روشنی پھر پھڑپھڑائی۔ قاتل نے چھرا ایک طرف رکھ کر جینی کو بستر پر دھکیل دیا۔ جینی سسک رہی تھی۔ طوفانی رات کے بھیانک واقعات نے ویسے ہی اس کی قوتِ حرکت کو سلب کر لیا تھا۔
قاتل کی دست درازیوں نے اس کے عزائم کو عیاں کر دیا۔ بجلی کی کڑک نے کھڑکی کے ادھ کھلے پردوں سے تیز روشنی پھینکی۔ جینی کی نظر خون آلود چھرے پر پڑی۔ وہ اس کی ماں کا خون تھا۔ اس کے قلب نے معاً موجِ اشتعال کو اچھالا۔ آسمانی بجلی کی بے کراں روشنی نے اپنی چادر لپیٹ لی تھی۔ تاریکی میں ذرا سی کوشش کے بعد جینی کا ہاتھ چھرے تک پہنچ گیا۔ اس نے بلا تامل دھاری دار پھل کئی انچ تک قاتل کی گردن میں اتار دیا۔
سیاہ پوس تڑپ کر بے اختیار چلّایا۔ اس کی توجہ جینی کے بدن سے ہٹ کر اپنی زخمی گردن کی طرف چلی گئی۔ قدرت نے ایک قلیل مہلت عطا کر دی تھی۔ جینی نے اسے ایک طرف دھکیلا اور دروازے کی جانب دوڑی۔ وہ اندھیرے میں بھی بہ آسانی باہر نکل گئی۔ ذرا دیر بعد وہ گھر سے باہر تھی۔
گاؤن اب بھی اس کے بدن پر تھا۔ اس نے دوڑتے ہوئے گاؤن کی موٹی ڈوری کو کسا۔ قریبی گھر سڑک کی دوسری جانب 60 گز کے فاصلے پر تھا۔ موسلا دھار بارش جاری تھی۔ جینی کے ذہن میں یہ بات تھی کہ وہ پانی کی وجہ سے گر نہ جائے۔ ایک ایک لمحہ قیمتی تھا۔ مکان کا بیرونی دروازہ سفید رنگ کا تھا۔ اس لیے تاریکی میں بھی جینی ٹھیک رخ پر دوڑ رہی تھی۔ دل حلق میں اچھل رہا تھا۔ اس نے ایک بار مڑ کر دیکھا، سیاہ پوش قاتل تعاقب میں تھا۔ اس کا ایک ہاتھ اپنی زخمی گردن پر تھا۔
سفید دروازے کے سامنے سیڑھیوں پر ورانڈے میں اندھیرا تھا۔ دروازہ چالیس گز دور رہ گیا تھا۔ بیس گز... دس گز... زندگی، موت کے آگے بھاگ رہی تھی۔ اب جینی اندھیری سیڑھیوں پر تھی۔ اس کی رفتار میں معمولی کمی آئی تھی۔ اس نے دروازہ پیٹتے ہوئے چیخنا شروع کیا۔ "کوئی مجھے بچاؤ... میری مدد کرو۔ وہ مجھے مارنے آرہا ہے۔"
آنکھ کے کونے پر اسے روشنی محسوس ہوئی۔ جینی نے گردن موڑی۔ سڑک پر دو موٹی روشن آنکھیں رینگ رہی تھیں۔ شاید کوئی پٹرول کار تھی۔ جینی کی تمام حسیات کو گھور تاریکی نے نگل لیا۔ اس نے دروازے پر ہاتھ رکھ کر سنبھلنے کی کوشش کی۔ تاہم وہ بے ہوش ہوچکی تھی۔

☆☆☆

جینی کی آنکھ کھلی تو وہ اسپتال کے پرائیویٹ روم میں تھی۔ کچھ دیر بعد ایک شخص کمرے میں داخل ہوا۔ اس کی عمر پچاس برس کے لگ بھگ تھی۔ سر کے بیشتر بالوں میں چاندی چمک رہی تھی۔ کمرے کا دروازہ بند ہونے سے قبل جینی نے دیکھ لیا تھا کہ باہر ایک باوردی گارڈ کھڑا ہے۔
"جینفر! کیسا محسوس کر رہی ہو؟" آنے والے نے سوال کیا۔
وہ ابھی تک شاک میں تھی۔ سوال پر اس کا بدن لرز اٹھا۔ "مجھے... مجھے نہیں معلوم۔"
"مس جینفر! مجھے نہیں معلوم کہ بات کس طرح شروع کروں۔" وہ شخص بھی اپ سیٹ تھا۔ اس کی آنکھوں میں نمی تھی۔ الفاظ گویا قوتِ گویائی سے بے وفائی پر تلے ہوئے تھے۔
"میرا نام جیک کیلسو ہے۔ میں پال کا دوست ہوں۔ شاید اس نے کبھی میرا ذکر کیا ہو؟" آخر وہ بولا۔
"نہیں۔" جینی نے کہا۔
"مجھے جیسے ہی علم ہوا، میں یہاں آگیا۔ تمہاری ماں... وہ ایک بہترین خاتون..." وہ رک گیا۔
جینی نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ "میری ماں اب اس دنیا میں نہیں ہے؟ یہی کہنا چاہ رہے ہو؟"
جیک کیلسو لب بستہ رہا۔
اس کی خاموشی سے جینی کو جواب مل گیا۔ اذیت سے

رگِ جاں تڑخ اٹھی۔
''اور بابی؟'' وہ کچھ دیر بعد عالم یاس میں بولی۔
''بابی، شینیڈر اسپتال کے ICU میں ہے۔'' جیک آہستہ سے بولا۔
''وہ ٹھیک ہے؟ بابی ٹھیک ہے؟'' جینی کی آواز میں اضطراب ہی اضطراب تھا۔
جیک ہچکچایا۔ جینی امید وبیم کی کیفیت میں اسے گھور رہی تھی۔
''وہ... وہ زندہ رہے گا۔'' یہ ایک مشکوک جواب تھا۔
''کیا مطلب؟ زندہ رہے گا؟'' جینی کا رنگ پیلا پڑ گیا۔
''ریڑھ کی ہڈی کو گولی نے متاثر کیا ہے اور اس کے دماغ پر بھی منفی اثر ہے۔'' جیک نے وضاحت کی۔ ''اسے چلنے اور بات کرنے میں کسی حد تک پریشانی کا سامنا رہے گا لیکن وہ زندہ رہے گا۔''
''اوہ، گاڈ...!'' جینی دکھ اور اطمینان کی ملی جلی کیفیت سے دوچار تھی۔
''کسی کو ایسا کرنے کی کیا ضرورت تھی؟''
جیک نے بے بسی سے سر ہلایا۔ ''شاید تم پولیس کی کچھ مدد کر سکو۔ پولیس کا خیال ہے کہ اچانک بیدار ہو کر تمہاری ماں نے چور کو بدحواس کر دیا اور اس نے...''
''لیکن اس نے مجھے بھی ختم کرنے کی کوشش کی تھی۔''
جیک نے اثبات میں سر ہلایا اور ہمدردی سے جینی کا ہاتھ تھام لیا۔ ''کمرے کے باہر چوبیس گھنٹے ایک مسلح آفیسر موجود رہے گا۔''
جینی شدید الجھن میں تھی۔ ''ڈیڈ کہاں ہیں؟''
''پولیس انہیں تلاش کر رہی ہے۔''
''وہ زیورچ، سوئٹزرلینڈ میں ہیں۔''
''ہاں، پولیس کے علم میں ہے۔'' جیک نے کہا۔ ''تم آرام کرو۔ میں دوبارہ جلد آؤں گا۔''
''پھر کیا مسئلہ ہے؟'' جینی نے پریشانی سے کہا۔
جیک نے گہری سانس لی۔ ''میں نہیں جانتا۔ پولیس نے زیورچ کا ہر ہوٹل چیک کیا ہے۔ اس وقت پولیس کو یہ بھی یقین نہیں ہے کہ پال سوئٹزرلینڈ پہنچا بھی تھا یا نہیں۔ وہ کہاں ہے کسی کو نہیں پتا۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ انٹرپول پال کو ڈھونڈنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔''
''کیا مطلب ہے، اس بات کا؟''
''جینفر! پال غائب ہے۔ یوں لگتا ہے کہ جیسے وہ کبھی موجود ہی نہیں تھا۔''

☆☆☆

اسپتال میں پولیس نے کئی بار جینی کا بیان لیا۔ آخری بار دو سراغ رساں جینی سے سوال جواب کرتے رہے۔ جینی کو سن گن مل گئی کہ وہ دونوں یہ نتیجہ اخذ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ اس سنگین واردات کے پیچھے خود پال ملوث ہے یا اس نے کسی کے ذریعے یہ کام کروایا ہے۔
جینی کو یاد تھا کہ ان دونوں نے کئی بار دو سوال گھما پھرا کر پوچھے تھے۔ اول، کیا پال واردات سے قبل ڈپریشن کا شکار تھا؟ دوم، کیا جینی کی ماں سے پال کی کسی قسم کی بدمزگی ہوئی تھی؟
جینی کی نظر میں یہ تھیوری پاگل پن کے سوا کچھ نہیں تھی۔ وہ خود ایک لمحے کے لیے بھی اس رخ پر سوچنے کے لیے تیار نہ تھی۔
چھ ہفتے بعد لانگ بیچ پر وہ اپنے گھر میں تھی۔ انٹرپول ناکام ہو چکی تھی۔ جینی گھر پر تنہا تھی۔ دو گارڈ اس کی حفاظت کے لیے وہاں تعینات تھے۔ بابی ابھی تک اسپتال میں تھا۔ اگرچہ اسے ICU سے نکال لیا گیا تھا۔
گھر میں جینی کو فوراً ہی احساس ہو گیا کہ وہاں کی تلاشی لی گئی ہے۔ یقیناً پولیس کی حرکت تھی۔ وہ اسٹڈی میں فرنچ ونڈوز کے سامنے والد کی پسندیدہ کرسی پر خاموش بیٹھی کھڑکی کے پار جیٹی اور بوٹ ہاؤس کو دیکھ رہی تھی۔ سمندر جیسے دھیمی آواز میں نوحہ کناں تھا۔ سب کچھ جوں کا توں تھا مگر گھر کے مکین غائب تھے۔ وہ کئی روز تک بے چین روح کی طرح گھر میں بھٹکتی رہی۔ کب کسی سیڑھیوں سے شناسا قدموں کی چاپ ابھرے گی؟ سب وہم تھا۔ یاس آلود امید کی خطا کاریاں تھیں۔ کہیں سے کوئی قدم نہیں اٹھے۔ در و دیوار بھی جیسے خاموش انتظار میں مبتلا تھے۔ جینی اس دوران کئی مرتبہ روئی۔ اپنے باپ کو پکارا۔ آشفتہ سر، درماندۂ حیرت... نم مژگاں سے غمِ پنہاں تک، کبھی آنسو باہر گرتے اور کبھی دلِ مضطر کو بھگو دیتے۔ یہ سزائے ناروا کیسی ہے... وہ بے اختیار بلک اٹھتی۔
ہر درد کا درماں ہے... ہر اک غم کا علاج ہے وقت۔
اس کا بکھرا وجود بھی سمٹنے لگا۔ لیکن باپ کے انتظار کی کربناک امید کو وہ کہاں لے جا کر لوری سنائے۔ یہ تو پیہم غمِ ہجراں کی چبھن تھی۔ اسرار کی آمیزش نے جسے ناسور بنا دیا تھا۔
ایک روز اس نے اسٹڈی کی تلاشی کا آغاز کیا۔ وہ لیگل پیڈ والا سیفٹی باکس اسے کہیں نہ ملا۔ چابیوں کا گچھا اپنی

جگہ پر تھا۔ وہ چابیاں لے کر تیسری بار دوچھتی پر چلی گئی اور ٹرنک کھولا۔ اندر کچھ بھی نہیں تھا۔

بابی زندہ تھا تاہم وہیل چیئر تک محدود ہو گیا تھا۔ وہ نہ چل سکتا تھا، نہ بول سکتا تھا۔ اس وقت اس کی عمر پندرہ سال تھی۔ اس کے چہرے کے تاثرات سلیٹ کی طرح سپاٹ تھے۔ وہ کسی اور ہی دنیا میں جا چکا تھا۔ صرف اس کے ہاتھوں میں کچھ جان تھی۔ بابی سے کوئی کلیو حاصل کرنے کی سرتوڑ کوشش کی گئی۔ ماہرینِ نفسیات کی خدمات بھی حاصل کی گئیں لیکن نتیجہ نہیں نکلا۔ ریڑھ کی ہڈی میں لگنے والی گولی نے بابی کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچایا تھا۔

جینی کئی ماہ بعد اس قابل ہو سکی کہ دوبارہ لاء کی اسٹڈی شروع کر سکے۔ بابی کو مستقل کیئر کی ضرورت تھی، لہٰذا اسے کلاڈویل ہوم میں داخل کر دیا گیا تھا۔ جینی روز اسے دیکھنے جاتی۔ لانگ بیچ والے گھر میں سکونت برقرار رکھنا اس کے بس میں نہ تھا۔ نہ وہ والدین کے گھر کو فروخت کر سکتی تھی جہاں اس کے بچپن کی قیمتی یادوں کا خزینہ مدفون تھا۔ وہ گھر سے دور بھی نہیں جانا چاہتی تھی کہ شاید کبھی اس کا باپ لوٹ آئے اور پھر بابی کے ساتھ مل کر نئے سرے سے زندگی کا آغاز کیا جائے۔ یہ خواب ہی لگتا تھا لیکن وہ یہ خواب دیکھنے پر مجبور تھی۔ کیونکہ پال مارچ غائب ضرور ہوا تھا، تاہم جینی کا دل کہتا تھا کہ وہ جہاں بھی ہے زندہ ہے۔ دل تو آخر دل ہے۔ دل کی خلش کو مٹانا کارِ دشوار ہے۔

جینی کے ہم جماعتوں نے بہت کوشش کی کہ وہ کچھ بتائے، کچھ شیئر کرے۔ جینی نے ان کوششوں کو ناممکن بنا دیا۔ اس نے ہر کسی کو ایک ہاتھ کے فاصلے پر رکھا ہوا تھا۔ کوئی بھی اس کے قریب پہنچنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔

جیک کیلسو کبھی کبھی جینی اور بابی سے ملنے آتا۔ گزرتے وقت کے ساتھ اس کا آنا جانا بھی ختم ہو گیا۔ جینی نے کبھی اس سے زیادہ بات نہیں کی۔ وہ کبھی نہ جان سکی کہ جیک کون تھا؟ کب اور کیسے وہ اس کے باپ کا دوست بنا؟ جینی نے اسے پہلی بار اسپتال میں ہی دیکھا تھا۔

پولیس بھی مہینوں سر پٹختی رہی۔ تاہم وہ مکھی کے سر کے برابر بھی کوئی کلیو حاصل نہ کر سکی۔ حالانکہ جینی نے ٹرنک کے بارے میں انہیں بتایا تھا اور جوزف ڈیلگاڈو کی تصویر اور نام کے بارے میں بھی... پال اور ڈیلگاڈو کی مشابہت کے بارے میں بھی پولیس کو بتایا تھا۔ تاہم اپنے دل کی بات اس نے دل میں ہی رکھی کہ اس کے نزدیک وہ سو فیصد پال مارچ کی تصویر تھی۔

پولیس کی سرگرمیاں بھی کم ہوتے ہوتے نابود ہو گئیں۔ وقت کی گردش نے بہت سی چیزوں کو ڈھانپ لیا۔ تاہم گردشِ ایامِ جینی کے دل میں چبھی پھانس کا کچھ نہ بگاڑ سکی۔

باپ واپس آیا اور نہ پولیس قاتل کو پکڑ سکی۔

☆☆☆

سوئس الپس۔

حفاظتی گرم لباس کے باوجود ٹھنڈ چک میکال کی ہڈیوں میں گھسی جا رہی تھی۔ وہ ویزن ہارن گلیشیئر تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اس کی عمر اکیس برس تھی۔ مضبوط عضلات اور مکمل فٹ نس اسے آگے بڑھا رہی تھی۔

سخت برف پر گرفت قائم رکھنے کے لیے اس نے مخصوص اسپائیکس والے بوٹ پہنے ہوئے تھے۔ تیس منٹ بعد وہ گلیشیئر کے انتہائی سرے سے پچاس گز کے فاصلے پر تھا۔ وہ سانس بحال کرنے کے لیے رکا۔ سامنے انتہائی شاندار نظارہ تھا۔ ایک جانب فاصلے پر اٹلی نیم دراز تھا۔ الپائن کے گاؤں خوب صورت تصویروں کی طرح تھے۔ سرخ چھتوں والے یہ گھر پہاڑ کی ڈھلوان پر اس طرح لپٹے ہوئے تھے، جیسے کششِ ثقل کا مذاق اڑا رہے ہوں۔

چک میکال نے نگاہ نیچے کی۔ چند قدم دور دراڑوں کا سلسلہ تھا۔ بعض اتنی تنگ تھیں کہ جھری یا رخنہ کہا جا سکتا تھا۔ کچھ چند گز گہری تھیں جبکہ چند گلیشیئر کی تہ تک چلی گئی تھیں۔ یہ گہرائی تقریباً سو گز کے قریب تھی۔ چک میکال نے تین دراڑیں گنیں، جن کی چوڑائی ایک گز کے قریب تھی۔ ہر ایک کے درمیان تقریباً پانچ گز کا فاصلہ تھا۔

چک میکال نے یکے بعد دیگرے تینوں کو پھلانگا۔ اس کے لیے یہ کوئی بڑا کھیل نہیں تھا۔ پھر وہ رک کر احتیاط سے آگے بڑھا۔ ایک ہاتھ میں واکنگ اسٹک تھی۔ مخصوص بوٹ بتا رہے تھے کہ اس کے قدموں تلے ٹھوس برف ہے۔

ایک اور دراڑ راہ میں تھی۔ تقریباً دو فٹ چوڑی۔ چک میکال دو فٹ ایسے ہی عبور کر سکتا تھا۔ تاہم اپنی تربیت کے تحت اس نے دو کے بجائے تین فٹ کا فاصلہ ذہن میں رکھا اور حسبِ سابق کئی قدم پیچھے کی جانب ہٹا۔ پھر دراڑ عبور کرنے کے لیے اس نے دوڑ لگائی۔ ابھی اس نے اسٹارٹ ہی لیا تھا کہ محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً اس کے قدموں تلے سے زمین (برف) نکل گئی۔ وہ خلا میں نیچے کی جانب جا رہا تھا۔ اس کے حلق سے بلا ارادہ چیخ بلند ہوئی۔

اس کی بے حسی کی کیفیت کا وقفہ طویل نہیں تھا۔ اس

کے ہیلمٹ اور تہ کی نرم برف نے اسے بچا لیا تھا۔ اس نے آنکھیں کھولیں تو پہلی چیز جو اسے نظر آئی وہ آسمان تھا۔ اس کا بدن بری طرح دکھ رہا تھا۔ سر میں کھد بد ہو رہی تھی۔ تاہم وہ صحیح سلامت تھا۔ خوش قسمتی سے اچانک پیدا ہونے والے برفانی شگاف کی گہرائی آٹھ فٹ تھی۔ بصورت دیگر اس کی موت یقینی تھی۔ اس نے پڑے پڑے جائزہ لیا۔ ہاتھ پیر ہلا کر اطمینان کیا۔ پھر دھیرے دھیرے اٹھ کھڑا ہوا۔

وہ ایک چیمبر نما برفانی قبر میں تھا۔ آٹھ فٹ کی گہرائی سے نکلنا اس کے لیے معمولی بات تھی۔ وہ باہر نکلنے کے لیے حکمتِ عملی ترتیب دے رہا تھا کہ اچانک اس کی نگاہ اپنے سامنے برفانی دیوار پر پڑی۔ منجمد برف میں کوئی چیز دفن تھی۔

اس نے قریب جا کر جائزہ لیا۔ پھر بیگ سے نوکدار ہتھوڑی نکالی اور برف ہٹانے لگا۔ پہلے اسے ایک رک سیک نظر آیا جو برف کا ہی حصہ بن چکا تھا۔ اس نے بدقت تمام رک سیک برف کی دیوار سے نکالا۔ تھکن اور ٹھنڈ اس پر اثر انداز ہو رہی تھی۔ اس کے دل نے کہا کہ نکلو یہاں سے رک سیک کو کھولنا اتنا آسان نہیں تھا۔

اس نے اپنی پشت برفانی دیوار کے ساتھ جمائی اور ٹانگیں بالمقابل دیوار کے ساتھ ٹکا کر اوپر کی جانب کھسکنا شروع کیا۔ ابھی وہ چند فٹ اوپر گیا تھا کہ معاً اس کی سانس رک گئی۔ وہ گرتے گرتے بچا، سامنے دیوار میں سخت شفاف برف میں سے ایک چہرے کی جھلک نظر آ رہی تھی۔

☆☆☆

اٹالین، سوئس بارڈر۔

ہیلی کاپٹر نے زمین پر اترنے سے قبل فضا میں ایک دائرہ بنایا۔ اگستا ہیلی کاپٹر سے برآمد ہونے والا وکٹر کارسو تھا۔ وکٹر کارسو پستہ قد اور فربہ شخص تھا۔ فربہی کے باعث اس کا قد مزید کم محسوس ہوتا تھا۔ عمر لگ بھگ پچاس برس تھی۔ گھنی مونچھوں کا انداز سائیکل کے ہینڈل کی طرح تھا۔ وکٹر کی شخصیت میں نمایاں چیز اس کی براؤن آنکھیں تھیں۔ اس کی تیز نگاہ برمے کی طرح مقابل کے دماغ میں اتر جاتی تھی۔

وکٹر نے ادھ جلا سگریٹ ایک طرف اچھالا۔ تیز ہوا کے ساتھ ہلکی بارش ہو رہی تھی۔ کچھ فاصلے پر نیلے اور سفید رنگ کی دو فیاٹ گاڑیاں کھڑی تھیں۔ وارزو کے مقامی کاربیزی اسٹیشن کے چھ اہلکار وردیوں میں گاڑیوں کے ساتھ کھڑے تھے۔

ان میں سے دراز قامت نے سارجنٹ کی وردی زیب تن کی ہوئی تھی۔ اس نے آگے بڑھ کر سیلوٹ جھاڑا۔

وکٹر نے سر ہلایا۔ ”تم سارجنٹ بارٹی ہو؟“

”جناب۔“ سارجنٹ نے مصافحہ کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا اور بولا۔ ”گڈ مارننگ کیپٹن۔“

وکٹر نے سر اٹھا کر سیاہ بادلوں کو دیکھا۔ ”وہاٹ گڈ... کل میں ”ٹیورن“ میں تھا اور ایک آرام دہ دن گزارنے جا رہا تھا کہ ہیڈ کوارٹر سے فون آ گیا۔“

بارٹی مسکرایا۔ ”سوری کیپٹن، لیکن ہمیں ایک ماہر آدمی کی مدد درکار تھی۔“

”کہاں جانا ہے؟“ وکٹر نے سوال کیا۔

بارٹی نے پہاڑوں کی جانب اشارہ کیا۔ ”وہاں، اوپر۔ ڈیڑھ گھنٹے کا سفر ہے۔ زیادہ تر پیدل چلنا پڑے گا۔ موسم ہیلی کاپٹر کے لیے ناموافق ہے۔“

وکٹر کا منہ بن گیا۔ ”کار استعمال نہیں کی جا سکتی؟“

”کار زیادہ اوپر تک نہیں جا سکتی ہے۔“ بارٹی نے جواب دیا۔

”اوپر کتنے افراد ہیں؟“

”دو ہمارے آدمی ہیں۔ جن میں ایک مقامی ہے جو گلیشیر کے چپّے چپّے سے واقف ہے۔ دوسرا فارنسک پیتھالوجسٹ ویٹوریما ہے۔“

”ٹھیک ہے، چلو۔“ وکٹر نے ایک فیاٹ کی جانب قدم بڑھائے۔

فیاٹ کے اندر قدرے گرمائش تھی۔

”کل شام سوئس پولیس کی کال آئی تھی۔“ بارٹی نے وکٹر کارسو کو بریف کرنا شروع کیا۔ ”ایک نوجوان امریکی کوہ پیما ویزن ہارن گلیشیر پر تھا۔ جہاں وہ ایک دراڑ میں گر گیا۔ وہ خوش قسمت تھا۔ دراڑ زیادہ گہری نہیں تھی۔ اسے کوئی قابلِ ذکر نقصان نہیں اٹھانا پڑا۔ البتہ برفانی قبر میں اس نے ایک منجمد لاش دریافت کی۔“

”امریکی کا نام اور عمر؟“

”چک میکال۔ عمر 21 برس۔“

”کہاں ٹھہرا ہے؟“ وکٹر نے دوسرا سوال کیا۔

”سم لن کے برگوف ہوٹل میں۔“

”اور کچھ؟“

”لڑکے کو لاش کے ساتھ ایک رک سیک بھی ملا ہے۔“

وکٹر نے نگاہ اٹھائی۔ ”اس میں کیا تھا؟“

”لڑکے نے اسے وہیں چھوڑ دیا تھا۔ میں نے سوچا کہ ویٹوریما کے پہنچنے سے قبل رک سیک کو نہ چھیڑا جائے۔“

بارٹی نے کہا۔
''گڈ۔'' وکٹر نے ستائش کی۔
''سوئس حکام نے ایک ٹیم گلیشیئر پر بھیجی تھی۔ وہ خوش قسمت رہے۔ کیونکہ گلیشیئر پر جہاں باڈی پڑی تھی وہ تمام علاقہ اٹلی کی حدود میں آتا ہے۔ اب یہ ہمارا کیس بن گیا ہے۔'' بارٹی نے اچانک فیاٹ روک دی۔ مزید پیش قدمی بذریعہ کار ممکن نہیں۔'' اس نے بتایا اور گاڑی سے اتر گیا۔ عقبی سمت جا کر اس نے فیاٹ کا ٹرنک کھولا۔ ٹرنک سے اس نے چند ہیلمٹ، واکنگ اسٹکس اور ایک جیکٹ نکالی۔ دیگر افراد بھی گاڑی سے اتر گئے تھے۔ ایک اسٹک، ہیلمٹ اور جیکٹ اس نے وکٹر کے حوالے کردی۔ وکٹر کو ملا کر وہ تین افراد تھے۔ کچھ دیر بعد تینوں جائے وقوعہ کی سمت گامزن ہوئے۔
بادل چھٹنے لگے تھے اور ہلکی بارش بھی برائے نام رہ گئی تھی۔ یہ پہاڑی سلسلہ جس کی چوٹیوں نے نقرئی ٹوپیاں پہنی ہوئی تھیں۔ سوئٹزرلینڈ اور اٹلی کے درمیان قدرتی سرحد کا کردار ادا کرتا تھا۔
ان کا رخ پہاڑی چوٹی ویزن ہارن کی جانب تھا۔ گلیشیئر بھی چوٹی کے نام کی وجہ سے ویزن ہارن گلیشیئر کے طور پر پہچانا جاتا تھا۔
''میں نے گزشتہ بیس برس کا ریکارڈ چیک کیا ہے۔'' بارٹی نے بولنا شروع کیا۔ ''الپس کے اس علاقے میں اس دوران جتنے لوگ غائب ہوئے، وہ تمام زندہ یا مردہ حالت میں بازیاب کیے جا چکے ہیں۔ سوئس ریکارڈ پر بھی یہی صورتِ حال ہے۔ اس کا مطلب جو باڈی ہم دیکھنے جارہے ہیں، اس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا۔

☆☆☆

جائے وقوعہ پر دو افراد موجود تھے۔ دونوں نے وزنی بوٹ اور جیکٹ پہنی ہوئی تھیں۔ وہ ایک چھوٹے اسٹو پر کافی بنارہے تھے۔
وکٹر اس مقام کا جائزہ لیتے ہوئے اپنی سانس بحال کررہا تھا۔ وہاں ایک عدد مخصوص نیلا پہاڑی خیمہ نصب کیا گیا تھا۔ کوہ پیما جسے بووک (BIVOUAC) کہتے ہیں۔ برف میں چوکور شکل میں المونیم کے چھوٹے پول اس طرح لگائے گئے تھے کہ انہوں نے برفانی قبر نما مقام کو اپنے احاطے میں لے لیا تھا۔ زرد رنگ کا پلاسٹک ربن، پولز کے ساتھ چاروں طرف منسلک تھا۔
تعارفی کلمات کے بعد وکٹر نے باڈی دیکھنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ وکٹوریا نامی پیتھالوجسٹ دریافت شدہ باڈی کے ساتھ برفانی شگاف کے اندر تھا۔
آٹھ فٹ گہرائی کی وجہ سے بہ آسانی نیچے اترا جاسکتا تھا۔ بارٹی نے جسم کے ساتھ ہارنس (HARNESS) منسلک کی اور رسی کے سہارے نیچے اتر گیا۔ وکٹر نے اس کی تقلید کی۔ طاقتور ٹارچز کی مدد سے چیمبر نما قبر کو اچھی طرح روشن رکھا گیا تھا۔
وکٹوریا سے ہیلو ہیلو کے بعد وکٹر نے استفسار کیا۔
''کوئی اور چیز ملی؟''
''رک سیک کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔'' وکٹوریا نے ایک جانب اشارہ کیا جہاں مخصوص بیگ برفانی دیوار کے ساتھ لٹکا ہوا تھا۔
''کھولا اسے؟'' وکٹر نے کینوس کے بیگ کو دیکھا۔
''کوشش کی تھی پھر میں نے سوچا کہ متعلقہ آفیسر کے آنے کا انتظار کرلیا جائے۔'' وکٹوریا نے جواب دیا۔ ''ویسے بھی یہ بری طرح جام اور منجمد ہے۔ آسانی سے نہیں کھلے گا۔''
''کیا یہ حادثہ ہوسکتا ہے؟''
''ممکن ہے۔ تاہم حتمی جواب کے لیے باڈی کو یہاں سے نکال کر لیب تک پہنچانا ہوگا۔'' وکٹوریا بولا۔
وکٹر کی نگاہ سوالیہ انداز میں خاص فولڈنگ چیئر پر پڑی جو برفانی چیمبر میں موجود تھی۔
''دراصل باڈی ... اس چیمبر کی تہ سے کچھ اوپر برف میں متوازی حالت میں پیوست ہے۔ برف کی وجہ سے اب تک محفوظ ہے۔ اسے دیکھنے کے لیے اس کرسی کی ضرورت پڑے گی۔'' وکٹوریا نے ازخود وضاحت کی۔
وکٹر نے تفہیمی انداز میں سر کو جنبش دی۔
بارٹی نے کرسی سیدھی کر کے اس جگہ رکھی جہاں کچھ بلندی پر باڈی برف میں دبی ہوئی تھی۔
وکٹر نے احتیاط سے کرسی پر قدم جمائے اور سیدھا ہو گیا۔ اس کے بدن میں جھرجھری کی لہر دوڑ گئی۔ اس کا چہرہ باڈی کے چہرے کے عین سامنے تھا۔ خاصا دہشت ناک منظر تھا۔ دو بے نور کھلی آنکھیں وکٹر کو گھور رہی تھیں۔ کچھ دیر بعد وکٹر نیچے اتر آیا۔
''کیا خیال ہے؟ یہ کب سے یہاں ہے؟'' اس نے سوال کیا۔
''فی الحال صحت کے ساتھ کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ اندازے کی بنیاد پر کہا جاسکتا ہے کہ کئی سال پرانی بات ہے۔ برف کاٹ کر اسے نکالنا پڑے گا۔ یہ کام ہم ''چین

سا'' (CHAIN SAW) کی مدد سے کریں گے۔''
ویٹوریما نے وضاحت پیش کی۔
''ٹھیک ہے۔ مناسب بندوبست کے ساتھ کام شروع کرو۔'' وکٹر نے ہاتھ رگڑے اور بارٹی کی جانب رخ کیا۔ ''رک سیک کو پلاسٹک بیگ میں ڈالو۔ اب میں امریکی لڑکے سے ملنا چاہوں گا۔''
''او کے۔''

☆☆☆

وکٹر، وارزو کے کاربینری اسٹیشن کے دفتر میں تھا۔ وہ کھڑکی کے قریب ایک ڈیسک پر تھا۔ پلاسٹک بیگ میں لائی گئی اشیا ایک جانب رکھی ہوئی تھیں۔
وکٹر نے ربر کے دستانے چڑھائے اور پلاسٹک بیگ سے رک سیک نکالا جس پر سے برف ہٹا دی گئی تھی۔ تاہم اس کا کینوس گیلا اور بوجھل تھا۔
وکٹر نے سوئس آرمی پین چاقو نکالا اور رک سیک دونوں گھٹنوں کے درمیان دبا کر چاقو کی مدد سے اس کا لاک کھولنے کی کوششوں میں مصروف ہو گیا۔ اسے اچھی خاصی تگ و دو کرنی پڑی تب کہیں جا کر وہ اسے کھولنے میں کامیاب ہوا۔
وکٹر نے اندر جھانکا۔ ایک سوٹ، ایک شرٹ، ٹائی اور چرمی جوتے، ان اشیا کے نیچے ایک چپٹا آٹومیٹک پسٹل اور ایک چرمی والٹ پڑا تھا۔ اس نے چاقو کی نوک پسٹل کے ٹریگر گارڈ میں اٹکائی اور ہتھیار باہر نکال کر ڈیسک پر ایک جانب رکھ دیا۔ ساتھ ہی چاقو بھی رکھ دیا پھر اس نے ہاتھ ڈال کر والٹ باہر نکالا۔
احتیاط سے چاقو کی نوک پھنسا کر اس نے والٹ کھولا۔ اسے حیرانی کا سامنا کرنا پڑا۔ جسے وہ والٹ سمجھ رہا تھا، وہ پاسپورٹ نکلا۔ چاقو سے اس نے پاسپورٹ کے صفحات کھولنے شروع کیے۔
اسی وقت دروازے پر دستک ہوئی۔ ایک کارپورل نے اندر جھانکا۔ ''کیپٹن! چک میکال اِز ہیئر۔'' اس نے اطلاع دی۔
''پانچ منٹ بعد اسے بھیجو۔''

☆☆☆

انگریزی میں وکٹر نے چک میکال سے ابتدائی سوال کیا۔ جواب میں اس نے اتفاقیہ حادثے کے بارے میں شروع سے بتایا۔
''کیا تمہیں رک سیک کے علاوہ وہاں کوئی اور چیز ملی تھی؟''
''نہیں جناب۔''
''تمہیں یقین ہے؟''
''میرا باپ ایک پرائیویٹ ڈیٹیکٹیو ہے۔ میں پولیس ایوی ڈینس کے بارے میں جھوٹ نہیں بول سکتا۔''
وکٹر نے سر ہلایا۔ ''سوئٹزرلینڈ کب چھوڑ رہے ہو؟''
''چار دن بعد۔''
''رائٹ۔''
کمرے میں خاموشی تھی۔ چک میکال میز پر رکھی اشیا کو دیکھ رہا تھا۔
''کیا میں جا سکتا ہوں؟'' اس نے سوال کیا۔ مثبت جواب ملنے پر وہ کھڑا ہو گیا۔
''اگر آپ خیال نہ کریں تو ایک سوال ہے؟''
''نو پرابلم، پوچھو۔''
''معاملہ کیا ہے؟ اور وہ باڈی کس کی ہے؟''
''معاملے کا فی الحال کچھ نہیں پتا۔'' وکٹر نے کہا۔ ''البتہ پاسپورٹ کے مطابق وہ باڈی کسی امریکی باشندے کی ہے جس کا نام پال مارچ ہے۔''

☆☆☆

نیویارک....
جینی، نرس لی کے ہمراہ کالڈویل ہوم میں بابی کے پاس تھی۔ بابی اب سترہ برس کا ہو چکا تھا لیکن بظاہر چودہ برس کا معلوم ہوتا تھا۔ وہ اب بھی وھیل چیئر پر تھا۔ تاہم اس کی حالت میں کچھ بہتری آئی تھی۔ وہ اشاروں کی زبان میں لکھ بھی لیتا تھا۔ تاہم اس کی قابلِ فخر یادداشت قتل کی بھیانک رات سے آگے جانے سے قاصر تھی۔
کچھ دیر بعد نرس لی رائے نے جینی کو ملاقاتی کے بارے میں اطلاع دی۔ وہ مارک رائن تھا۔
جینی کمرے سے باہر آ گئی۔
''ہیلو جینی۔'' مارک نے کہا۔
''تم نے حیران کر دیا ہے۔'' جینی نے جواباً کہا۔
''بابی کا کیا حال ہے؟'' مارک نے سوال کیا۔
''وہ ٹھیک ہے۔ تم سے مل کر خوش ہوگا۔'' جینی نے مارک کے چہرے پر ہلکا سا تناؤ محسوس کیا۔ ''کوئی مسئلہ ہے؟'' جینی نے سوال کیا۔
''میرا؟ نہیں کچھ نہیں۔''
''سچ بول رہے ہو؟'' جینی نے بغور مارک کو دیکھا۔
مارک نے شانے اچکائے۔ ''او کے، شاید دو معاملات

ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے فیڈرل پراسیکیوٹر نادیا کیس میں زیادہ سے زیادہ سزا کے لیے زور لگا رہا ہے۔''

''یہ زیادتی ہے۔'' جینی نے کہا۔ ''وہ نوعمر ہے۔ مارک تم کچھ کر سکتے ہو؟''

''مجھے افسوس ہے، جینی! میں نے کوشش کی تھی۔''

جینی کے چہرے پر تکدر کے اثرات ظاہر ہوئے۔ ''وہ اپنی زندگی کے بہترین سال اپنی دو سالہ بچی کی جدائی میں گزارے گی۔ جن سفاک جرائم پیشہ افراد نے اس سے یہ جرم زبردستی کرایا، انہیں صرف پانچ پونڈ ہیروئن کا نقصان ہوگا۔ وہ صاف بچ جائیں گے اور پھر سے اپنے مکروہ دھندے میں ملوث ہو جائیں گے۔'' جینی کی آواز میں تلخی تھی۔

مارک خاموش تھا۔

''تم دو معاملات کی بات کر رہے تھے؟'' جینی کو اچانک خیال آیا۔

مارک نے نگاہیں چرائیں۔ وہ کچھ بے کل دکھائی دیا۔

''خادم صاحب! تم دو معاملات کی بات کر رہے تھے؟'' جینی نے اسے پھر یاد دلایا۔

مارک کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ معاً جینی کو کسی گڑبڑ کا احساس ہوا۔

''مارک خیریت ہے؟'' اس مرتبہ جینی کی آواز میں تفکر کی آمیزش تھی۔

مارک نے بیرونی جانب سبزہ زار اور تالاب کی جانب اشارہ کیا۔ ''وہاں بیٹھیں کیا؟''

''میری طرف دیکھو۔'' جینی نے مطالبہ کیا۔

مارک نے اس کی خوب صورت آنکھوں میں جھانکا۔ جینی بغور اسے دیکھتی رہی۔ تاہم خاموش رہی۔ مارک بھی کچھ نہ بولا۔

''چلیے جناب۔'' جینی نے ایک گہری سانس لی۔ دونوں باہر آ کر ایک بینچ پر بیٹھ گئے۔

''جینی، درحقیقت میں بابی سے ملنے نہیں آیا تھا۔'' مارک نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ پھر کیا بات ہے؟''

مارک نے ایک لفافہ نکال کر جینی کے حوالے کیا۔ جینی خاموشی سے لفافے کو گھورتی رہی۔ اس کے ذہن میں گھنٹی بجنے لگی۔ لفافہ کھلا ہوا تھا۔ جینی نے اندر موجود شیٹ باہر نکالی۔

یہ انٹرپول کی جانب سے پولیس رپورٹ تھی۔ الپس کے گلیشیر سے ایک امریکی شہری کی باڈی دریافت ہوئی تھی۔ جینی نے نام دیکھا۔ اس کی سانس رک سی گئی۔ نگاہ دھندلا گئی۔ وہ نام اس کے لاپتا باپ کا تھا۔ برسوں سے امید کا شعلہ، جینی نے محض چنگاری کی صورت میں دل کی گہرائیوں میں روشن رکھا ہوا تھا۔ یہ چنگاری بھی گزرتے وقت کے ساتھ اندیشوں، وسوسوں کی راکھ تلے دبتی جا رہی تھی۔ آج وہ چنگاری یک لخت بجھ گئی۔ موہوم آس نے آخری ہچکی لے کر دم توڑ دیا۔ البتہ بے یقینی کی پھانس بھی ساتھ ہی نکل گئی جس کے ساتھ بے کلی کی چبھن بھی معدوم ہو گئی تھی۔

مارک بے بسی سے جینی کے دھواں دھواں چہرے کو تک رہا تھا۔

دفعتاً لفافہ اور کاغذ جینی کے ہاتھ سے پھسل گیا۔ اس نے بے اختیار اپنا سر مارک کے فراخ سینے میں چھپا لیا۔ جینی کا بدن کپکپا رہا تھا۔ وہ دونوں کبھی اتنے قریب نہیں ہوئے تھے۔ مارک کو سینے اور شرٹ پر نمی کا احساس ہوا۔ وہ چپکے چپکے رو رہی تھی۔ مارک نرمی سے اس کا سر سہلا رہا تھا۔

سکوت طاری تھا۔ ہوا بھی جیسے ساکن ہو گئی تھی۔ مارک نے بھٹکی ہوئی آواز میں بولنا شروع کیا۔ ''میں... میں تم سے رابطے کے لیے سارا دن کوشش کرتا رہا۔ تمہارا سیل فون آف تھا۔ آفس سے معلوم ہوا کہ تم دوپہر میں چلی گئی تھیں۔ میرے اندازے کے مطابق تمہیں یہاں ہونا چاہیے تھا۔''

''کیا یہ سچ ہے؟'' جینی نے معاً سر اٹھا کر سرخ بھیگی آنکھوں سے سوال کیا۔

''ہاں، یہ رپورٹ سچ ہے۔'' مارک نے چک میکال سے شروع کر کے مختصر احوال بتایا۔

''کیا میں دیکھ سکتی ہوں؟''

مارک نے سر ہلایا۔ ''باضابطہ طور پر تمہیں ان کی شناخت کرنی ہوگی۔''

مارک نے اٹالین، سوئس بارڈر، وارز و ٹاؤن اور دیگر معلومات فراہم کیں۔ وکٹر کے بارے میں بتایا۔

''وہ گلیشیر میں کیسے پہنچے؟ کیا ہوا تھا ان کے ساتھ؟''

''فی الوقت جو معلومات میرے پاس تھیں۔ تمام گوش گزار کر دی ہیں۔ مزید معلومات غالباً وکٹر کارسو اب تک دریافت کر چکا ہوگا۔'' مارک نے گھڑی دیکھی۔ ''مجھے

جانا ہوگا۔ تاہم میں بابی سے مل کر جاؤں گا۔''
''لیکن مارک، ابھی تم اسے ڈیڈ کے بارے میں کچھ نہ بتانا۔'' جینی نے درخواست کی۔
''میں سمجھتا ہوں۔'' وہ بولا۔ ''کیا تم ٹھیک ہو؟''
''ہاں۔'' جینی نے مضبوط آواز میں کہا۔ وہ دل ہی دل میں فیصلہ کرچکی تھی کہ اس کا کام باپ کی شناخت کے بعد ختم نہیں ہوگا بلکہ شروع ہوگا۔ اس کے سامنے دو سوالات منہ پھاڑے کھڑے تھے... پہلا یہ کہ برسوں پہلے اس خونی رات کے بعد سے گلیشیئر والے واقعے کے درمیانی عرصے میں کیا ہوا اور کیسے ہوا؟ اصل قاتل کون ہے؟ اور کہاں ہے؟ دوسرا سوال ٹرنک والی تصویر اور ''جوزف ڈیلگاڈو'' کا نام تھا؟ باقی ضمنی سوالات کے جوابات ازخود سامنے آجاتے، اگر وہ اولین دو سوالات کے جوابات تلاش کرلیتی۔
اگر یہ واقعہ نہ ہوتا تو وہ ساری زندگی خلش کا شکار رہتی اور باپ کی واپسی کی امید کا دیا جلائے رکھتی۔ اب وہ اپنے باپ کو ماں کے پہلو بہ پہلو دفنا تو سکے گی۔
مارک کی آواز نے اسے خیالات کی دنیا سے باہر نکال لیا۔
''تمہیں کہیں بھی میری ضرورت پڑے تو بغیر کسی ہچکچاہٹ کے کال کرلینا۔''
جینی نے اداس مسکراہٹ کے ساتھ سر ہلایا۔

☆☆☆

درمیانی شب کا وقت ہو چلا تھا جب مارک کام نمٹا کر دفتر سے نکلا۔ ایلمونٹ میں وہ اپنے دو کمروں کے مکان تک پہنچا تو گہری تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔ اسٹریٹ لائٹس بند تھیں۔ پورچ کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اس نے گہرے رنگ کی بیوک سیڈان کی جھلک دیکھی۔ سڑک پر بیوک پچاس گز دور پارک کی گئی تھی۔ دراصل جب وہ بیوک کے قریب سے گزر رہا تھا، اسی وقت بیوک سیڈان اس کے نوٹس میں آگئی تھی۔ بظاہر اس میں دو افراد موجود تھے۔
تاہم تھکن کے باعث اس نے خاص دھیان نہیں دیا اور سیڑھیاں طے کرکے داخلی دروازے کے ذریعے مکان میں داخل ہوگیا۔ تنہائی کا خیال آتے ہی اس کا ذہن پیچھے چلا گیا۔ اس کی پینتیسویں سالگرہ چند ماہ بعد تھی۔ کرسٹی اچھی بیوی تھی۔ تاہم اس کی پیشہ ورانہ غیر یقینی اوقات کار نے کرسٹی کو پریشان کردیا۔ مارک اپنی جگہ مجبور تھا۔ لہٰذا باہمی رضامندی سے یہ رشتہ طلاق پر ختم ہوگیا۔ کئی برس سے وہ اکیلا ہی تھا۔
مارک کے والدین جینی کے گھر کے سامنے رہتے تھے۔ اس روز واردات والی طوفانی رات میں جینی بھاگ کر وہیں پہنچی تھی۔
اس خونی واقعے نے اسے جذباتی طور پر شدید صدمہ پہنچایا تھا۔ وہ سب سے دور ہوتی چلی گئی۔ اپنے اطراف میں اس نے ایک اَن دیکھا خول بنالیا تھا۔ جب اس نے فیڈرل ڈیفنس ڈویژن میں کام کرنا شروع کیا تو وہ نارمل زندگی کی طرف لوٹنے لگی۔ مارک کے ساتھ اس کی دوستانہ ملاقاتیں پھر شروع ہوگئیں۔ مارک اسے پسند کرتا تھا، اس نے آگے بڑھنے کی کوشش بھی کی۔ تاہم اندرونی طور پر وہ دوستی سے کچھ آگے نکل گئے تھے، اظہار باقی تھا۔
مارک نے خیالات ایک طرف جھٹکے اور صوفے سے اٹھ کر واش روم کی طرف چلا گیا۔ وہاں سے نکل کر کچن میں آیا۔ کافی کے لیے کیتلی چڑھائی۔ پھر ریفریجریٹر سے پنیر کے ٹکڑے، بیئر اور کوک (کوکاکولا) کے ساتھ ایک ٹماٹر نکالا۔ دودھ کا ہاف کارٹن لیا۔ وہ ''چیز'' سینڈوچ بنا رہا تھا۔ تب اس کا دھیان سڑک پر موجود بیوک سیڈان کی جانب چلا گیا۔
وہ رک گیا۔ یہ شاید اس کے پیشہ ورانہ ذہن کی کارستانی تھی۔ اس نے لیونگ روم کی بتیاں بجھا دیں اور کھڑکی سے باہر جھانکا۔ بیوک ابھی تک وہیں تھی۔ وہ کھڑکی سے ہٹنے والا تھا کہ اسے ایک سیاہ پونٹیاک نظر آئی۔ پونٹیاک رکی تو اس میں سے ایک دراز قامت شخص برآمد ہوا۔ بیوک کا دروازہ کھلا۔ دو آدمی اس میں سے باہر آگئے۔ وہ ہیولوں کی طرح لگ رہے تھے۔
تینوں نے فٹ پاتھ پر چلنا شروع کردیا۔ چلنے کی سمت وہی تھی جس طرف مارک کا مکان تھا۔ مارک کی چھٹی حس نے کہا کہ وہ یہیں آرہے ہیں۔ مارک کھڑکی سے ہٹ گیا اور دھیرے سے پردہ برابر کردیا۔ پھرتی سے اس نے گلاک (ہینڈگن) اٹھا کر واپس ہپ ہولسٹر میں لگالی۔
پورچ کی لائٹ روشن تھی۔ وہ خاموشی سے دروازے کے ساتھ کھڑا ہوگیا۔ کچھ دیر بعد ڈوربیل کی چیخ سنائی دی۔ مارک کا خدشہ ٹھیک نکلا تھا۔ اس کا ہاتھ ازخود گلاک کے دستے پر آگیا۔ اس نے دروازے کے ہول میں سے باہر دیکھا، دراز قامت کی عمر ساٹھ برس کے لگ بھگ ہوگی۔ سر کے زیادہ تر بال سفید تھے۔ بظاہر وہ ایک معزز شخص دکھائی دے رہا تھا۔ لیکن مارک خطرہ مول لینے پر آمادہ نہ تھا۔ اس نے گلاک ہولسٹر سے کھینچ لیا اور باقی دونوں آدمیوں کو

دیکھا۔ وہ جوان اور خوش لباس تھے۔ گھنٹی پھر بجی۔
''کون ہے؟'' مارک نے آواز بلند کی۔
''مسٹر مارک رائن! میرا نام جیک ہے، جیک کیلسو کیا ہم بات کرسکتے ہیں؟'' جواب دراز قامت نے دیا تھا۔
''اس وقت آدھی رات سے اوپر ہم لوگ موسیقی سے لطف اندوز نہیں ہوسکتے۔ نہ میں تمہیں جانتا ہوں اور نہ ہی موسیقی کی زبان سمجھتا ہوں۔'' مارک کی آنکھ بدستور ویو ہول کے ساتھ لگی تھی۔ باہر سے کسی بھی جارحانہ حرکت کا ردِعمل پیش کرنے کے لیے وہ بالکل تیار تھا۔ تینوں کے ہاتھ خالی تھے لیکن یہ ضروری نہیں تھا کہ وہ غیر مسلح ہوں۔ پھر اس نے دراز قامت یعنی جیک کو دیکھا۔ جس نے اپنی ''شناخت'' ویو ہول کے سامنے کردی تھی۔ مارک نے غور سے کارڈ کو دیکھا اور گن نیچے کرلی۔
''مسٹر مارک، میں سی آئی اے کی جانب سے ہوں۔''
مارک نے دروازہ کھول دیا۔ بعدازاں بتیاں بھی روشن کردیں۔ ان کو بٹھا کر وہ کچن میں گیا اور کافی کیتلی نیچے رکھ کر واپس آگیا۔
وہ اب آمنے سامنے بیٹھے تھے۔ مارک نے اندازہ لگایا کہ جیک کے ساتھی بھی سی آئی اے سے تعلق رکھتے ہیں۔
جیک نے پہلے غلط وقت پر آنے کی معذرت پیش کی۔ اور ایک بار پھر اپنا آئی ڈی بیج پیش کیا۔ مارک نے بلاتکلف اسے جانچا۔ ایک جانب سی آئی اے کا مخصوص نیلا لوگو بنا ہوا تھا۔ پس منظر میں امریکی عقاب کی شبیہہ تھی۔ دوسری جانب جیک کی تصویر تھی۔ تصویر میں اس کے بال اتنے سفید نہیں تھے۔
مارک نے بیج واپس کرکے سوالیہ نظروں سے تینوں کو دیکھا۔
''یہ ایجنٹ گراہم اور ایجنٹ فیلوز ہیں۔'' جیک نے ساتھیوں کا تعارف کرایا۔ ''دراصل معاملے کی نوعیت کے پیشِ نظر ہم ملاقات کو کل پر نہیں ٹال سکتے تھے۔''
مارک نے سر ہلانے پر اکتفا کیا۔ جیک کے اشارے پر ان دونوں نے بھی اپنے بیج پیش کیے جنہیں دیکھنے کے بعد مارک نے واپس کردیا۔
''کافی یا۔۔۔؟''
''کافی ٹھیک ہے، شکریہ۔'' جیک نے کہا۔
کافی کا دور شروع ہوا تو جیک نے مدعا بیان کیا۔
''میں جینفر مارچ کے متعلق کچھ بات کرنا چاہ رہا تھا۔''
''اوہ، نادیا ڈرگ کیس؟'' مارک نے استفسار کیا۔
''نہیں، نادیا کیس کی بات نہیں ہے۔'' جیک نے تردید کی۔
مارک نے الجھن محسوس کی۔ جینی کے بارے میں اور کیا بات ہوسکتی ہے؟ تاہم وہ خاموش رہا۔
''میرا خیال ہے کہ آپ دونوں قریبی دوست ہیں۔''
''کہہ سکتے ہیں۔'' مارک کی الجھن میں اضافہ ہوگیا۔
''اس کو تم پر اعتماد ہے؟''
''یقیناً'' مارک ہچکچایا۔ ''دیکھو میں سوالات کی نوعیت سمجھنے سے قاصر ہوں۔''
''دراصل معاملے کا تعلق پال مارچ سے ہے۔ اگر میں غلطی نہیں کر رہا تو تم جینفر کو اس کے باپ کے بارے میں بتا چکے ہو؟'' جیک نے کہا۔
''یقیناً میں نے جینفر کو بتایا ہے۔'' مارک نے لفظ ''جینی'' بولنے سے احتراز کیا۔
''مسٹر مارک تھوڑی دیر میں آپ کا ذہن صاف ہو جائے گا۔ تاہم تفصیل میں جانے سے پہلے یہ بتانا بہت ضروری ہے کہ یہ معاملہ حد درجے خفیہ نوعیت کا ہے۔ لہٰذا مجھے آپ کی جانب سے یقین دہانی درکار ہے کہ یہاں ہونے والی گفتگو کہیں اور نہیں جائے گی۔'' جیک نے کہا۔
مارک نے پہلے جیک کو نظر بھر کے دیکھا۔ پھر دونوں ایجنٹس پر نگاہ ڈالی۔
''او کے، میری جانب سے لیکیج نہیں ہوگی۔ کیا معاملہ ہے؟ مجھے کچھ حیرانی بھی ہے۔'' مارک نے جواب دیا۔
''سی آئی اے کو اور تمہارے ملک کو تمہاری مدد چاہیے۔''
مارک بے اختیار ہنس پڑا۔ ''میں ہی کیوں؟''
''تم جانتے ہو کہ دو برس قبل جینفر کے والد لاپتا ہو گئے تھے۔ تمہیں یہ بھی پتا ہوگا کہ پال مارچ کے گھر پر حملہ ہوا تھا۔ حملے سے متعلق الیسے بھی تمہارے علم میں ہوں گے۔''
مارک نے سر ہلایا۔ ''پھر؟''
''جب مسز مارچ کا قتل ہوا۔ اس وقت پال سی آئی اے کے ایک خفیہ مشن پر تھا۔''
مارک کی پیشانی پر لکیریں ابھر آئیں۔ ''جینفر نے کبھی کوئی ایسی بات نہیں بتائی۔ پال تو ایک سرمایہ کار بینکر

تھا۔“

”جینیفر کو پتا ہی نہیں تھا۔ درحقیقت پال سی آئی اے کا انڈر کور ایجنٹ تھا۔“

”تم یہ کہنا چاہ رہے ہو کہ وہ ایک جاسوس تھا؟“

جیک نے نفی میں سر ہلایا۔ ”میں زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتا ہوں کہ پال ایک خطرناک خفیہ بین الاقوامی آپریشن کا حصہ تھا۔ اس کے بارے میں اس سے زیادہ کچھ اور میں ظاہر نہیں کر سکتا۔“

”کیا تم یہ اشارہ نہیں دینا چاہ رہے ہو کہ پال ہی جینیفر کی ماں کا قاتل تھا؟“ مارک نے چبھتی ہوئی آواز میں سوال کیا۔

”مارک، ایمان داری کی بات یہ ہے کہ اس بارے میں، میں اب تک کسی حتمی رائے تک نہیں پہنچ سکا ہوں۔“

مارک کو یہ مبہم جواب پسند نہیں آیا۔ ”میں کچھ بھی نہیں سمجھا۔“ اس نے بھی ذو معنی انداز اختیار کیا۔

اس مرتبہ ایجنٹ گراہم نے دخل اندازی کی۔

”تم اتنا سمجھو کہ پال مارچ کی باڈی کے منظرِ عام پر آنے سے کئی زندگیوں کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔“

”کون سی زندگیاں؟ خطرہ کس طرف سے۔“ مارک چڑ سا گیا۔

جیک نے ایک ٹھنڈی سانس بھری۔ ”ہم ان سوالات کے جواب دینے سے معذور ہیں۔“

”بہت خوب۔“ مارک کا انداز استہزائیہ تھا۔ ”تم لوگ بہت کم بتا کر مجھ سے بہت زیادہ کی توقع کر رہے ہو۔“

”تم ٹھیک کہتے ہو۔ لیکن جینیفر کو تمہاری مدد کی ضرورت ہے... اور ہمیں بھی۔“

”کس قسم کی مدد؟“

”مجھے یقین ہے کہ جینیفر، باپ کی شناخت کے لیے یورپ کا سفر کرے گی۔ میں چاہتا ہوں کہ تم چند روز کی چھٹی لے کر اس کی نگرانی کرو۔“

”مطلب، میں اس کا تعاقب کروں؟“ مارک نے اپنی جھلاہٹ پر قابو پانے کی کوشش کی۔

”بہتر ہو گا کہ تم اس کے ہم سفر کی حیثیت میں رہو۔ تاہم اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر تم ”تعاقب“ کا لفظ استعمال کر سکتے... اس کی نظر میں آئے بغیر۔“

”کیوں؟“ مارک نے یک لفظی سوال کی ہتھوڑی ماری۔

”اس کی حفاظت کے لیے۔“ جیک نے جواب دیا۔

”وہ تمہیں جانتی ہے اور تم پر بھروسا کرتی ہے۔ جب کوئی مصیبت میں ہوتا ہے تو سب سے زیادہ ضرورت اسے کسی دوست کی ہوتی ہے۔“

”اسے کیا خطرہ ہے؟ وہ کیسی مصیبت میں ہے؟“

”کوئی اس پر قاتلانہ حملہ کر سکتا ہے۔“

”کیوں؟ کون؟“ مارک ضبط کھونے لگا۔ وہ بچہ نہیں تھا کہ سی آئی اے کا کارڈ دیکھ کر ان کے کہنے پر چل پڑتا۔

جیک نے انکار میں سر ہلایا اور جواب کے لیے معذوری کا اظہار کیا۔ مارک کی برداشت ختم ہو گئی۔

”مجھے بھی معذور سمجھو۔“ اس نے ٹکا سا جواب دیا۔

تینوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا، دونوں نے تیسرے کی طرف دیکھا۔ مارک نے تینوں کی جانب دیکھا۔ پھر کچھ سوچ کر بولا۔

”مسٹر جیک! تم درحقیقت کون ہو؟ اور سی آئی اے میں کیا کرتے ہو؟“ مارک نے سوالات کا رخ موڑتے ہوئے براہِ راست جیک کو دیکھا۔

”میں اسپیشل آپریشنز میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر ہوں۔“ جیک نے بتایا۔

”کس قسم کے اسپیشل آپریشنز؟“

جیک نے پھر نفی میں سر ہلایا۔ ”یہ معلوم ہونا چاہیے، لیکن فی الوقت یہ جاننے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیا تم ہماری مدد کرو گے؟ کیا تم جینیفر کی مدد کرو گے؟“

”مجھے محض ایک کلیو چاہیے، کوئی ایسی بات کہ مجھے یہ احساس ہو کہیں میں اندھے کنوئیں میں تو کودنے نہیں جا رہا۔ جہاں تک میں نے دیکھا اور سمجھا ہے، وہ یہ ہے کہ سی آئی اے اس طرح کسی عام شہری کے تحفظ کے لیے سرگرداں نہیں ہوتی۔ اگر وہ کوئی اہم یا وی آئی پی شخصیت نہ ہو۔ کیوں؟“ مارک نے صاف گوئی سے تحفظات کا اظہار کر دیا۔

تینوں نے پھر آپس میں نگاہیں چار کیں اور جیک نے جواب دیا۔

”میں ایک حد تک سمجھوتا کرتے ہوئے کچھ بتانے کے لیے تیار ہوں۔ لیکن صرف اس امید پر کہ تمہارے خدشات دور ہو جائیں گے۔“ جیک نے توقف کیا۔ پھر دوبارہ گویا ہوا۔ ”جینیفر وہ ”چابی“ ہے جو اس معمے کو حل کرنے میں مدد دے سکتی ہے کہ وہ کمپیوٹر ڈسک کہاں ہے، جو اس کے فادر کے ساتھ ہی غائب ہو گئی تھی اور جس کی ہمیں تلاش ہے۔“

''مذکورہ ڈسک میں کیا ہے؟''
''سی آئی اے کی اہم تفتیش سے متعلق اطلاعات ہیں۔''
''کیا جینفر کو ایسی کسی ڈسک کے وجود کا علم ہے؟'' وہ متواتر اس کے لیے ''جینی'' کا لفظ استعمال کرنے سے پرہیز کررہا تھا۔
''میرے خیال میں وہ لاعلم ہے۔''
''تو پھر وہ کیسے مددگار ثابت ہوسکتی ہے؟''
''یہ میرا قیاس ہے۔ کیونکہ ڈسک پال کے ساتھ ہی غائب ہوگئی تھی اور جینفر اب سوئٹزرلینڈ جائے گی تو اس بات کا امکان ہے کہ ہمیں کوئی اشارہ ہاتھ آجائے۔ جس کے سہارے ہم ڈسک تک پہنچ سکیں۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ کچھ اور لوگ بھی ڈسک کی تلاش میں ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ وہ موقع ملتے ہی جینفر پر حملہ کریں گے۔'' جیک نے وضاحت پیش کی۔
''معذرت کے ساتھ، میں اب بھی خود کو اندھیرے میں کھڑا پاتا ہوں۔ ڈسک میں کیسی اطلاعات ہیں؟''
میٹنگ طول پکڑ گئی تھی۔ مارک خود کو مطمئن نہیں کر پارہا تھا۔
جیک نے گہری سانس لے کر شانے اچکائے۔
''مارک! میرے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔''
''اچھا تو یہ بتادو کہ تم لوگ اپنا آدمی اس کام کے لیے کیوں استعمال نہیں کررہے ہو؟ میں ہی کیوں؟''
''جو لوگ ڈسک کے پیچھے ہیں، وہ جینفر کے لیے واضح خطرہ ہیں۔ سی آئی اے کو بھی ڈسک کی تلاش ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ بات ان لوگوں کے علم میں ہے۔ اگر ہم اپنا آدمی درمیان میں ڈالتے ہیں تو وہ لوگ ایک میل دور سے سی آئی اے کی بو پالیں گے۔'' جیک نے حتی الامکان مارک کو مطمئن کرنے کی کوشش کی۔ ''تم اس کے قریبی دوست ہو۔ تم پر کوئی شک نہیں کرے گا۔ تم اتنی صلاحیت رکھتے ہو کہ آس پاس رہتے ہوئے جینفر کی حفاظت کرسکو۔ میں اپنے آدمی بیک اپ میں رکھوں گا لیکن تم سے دور۔ تاہم کسی غیر یقینی صورت حال سے نمٹنے کے لیے میرے آدمی کال کرنے پر قلیل مدت میں تم تک پہنچ سکیں گے۔ اب میں آخری بار پوچھ رہا ہوں کہ تم ہماری مدد کرو گے؟'' اس مرتبہ جیک کا لہجہ حتمی تھا۔ وہ بھی شاید اکتا گیا تھا۔
مارک نے محسوس کرلیا کہ وہ فیصلہ کن موڑ پر ہے اور جیک اس سے زیادہ مزید کچھ نہیں بتائے گا۔ مارک کو اقرار کرنا تھا یا انکار۔
''میں کئی کیسز پر کام کررہا ہوں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ مجھے چھٹی مل جائے گی۔'' اس نے نیم آمادگی ظاہر کی۔
''بیماری کا بول دو۔ کوئی بھی بہانہ بنالو۔'' جیک نے کہا۔ ''پھر بھی مسئلہ ہو تو مجھے بتانا، میں اوپر سے فون کروا دوں گا۔ بس ایک بات کا خیال رکھنا کہ اصل وجہ کسی کو پتا نہ چلے۔ میں نے شروع میں بتایا تھا کہ یہ انتہائی خفیہ اور حساس آپریشن ہے۔''
''میں سمجھ گیا۔''
''تو تم تیار ہو؟''
''میں جینفر کی خاطر تیار ہوں۔'' مارک نے کہا۔
''شکریہ، مارک۔ میں تمہارے تعاون کا دل سے قدر کرتا ہوں۔''
''کیا مجھے اسلحہ ساتھ رکھنا ہوگا؟''
''یقیناً تم مسلح حالت میں رہو گے۔''
''کیا مجھے براہِ راست جینفر سے پوچھنا چاہیے ساتھ جانے کے لیے؟'' مارک نے سوال کیا۔
''ہاں تم بات کرسکتے ہو۔ کہہ سکتے ہو کہ مورال سپورٹ کے لیے تم ساتھ رہنا چاہتے ہو۔ لیکن بات نہ بنے تو زور مت دینا اور دوسرا راستہ اختیار کرنا۔'' جیک نے سمجھایا اور ایک لفافہ نکال کر اسے پکڑایا۔
''یہ کیا ہے؟''
''بزنس کلاس کے اوپن ائر ٹکٹ۔''
''تو تمہیں یقین تھا کہ میں آمادہ ہوجاؤں گا؟''
''مجھے خود کو تیار حالت میں رکھنا تھا۔ تمہاری طرف سے انکار کا امکان بھی تھا۔'' جیک نے کہا۔ ''میرا سیل نمبر بھی اندر موجود ہے۔ پانچ ہزار ڈالرز ہیں۔ ایک ویزا کارڈ ہے تمہارے نام کا۔ بس پیچھے دستخط کرنا۔ جتنا استعمال کرو، کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ البتہ رسید رکھتے جانا۔ ''انکل سام'' (سرکار) کو بھی خوش رکھنا ضروری ہے۔'' جیک مسکرایا۔
''پوری منصوبہ بندی کررکھی ہے۔''
''تاخیر سے بچنے کے لیے۔ سوئٹزرلینڈ دیکھا ہے تم نے؟''
''ہاں۔'' مارک نے کہا۔ ''خوابوں میں۔''

☆☆☆

سوئٹزرلینڈ۔
چک میکال نے رینالٹ کار ہائر کی تھی۔ اس وقت وہ فرکا پاس (Furka) پر نظاروں سے لطف اندوز ہورہا تھا۔

سفید رنگ کی آوڈی (AUDI) کب رینالٹ کے پاس آ کر رکی، پتا ہی نہیں چلا۔ دروازہ کھل کر بند ہوا تو چک میکال نے پلٹ کر رینالٹ کی جانب دیکھا۔

آوڈی سے اترنے والے شخص کے شانے سے کیمرا جھول رہا تھا۔ وہ چک کی جانب ہی آرہا تھا۔

''ہیلو، مسٹر میکال۔ میرا نام ہارٹ ہے۔'' اس نے ہاتھ آگے بڑھایا۔

''ہیلو۔'' چک نے ہاتھ ملایا۔

ہارٹ نے اپنا تعارف زیورچ ایکسپریس کے نمائندے کے طور پر کرایا۔ وہ اچھی انگریزی بول رہا تھا۔ اس نے فون پر چک میکال سے ''فرکا پاس'' پر معاوضے کے عوض وقت لیا تھا۔

ہارٹ، پال مارچ کی اسٹوری پر کام کر رہا تھا۔ وہ ایک لمبے قد کا گھنے سیاہ بالوں والا شخص تھا۔ آنکھیں چشمے کے عقب میں چھپی تھیں۔ بال یوں لگ رہے تھے جیسے اس نے ڈھیلی فٹنگ کی وگ لگائی ہوئی ہے۔

''تم مجھ سے کیا چاہتے ہو، مسٹر ہارٹ؟''

''میں چاہتا ہوں کہ یہ اسٹوری بہتر سے بہتر انداز میں پیش کروں۔ اس کے لیے تمہارے تعاون کی ضرورت ہے کیونکہ تم نے ہی پال مارچ کی لاش دریافت کی تھی۔''

''وہ تو ٹھیک ہے۔ تم معاوضے کی بات کر رہے تھے؟'' میکال نے تصدیق چاہی۔

''بالکل، معقول معاوضہ تمہارا حق ہے لیکن تم کسی اور صحافی کے ساتھ تعاون نہیں کرو گے۔'' ہارٹ نے پابندی لگائی۔

''ٹھیک ہے۔ لیکن تم نے مجھے یہاں کیوں بلایا ہے؟ اس سلسلے میں ہمیں ویزن ہارن پر نہیں ہونا چاہیے تھا؟''

''رائٹ، ہم وہاں بھی جائیں گے۔ دراصل میں اپنی اسٹوری کو خوب صورت مناظر سے مزین کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے لیے یہاں کے مناظر طلسم جیسے ہیں لیکن ان مناظر میں تم دکھائی نہ دو تو تصاویر بے معنی ہو جائیں گی۔'' ہارٹ نے اپنا ارادہ ظاہر کیا۔

''ٹھیک ہے شروع کرو۔'' میکال نے کہا۔

''وہاں سے شروع کرتے ہیں۔'' ہارٹ نامی صحافی نے گلیشیر کے کنارے کی جانب اشارہ کیا جہاں گلیشیر کی اختتامی ڈھلان تھی۔ ڈھلوان کے اختتام پر گلیشیر سپاٹ دیوار کی طرح گہری کھائی میں چلا گیا تھا۔

''جناب اُدھر خطرہ ہے۔ میں اپنا حفاظتی سامان بھی نہیں لایا ہوں۔'' چک ہچکچایا۔

''گھبرانے کی بات نہیں ہے۔ یہ قارئین کے لیے بڑا ڈرامائی شاٹ ہوگا اور میں تمہیں خطرے سے دور ہی رکھوں گا۔''

میکال نے کچھ سوچا اور شانے اچکائے۔ ''او کے۔''

''کیا تم لاش کے بارے میں کوئی غیر معمولی بات بتا سکتے ہو؟''

''نہیں، کوئی خاص نہیں۔ اس کا بیشتر حصہ برف میں دبا تھا۔'' میکال نے بتایا۔

''کوئی چیز ملی ہو تمہیں... جیسے کاغذات، کوئی دستاویز، پاسپورٹ وغیرہ؟'' ہارٹ نوٹ بک میں لکھتا جا رہا تھا۔

''نہیں۔ اس معاملے میں شاید کیپٹن وکٹر تمہاری مدد کر سکے۔''

''رک سیک، اسی کے پاس ہوگا؟''

''ہاں۔''

''مسٹر میکال! تمہاری عمر؟''

''21 برس۔''

''پتا؟'' ہارٹ نے سوال کیا۔ ''تم امریکا چلے جاؤ گے۔ میرے پاس پتا ہوگا تو میں اپنے آرٹیکل کی نقول تمہیں بھیج سکوں گا۔'' ہارٹ نے تشریح کی۔ بعدازاں اس نے چند سوال اور کیے اور فوٹوشوٹ کے لیے تیار ہوگیا۔

اس نے اپنی پسند کے چند فوٹو لیے۔ پھر وہ میکال کو گلیشیر کی خطرناک اختتامی ڈھلوان پر لے آیا۔

''اس سے آگے جانا حماقت ہوگی۔'' میکال نروس ہو گیا۔ اس نے پلٹ کر عمیق کھائی کو دیکھا اور ساکت کھڑا رہا۔ اس کی تصویر پہلی بار اخبار کی زینت بننے والی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا۔

''ٹھیک ہے۔ اتنا بھی بہت ہے۔'' ہارٹ نے کیمرا سنبھالا۔ ہارٹ نے زاویے بدل بدل کر چند شاٹ لیے۔ اس عمل کے دوران میں وہ میکال سے قریب ہوگیا۔

''شاندار مزہ آجائے گا۔ اس نے کیمرا بند کر کے شانے سے لٹکا لیا۔

''ہم نے ابھی تک رقم کی بات نہیں کی۔'' میکال نے سوال کیا۔

''ہاں، ویزن ہارن جانے سے پہلے مجھے کچھ ادائیگی کرنی چاہیے۔'' ہارٹ جیب میں ہاتھ ڈال کر میکال کے قریب پہنچ گیا۔ ''ایک بار اس نے پلٹ کر دیکھا۔ دور دور

تک سناٹا تھا۔ ہارٹ نے سوچ سمجھ کر ہی امریکی لڑکے کو ''فرکا پاس'' پر بلایا تھا۔

ہارٹ نے ہاتھ جیب سے نکالا اور میکال نے دیکھا کہ اس کا ہاتھ خالی تھا۔ اس نے حیرت سے ہارٹ کو دیکھا۔ ہارٹ کی آنکھوں کا تاثر بدلا ہوا تھا۔

''مجھے نہیں پتا تھا کہ تم اس حد تک احمق ثابت ہو گے۔'' ہارٹ نے سرد آواز میں کہا۔

یک لخت میکال کے دماغ میں خطرے کی گھنٹی زور شور سے بجی۔ تاہم بہت دیر ہوگئی تھی۔ ہارٹ بس ایک قدم آگے گیا اور پھرتی سے دایاں ہاتھ لڑکے کے سینے پر رکھ کر دھکا دیا۔ لڑکے کی آنکھیں دہشت سے پھیل گئیں۔

وہ ڈھلوان پر لڑھک گیا۔ سنبھلنے کی ناکام کوشش کی لیکن برف ٹھوس شیشے کی طرح چکنی اور سخت تھی۔ ایک تو وہ ڈھلوان پر کھڑا تھا۔ سخت برف کے علاوہ باقی کام دھکے نے کر دیا۔

اس کی دل دوز چیخ پہاڑوں سے ٹکرا کر پلٹی اور پلٹ کر بازگشت کی صورت میں کسی اور سمت میں جا کر سر پٹختی رہی۔ ذرا دیر میں بازگشت مدھم پڑ کر معدوم ہوگئی۔

ہارٹ کے لبوں پر سفاک مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔

☆☆☆

نیویارک۔

جینی دن کے گیارہ بجے کے قریب مارک کی رہائش گاہ پر پہنچی۔

''کچھ جلدی نہیں آگئیں؟'' مارک نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

''واپس چلی جاؤں؟''

''نہیں، نہیں۔ ٹھیک تو ہے، ہاں گیارہ بجے۔ بالکل ٹھیک وقت پر آئی ہو۔ آجاؤ، آجاؤ۔'' مارک نے فوراً بیان بدلا۔

جینی نے مسکراتے ہوئے اندر قدم رکھا۔ مارک نے دروازہ بند کر دیا۔ لیونگ روم بکھرا ہوا تھا۔

''تم نے وعدہ کیا تھا؟'' جینی نے منہ بنایا۔

''اوہ یہ سب، یہ... یہ کبھی کبھی ہوتا ہے۔ مجھے وعدہ یاد ہے۔ میں بڑا سیٹ رکھتا ہوں۔ ہر چیز جگہ پر ہوتی ہے۔'' مارک نے صوفے پر سے ایش ٹرے اٹھائی۔

''خود کو تو بہت سیٹ رکھتے ہو۔''

مارک کے دل میں پھلجھڑی سی چھوٹی۔ وہ رک گیا۔

''کیا کہا؟ پھر سے کہنا۔''

''والٹ ہلکا کرنا پڑے گا۔''

''خادم ہوں۔ کتنے پیسے؟'' اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا۔

''اوہ... ہو... و... و، اتنی سی بات دوبارہ سننے کے لیے اتنی سخاوت؟'' جینی بیٹھ گئی۔

''اتنی سے نہیں، یہ 'بڑی' بات ہے۔''

''وہ کیسے؟''

''تم نے جو کہی ہے۔'' مارک نے جینی کی نیلی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے جسارت کر ہی ڈالی۔

''اپنی تعریف کر رہے ہو یا میری؟''

''تمہارے سامنے تو صرف تمہاری تعریف ہی کی جا سکتی ہے۔'' دوسری جسارت۔

''کیوں؟'' جینی نے لطف لیا۔ اسے یہ بندہ کبھی کبھی مقناطیس کی طرح لگتا تھا لیکن وہ زیرِ کشش آتے آتے، ہر بار خود کو روک لیتی تھی اور دونوں جانب سے دل کی بات دل میں ہی رہ جاتی تھی۔

''آئینہ نہیں دیکھتی ہو؟''

''وہاں تو کوئی اور ہی شکل نظر آتی ہے۔'' جینی نے بے اختیار بات آگے بڑھا دی۔ مارک کو سماعت کا دھوکا لگا۔ شوق نے دل پر دستک دی۔ بے تابیٔ قلب نے مہمیز لی۔ وہ درماندۂ حیرت، دعویٔ الفت کرتے کرتے تھم گیا۔ ادراک و یقین اور وہم و گمان میں گم صم محوِ نظارہ تھا۔ دل اپنا، نگاہ اپنی، جلوے اپنے۔

''کس کی شکل؟'' اس کی آواز بھی ڈوب سی گئی۔ حشرِ تمنا، سینے میں بپا تھا لیکن اس نے باگ تھامے رکھی۔ جراٴتِ اظہار کہاں سے لاؤں؟

''ہے کوئی تمہارے جیسا۔'' جینی کو اپنی ہی قوتِ گویائی اجنبی لگی۔ جینی نے خود سے سوال کیا۔ پسپا ہونا چاہیے لیکن تیر کمان سے نکل گیا تھا۔ جواب ذومعنی تھا۔ بس یہی ایک ڈھال بچی تھی ورنہ شوقِ سپردگی نے تو جیسے سپر ڈال دی تھی۔

''یعنی میں؟'' اس نے جینی کے جواب کو معنویت کا مفہوم دینے کی آس میں سوال گرایا۔ بس یہی آخری لغزش تھی۔ حسن کو راستہ ملا اور سرمستی شوق پلٹ گئی۔ پھر وہی ایذا رسانی۔

''تم کیا گیری کوپر ہو؟''

''نہیں۔ سڈنی پوئیٹر۔'' مارک نے لٹکی ہوئی آواز میں کہا اور دھم سے بیٹھ گیا۔ ''بلکہ جیری لوئیس۔'' اسے لغزش

کا احساس ہو گیا تھا۔ اسے اپنے آپ پر غصہ آیا۔ ''جیری لوئیس نہیں بلکہ اُلو... کا...'' جینی کو گھورتے دیکھ کر تھم گیا اور بات بدلی۔

''ہاں، اُلو کا پر ہوں۔''

جینی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ دل کی بات، محتاجِ بیان ہی رہ گئی۔ موقع تھا جو اندیشۂ و احتمال کی نذر ہوا۔ اخلاق و اعتدال کی نذر رہوا۔

دونوں پامالیٔ دل پر بے کیف تھے۔ ایک کا انداز تھا، دوسرے کی ادا ٹھہری۔

''تم کافی بناؤ۔ میں کپڑے بدل کر آتا ہوں پھر بات کرتے ہیں۔'' مارک کھڑا ہو گیا۔

''ٹھیک ہے۔'' جینی نے اتفاق کیا۔ اس کی نگاہ دوسرے کمرے کی جانب جاتے ہوئے مارک کی پشت پر تھیں۔ جینی نے ہلکا سا ملال محسوس کیا۔ وہ گہرا سانس لے کر اٹھی اور کچن کی طرف چلی گئی۔

اسے مارک نے صبح فون کر کے بلایا تھا۔ وہ کچھ بات کرنا چاہ رہا تھا۔ جینی کو کچھ حیرت ہوئی تھی کہ کیا بات ہو سکتی ہے؟ تاہم اس کو آنا ہی تھا۔ دروازے پر بس اچانک ہی بات اس موضوع کی طرف نکل گئی جسے جینی نے عرصے سے سردخانے میں رکھا ہوا تھا۔

کافی سے لطف اندوز ہوتے ہوئے مارک نے بڑی احتیاط سے جینی کے متوقع سفر کا ذکر چھیڑا اور ساتھ چلنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ جینی کو حیرت ہوئی۔ اسے اس بات کا خیال نہیں آیا تھا۔

''دیکھو جینی، تم جس مقصد سے وہاں جا رہی ہو وہ مقصد ایک دردناک حقیقت سے جڑا ہے۔ شاید وہاں تم خود کو سنبھال نہ سکو۔ ایک دوست کی حیثیت سے مجھے تمہیں ان حالات میں اکیلا نہیں چھوڑنا چاہیے۔'' مارک نے وجہ بتائی۔

''یعنی تم ایک سنجیدہ خادم ہو؟'' جینی کا لہجہ خوش گوار تھا۔

''درست فرمایا آپ نے۔'' مارک نے سر کو خم دیا۔

وہ دل میں سوچ رہا تھا کہ خادم نہیں ''امیدوار'' ہوں۔

جینی الجھ گئی۔ وہ کچھ اور کہنا چاہ رہی تھی۔ مارک کی خواہش نے اسے مشکل میں ڈال دیا۔ ''مارک میں نے ہمیشہ تمہاری سوچ کی قدر کی ہے۔'' اس نے ناپ تول کر الفاظ چنے۔ ''تمہاری یہ پیشکش میرے لیے باعثِ طمانیت ہے۔ لیکن... میرے ذہن میں ایک اور بات تھی۔''

''کیا؟''

''میرے جانے کے بعد بابی اکیلا ہو گا۔ نرس لی رائے مرفی اسے سنبھال تو لیتی ہے لیکن وہ تم سے زیادہ مانوس ہے۔ میں... سوچ رہی تھی کہ...'' جینی نے مارک کے چہرے پر یاس کا واضح رنگ دیکھا اور مشکل سے اپنی بات پوری کی... ''کہ تم اس دوران میں بابی سے ملتے رہو اور... اور...'' معاً وہ رک گئی۔ مت کرنا دانی، دل پھر مچلا۔ یہ محض دوستی نہیں۔ دوست تو بدل جاتے ہیں اور مل جاتے ہیں لیکن دلدار... وہ چند لمحے کشمکش کا شکار رہی، بہر حال اس کے جوان بدن میں کوئی بوڑھی روح نہیں تھی۔ دھڑکنوں نے دھیما سا نغمۂ الفت چھیڑ دیا اور وہ مغلوب ہو کر مارک کے قریب جا بیٹھی۔

مارک چونک اٹھا۔ جینی نے اس کا ہاتھ اپنے ریشمی ہاتھ میں لے لیا۔ مارک کی جمالیاتی حس نے اسے جینی کی نیم وارفتگی کا احساس دلایا۔ یوں لگا جیسے جینی کا مہکتا ہوا وجود نرم خوش رنگ بادل میں تبدیل ہو گیا ہے اور وہ خود اس نرم، مہکتے ہوئے بادل میں کہیں گم ہو گیا ہے۔

جینی نے اس کے ہاتھ کی پشت پر اپنے یاقوتی لبوں کی تپش منتقل کر دی۔ مارک اَن دیکھے ابرِ رنگیں میں قلابازیاں کھانے لگا۔

''یہ... یہ... کیا ہے؟'' اس کی آواز میں سرشاری تھی۔ سرشاری میں بے قراری اور بے قراری میں بے یقینی تھی۔

''قرضہ اتارا ہے۔'' جواب ملا۔ جینی کی نیلگوں آنکھوں میں ایک اور ہی رنگ تھا جو دل کی آنکھ ہی دیکھ سکتی تھی۔ مارک نے وہ رنگ دیکھ لیا۔

''کم سے کم دو قسطیں تو اتارو۔''

''دیکھو مارک چند روز کی تو بات ہے۔ چلو مسکرا دو۔ اتنی سنجیدگی میں تمہارا چہرہ اُلو کی طرح ہو جاتا ہے۔''

مارک نے دانت نکالے۔

''خادم ہوں۔ تو کیا واپس آنے تک ایک گولڈ رنگ خرید کر رکھوں؟''

''پھر پٹڑی سے اترے۔'' جینی نے آنکھیں دکھائیں۔

''ارے فتنہ ساز، فتنہ گر، ستم پیشہ... تم پٹڑی پر آنے کب دیتی ہو۔'' مارک نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا۔

جینی نے اس کا کان مروڑا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

''یہ ایک اور بھی ہے؟'' مارک نے گردن گھما کر

دوسرا کان دکھایا۔

''بس دو ہی ہیں؟'' جینی کی آنکھوں میں پھر شرارت تھرکنے لگی۔

''نہیں دو اور بینک میں پڑے ہیں۔'' مارک نے خود ہی اپنا کان مروڑا۔

''تمہیں کسی اسٹیج پر ہونا چاہیے تھا۔'' وہ ہاتھ لہرا کر جلدی سے باہر نکل گئی۔

☆☆☆

اڑتیس سالہ ''گاردا'' لانگ بیچ پولیس ڈپارٹمنٹ میں اب نام کا ڈیٹکٹیو تھا۔ مے نوشی کی عادت نے اسے خاصا نقصان پہنچایا تھا۔ مارک نے جب اس کے شانے پر ہاتھ رکھا تو وہ چونکا اور مارک کو دیکھ کر کھڑا ہو گیا۔

''ہیلو، کافی دنوں بعد آئے۔'' وہ بولا۔

''ہاں۔'' مارک نے بے تکلفی سے اس کے سامنے رکھا گلاس اٹھا کر سونگھا۔ ''باز نہیں آئے ابھی تک۔''

''کیا فرق پڑتا ہے؟''

''بہت فرق پڑتا ہے۔'' مارک نے سرزنش کی۔

''دوست اب لیکچرز کا وقت گزر گیا ہے۔'' گاردا نے جواب دیا۔ ''تم کہو بہت دنوں بعد چکر لگایا۔ کوئی خاص بات؟''

''ہاں ایک کام تھا۔ دو سال پیشتر مسز پال مارچ کا قتل ہوا تھا۔ یاد ہے؟''

''کس کو یاد نہیں۔ مجھے تو یہ بھی یاد ہے کہ تم نے خود نجی طور پر اس کیس پر کافی وقت خراب کیا تھا۔'' گاردا نے تبصرہ کیا۔

''ہاں، جینفر کی وجہ سے۔ حالانکہ وہ میرا نہیں تمہارا کیس تھا۔ جینفر جان بچا کر میرے والدین کے در پر پہنچی تھی۔'' مارک نے وضاحت کی۔

''وہ تو ٹھیک ہے لیکن اب دو سال بعد کیا یاد آ گیا؟''

''مجھے کچھ یاد نہیں آیا، شاید تمہیں کوئی نئی بات یاد آ جائے۔'' مارک نے کہا۔ پھر اس نے گاردا کو بتایا کہ پال کی لاش کہاں اور کیسے دریافت ہوئی۔ نیز یہ کہ جینفر، سوئٹزر لینڈ جا رہی ہے۔

''یہ بات ہے لیکن میں کیا نئی بات بتا سکتا ہوں۔ بہت کچھ تو تم خود جانتے ہو۔'' وہ بولا۔

''سوچو، شراب سے دھیان ہٹا کر سوچو۔'' مارک نے اس کا گلاس اٹھا لیا۔ جواب میں گاردا نے مسکرانے پر اکتفا کیا۔ کچھ دیر بعد اس نے بولنا شروع کیا۔ تاہم مارک کی معلومات میں کوئی نیا اضافہ نہیں ہوا۔

''ہو سکتا ہے پال نے یورپ روانہ ہونے سے پہلے اپنی ہی فیملی کو کسی کے ہاتھوں خود ہی مروانے کا بندوبست کر دیا ہو؟'' گاردا نے قیاس آرائی کی۔

''محرک؟'' مارک نے پوچھا۔

''مختلف مفروضے ہیں۔ ان میں ایک یہ بھی ہے کہ کوئی راز ہے جس کا علم فیملی یا کسی فیملی ممبر کو ہو گیا تھا جسے اندھیرے میں دفن کرنے کے لیے سب کچھ خود اسی نے کیا یا کروایا اور خود غائب ہو گیا۔ تاکہ ایک نئی شناخت کے ساتھ نئی زندگی کا آغاز کرے۔''

''خود وہ یہ کام کرے، یہ ناممکن ہے۔'' مارک بڑبڑایا۔ ''پال کے علاوہ کوئی اور مشکوک؟''

''نہیں۔ کوئی نہیں۔ ہم نے بہت زور لگایا۔ سب بے سود۔ وہ سوئٹزر لینڈ اترا تو تھا۔ نیویارک سے اس نے فلائٹ بھی پکڑی تھی۔ تاہم سوئٹزر لینڈ اترنے کے بعد سے وہ غائب رہا۔

''تم کسی راز کی بات کر رہے تھے؟''

''یہ ایک مفروضہ تھا۔ تاہم کوئی سیکرٹ ہے جو ہم سے پوشیدہ ہے۔ یہ بھی عجیب بات ہے کہ پال کا کوئی فیملی بیک گراؤنڈ نہیں تھا۔ وہ خود ایک اسرار تھا۔ پُراسرار انداز میں ظاہر ہوا اور پُراسرار انداز میں غائب ہو گیا۔ ایف بی آئی بھی اس کے فیملی بیک گراؤنڈ کے بارے میں ہماری کوئی مدد نہ کر سکی۔ کوئی ریکارڈ نہیں تھا۔ پال مارچ ''مسٹری مین'' تھا۔''

کچھ سوچ کر وہ بولا۔ ''اس کی بیٹی نے گھر میں کسی قیدی کی تصویر دیکھی تھی، جس کا نام جوزف ڈیلگاڈو تھا لیکن اس نام کے کسی قیدی کا وجود ہمیں نہیں ملا۔''

''تم نے تصویر دیکھی تھی؟''

''تصویر کسی نے نہیں دیکھی۔'' گاردا نے کہا۔

''جینفر کا کیا کہنا تھا؟''

''اس کے مطابق، گھر کی تلاشی لی گئی تھی۔ وہ سمجھی کہ پولیس کا کام ہے اور تصویر بھی وہی لے گئے ہیں۔'' گاردا نے بتایا۔

''اور پرائم انٹرنیشنل سیکیورٹیز؟''

''وہاں بھی ناکامی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آیا۔''

''تمہارا ایک دوست تھا سی آئی اے میں؟''

''ولینگلے، ہیڈ کوارٹر کی بات کر رہے ہو؟''

''ہاں۔'' مارک نے تصدیق کی۔

''کوئی کام؟''

''اس کے ذریعے ''جیک کیلسو'' کے بارے میں معلوم کرو۔ نہایت احتیاط سے۔ میرا نام آئے نہ کسی اور کا۔ تمہارے پاس جواز ہے کہ وہ تمہارا کیس تھا اور تمہاری دلچسپی کیس سے ہٹنے کے بعد بھی ذاتی حیثیت میں برقرار تھی۔ پال مارچ کی لاش منظرِ عام پر آگئی ہے تو تم زیادہ پُرجوش ہو اور اس راز سے پردہ اٹھانا چاہتے ہو۔ جیک کے بارے میں تمہارے دوست کو بھی احتیاط برتنی پڑے گی۔ تمہیں زیادہ سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہارا ریکارڈ اچھا تھا اور دماغ اب بھی کام کر رہا ہے۔ تم سمجھ رہے ہو کہ میں کیا چاہتا ہوں اور تمہیں کیا کرنا۔ راز معلوم کرنے کے لیے رازداری ضروری ہے۔'' مارک نے اختصار کے ساتھ اسے سمجھایا۔

''میں سمجھ رہا ہوں۔ لیکن میرا کافی عرصے سے اس سے رابطہ نہیں ہوا۔ بہرحال میں کچھ کرتا ہوں۔ کوئی خاص بات معلوم ہوئی تو تمہیں کال کروں گا۔''

''جیک کیلسو، سی آئی اے میں کسی اسپیشل آپریشنز سیکشن میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر ہے، احتیاط کرنا۔''

''بےفکر رہو۔ میں ان خودسروں کو خوب جانتا ہوں۔ لاؤ گلاس اِدھر پکڑاؤ۔''

''آخری بات۔ تم مجھے فون مت کرنا۔ میں خود کروں گا۔ نمبر دو۔'' مارک نے گلاس واپس کیا اور اس کا دیا ہوا نمبر لے کر اٹھ گیا۔ چلتے چلتے وہ شکریہ ادا کرنا نہیں بھولا تھا۔

☆☆☆

شام کے وقت جیک اس کے گھر میں تھا۔ مارک نے اسے بتا دیا تھا کہ جینی کا ہم سفر بننے کی اس کی کوشش ناکام ہو گئی ہے۔ جیک نے مارک کو تفصیلی بریفنگ دی اور ایک بریف کیس اس کے حوالے کرتے ہوئے مزید معلومات فراہم کیں۔ بریف کیس میں موبائل فون، چارجنگ یونٹ، فالتو بیٹریز، سونی ٹرانسمیٹر، ٹی وی ریموٹ کنٹرول جتنا ایک ہینڈی ڈیوائس جس میں سگنل ٹریس کرنے والا ننھا سا ایریل موجود تھا۔ اس کے علاوہ .... دوربین کی چھوٹی جوڑی۔ .... متعدد روڈ میپس (نقشے) ایک کار کا فوٹو، جس میں لائسنس پلیٹ صاف نظر آ رہی تھی۔ یہ ٹویوٹا فور وھیل ڈرائیو تھی۔ نائٹ ویژن بھی مہیا کی گئی تھی۔ ٹرانسمیٹر اور اس کا ریسیور الیکٹرونک تھا۔ نقشے اٹلی اور سوئٹزرلینڈ کے متعلقہ علاقوں اور سڑکوں کے تھے۔

''ہتھیار؟'' مارک نے سوال کیا۔

''وہیں ائرپورٹ پر ملے گا۔ آٹومیٹک گلوک اور ایمونیشن کے تین فالتو کلپ۔''

''وہاں کیسے گلوک کے ساتھ ائرپورٹ سے نکل سکوں گا؟''

''روانہ ہونے سے پہلے بتا دیا جائے گا۔''

جیک زیادہ دیر نہیں بیٹھا تھا۔ اس کے جانے کے بعد مارک سوچ میں ڈوب گیا تاہم اسے جیک کی پھرتی اور وسائل پر کوئی خاص حیرت نہ تھی۔ اسے سی آئی اے کی پہنچ کا ادراک تھا۔ بات کوئی اور ہی تھی جو اس کے ذہن میں چبھ رہی تھی۔ رات گاردا کو فون کرنے کا ارادہ اس نے ملتوی کر دیا۔

فون اس نے صبح کیا۔ وہ بھی پبلک بوتھ سے۔ احتیاطاً وہ بابی کے نرسنگ ہوم چلا گیا تھا اور وہاں سے فون کیا تھا۔ اگر اس کی نگرانی ہوئی بھی تو نگراں کو یہی خیال آئے گا کہ وہ بابی سے ملنے گیا ہے۔

گاردا نے اسے بتایا کہ اس کا دوست ریٹائرڈ ہو چکا ہے اور ورجینیا میں موجود ہے۔ تاہم اس نے ''آدمی'' کا نام سنا ہے۔ ''آدمی'' بالائی نشستوں کا حصہ ہے۔ بارسوخ ہے۔

وہ مارک کی ہدایت کے مطابق جیک کا نام نہیں لے رہا تھا۔ ''آدمی'' کا تبادلہ ''اسپیشل پروجیکٹس'' میں کر دیا گیا تھا۔ میرا دوست ''اسپیشل پروجیکٹس'' کے بارے میں کچھ نہیں بتا سکا۔'' گاردا نے بات ختم کی۔

''شکریہ ڈیئر، ایک احسان اور کر دو۔'' مارک نے درخواست کی۔

''کیا؟''

''بابی کلاڈویل ہوم میں ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ کوئی آئندہ چند روز تک بذریعہ کال اس کی خیریت کے بارے میں آگاہ رہے۔ کیا تم یہ کام کر دو گے؟''

''کیوں نہیں۔ اگر برا نہ مانو تو کچھ پوچھ لوں؟''

''ہاں کیوں نہیں۔'' مارک نے جواب دیا۔

''یہ کام تم بھی کر سکتے ہو؟''

''جینیفر یورپ جا رہی ہے۔ میں نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ اس دوران میں بابی کو دیکھتا رہوں گا لیکن اچانک مجھے شہر سے نکلنا پڑ رہا ہے تو اگر تم...''

''کہاں جا رہی ہو جینیفر؟''

''مشکل ہے بتانا۔''

''تو میں رابطہ کیسے کروں گا؟''

''رابطہ میں کروں گا۔''

دوسری جانب کچھ دیر کے لیے خاموشی چھا گئی پھر گاردا کی آواز سنائی دی۔ ''مارک مجھے تم پر اعتماد ہے۔ میں نہیں جانتا تم کیا کرنے جا رہے ہو۔ لیکن اگر کھیل میں ''یہ لوگ'' ملوث ہیں تو دوست یہ اچھا اشارہ نہیں۔ ان مکاروں کو میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ ان کی ...موجودگی خطرے کی علامت ہے۔ میرا مشورہ ہے کہ ایک آنکھ چوبیس گھنٹے کھلی رکھنا۔''

''خیال رکھوں گا۔ تمہاری تشویش کی قدر کرتا ہوں۔ ایک بار پھر شکریہ۔'' مارک نے کہا۔

☆☆☆

گاردا سے بات کرنے کے بعد مارک نے تمام صورتِ حال کا نئے سرے سے تنقیدی جائزہ لیا۔ اس کا ذہن تیزی سے کام کر رہا تھا۔ بالآخر اس نے فیصلہ کیا کہ جینی کے روانہ ہونے سے پہلے ایک ملاقات ضروری ہے۔ وہ تھوڑی دیر بابی کے ساتھ رہا اور وہیں سے جینی کو فون کیا۔ بعدازاں لباس تبدیل کر کے جینی سے ملنے چل پڑا۔ جینی اس کی منتظر تھی۔

''خیریت؟ اس وقت توقع نہیں تھی؟'' جینی نے کہا۔

''چلا جاؤں؟'' اس کی آنکھوں میں شرارت تھی۔

''میری نقل کر رہے ہو؟'' وہ مسکرائی۔ اسے گزشتہ ملاقات یاد آ گئی۔ جینی نے اسے اندر آنے کا اشارہ کیا۔

''نقل نہیں کر رہا، شاید سیکھ رہا ہوں۔'' وہ بولا۔

پچھلی ملاقات میں دونوں کے تعلقات میں دفعتاً ایک خوش گوار تبدیلی آئی تھی۔ اگرچہ دونوں ہی احساس آگاہی کے باوجود اعتراف سے گریزاں تھے۔

''کیا سیکھ رہے ہو؟'' جینی نے دروازہ بند کر کے اندرونی جانب قدم بڑھایا۔

''بتا دوں گا۔'' مارک نے دل کی آواز کو دبایا۔ وہ کسی اور مقصد سے آیا تھا اور اسی پر بات کرنا چاہتا تھا۔

''کیا پیو گے؟''

''کچھ نہیں۔ تم یہاں آ کر بیٹھ جاؤ۔''

جینی چونکی۔ ''ارے، خیریت... کیا ناراض ہو؟''

''نہیں ڈیئر ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ تم یہاں بیٹھ جاؤ۔'' مارک کے چہرے پر سنجیدگی تھی۔

جینی بیٹھ گئی۔ تھوڑی تشویش کے ساتھ وہ بھی سنجیدہ نظر آنے لگی۔ مارک نے بے دھڑک اس کا ملائم ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ جینی کا دل زور سے دھڑکا۔

''مجھ پر بھروسا ہے؟'' مارک کی آواز میں سنجیدگی تھی۔

''خود سے زیادہ...''

''شکریہ۔'' مارک نے کہا۔ ''جینی تمہیں معلوم ہے کہ ایک دوست کی حیثیت سے دو سال پہلے میں اس دردناک کیس کی تفتیش ذاتی حیثیت میں کرتا رہا۔ کیس کسی اور کے پاس تھا۔ جتنا کر سکتا تھا، کیا... مجھے یہ بتاؤ کہ جوزف ڈیلگاڈو کے بارے میں کیا تم نے پوری بات بتائی تھی؟''

جینی کو جھٹکا سا لگا۔ یہ سوال اس کے لیے قطعی غیر متوقع تھا۔

''پلیز'' مارک نے اس کا ہاتھ دبایا۔ ''کوئی سوال نہ کرنا۔ وقت آیا تو بتاؤں گا۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔''

''نہیں۔ سب کچھ نہیں بتایا تھا۔''

''مطلب؟'' مارک نے سنسنی محسوس کی۔

''مارک، جوزف ڈیلگاڈو کی تصویر دراصل... دراصل میرے والد کی تھی۔'' جینی نے دھیرے سے کہا۔

اب مارک کے چونکنے کی باری تھی۔

''کیا یہ مذاق ہے؟''

''حقیقت بتا رہی ہوں۔ البتہ میں نے کسی حل کی امید میں تصویر اور جوزف کے بارے میں بتا دیا تھا۔ وہ ایک بہترین باپ اور شوہر ثابت ہوئے۔ میں آج تک تسلیم نہیں کر سکی کہ ان کا کوئی مجرمانہ پس منظر ہو سکتا ہے۔'' وہ خاموش ہو گئی۔

''پولیس تک تصویر نہیں پہنچی تھی۔'' مارک نے بتایا۔

''جب میں گھر پہنچی تو وہ فائل غائب تھی جس میں چند کاغذات اور وہ تصویر تھی۔ گھر کی بھی تلاشی لی گئی تھی۔ میں سمجھی کہ یہ پولیس کی حرکت ہے۔'' جینی نے کہا۔ ''وہ قدرے پرانی تصویر تھی۔ اس لیے شباہت محسوس ہوئی تھی لیکن مجھے یقین تھا کہ وہ میرے والد کی تصویر تھی۔''

مارک بھی مہر بہ لب تھا۔ اس کا ذہن برق رفتاری سے کام کر رہا تھا۔

''کیا کوئی ایسی بات اور بھی ہے جو صرف تمہارے یا پھر بابی یا مسز مارچ کے علم میں ہو... کوئی غیر معمولی، کوئی عجیب بات؟''

''اور تو کوئی بات نہیں، ایسی۔''

''سوچو پلیز... ممکن ہے کوئی ایسی بات ہو جو تمہاری

سوچ کے مطابق غیر اہم ہو لیکن درحقیقت بہت سارے سوالات کے جواب دے سکے؟''

جینی کی شفاف پیشانی پر سوچ کی لکیریں ابھر آئیں۔ مارک پُرامید نظروں سے اسے تک رہا تھا۔

جینی کو وہ دن یاد آیا جب باپ نے اسے اپنی اسٹڈی سے باہر نکال دیا تھا۔ اس روز جو کچھ ہوا، وہ واقعی معمول سے ہٹ کر تھا۔

''مجھے نہیں پتا کہ یہ کوئی اہم بات ہے۔'' جینی الجھی ہوئی آواز میں بولی پھر اس نے اس روز والا پورا واقعہ من و عن بتا دیا۔

مارک نے بمشکل اپنی ہیجانی کیفیت پر قابو پایا۔ ''وہ ''ڈسک'' کہاں ہے۔ اور وہ سیکیورٹی باکس، چاندی کی کنجی...؟''

''میں نے پھر کبھی ان اشیا کو نہیں دیکھا۔ آخر بات کیا ہے؟'' جینی پریشان دکھائی دی۔

''ابھی بتانے کے لیے میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ لیکن امید ہے کہ کچھ نیا سامنے آسکتا ہے۔ کچھ پتا چلا تو بتاؤں گا۔ وہ ڈسک بہت اہم ہے۔ ان باتوں کا کسی سے ذکر نہیں کرنا۔ بہت احتیاط کرنا۔ فی الحال پریشان ہونے والی بات نہیں۔ پُرسکون ہو جاؤ اور اپنے سفر پر دھیان دو۔'' مارک نے اس کا ہاتھ تھپتھپا کر چھوڑ دیا۔

''تم کچھ چھپا تو نہیں رہے؟''

''چاہوں بھی تو تم سے نہیں چھپا سکتا۔'' مارک بولا۔

''ہاں صرف ایک بات چھپی ہے۔'' وہ مسکرایا۔

''کیا؟'' جینی نے بے اختیار پوچھا۔

''بتا دوں؟''

جینی فوراً سمجھ گئی۔ ''نہیں، نہیں۔ مت بتاؤ۔''

''یعنی جانتی ہو؟'' مارک نے ذو معنی انداز برقرار رکھا۔

''نہیں جانتی۔''

''جھوٹ بول رہی ہو۔''

''ہاں۔'' وہ بے اختیار کہہ اٹھی۔ چہرے پر سرخی دوڑ گئی۔ وہ جلدی سے کافی کے بہانے اٹھی۔

مارک عالم سرخوشی و سرمستی میں تھا۔ اسے شیوۂ چرخِ فتنہ گر صاف بدلا بدلا لگا۔ دوسری جانب وہ آشفتہ مزاج، آشفتہ سر... حجاب آلود سی سوچتی ہی رہ گئی کہ وہ کیا بول گئی۔

''کہاں چلیں۔ اب کافی کی ضرورت نہیں رہی۔'' مارک نے نعرۂ ہائے مستانہ بلند کیا۔

''کیوں؟'' وہ پلٹی۔

''ہاں کر دی، اب کسی چیز کی ضرورت نہیں۔'' اس مرتبہ مارک چُوکنے پر آمادہ نہ تھا۔

''کسی دھوکے میں مت رہنا۔'' جینی نے انگوٹھا دکھایا۔

''یوں تابِ غم آزما رہی ہو یا دانستہ فریب کھا رہی ہو؟'' وہ خود بھی اپنے اندازِ نطق پر حیران تھا۔

جینی نے کسی چیز کی تلاش میں اِدھر اُدھر دیکھا۔

''کیا تلاش کر رہی ہو، سینڈل ہے نا۔''

''سینڈل تو ہے۔ ترس آجاتا ہے۔'' جینی نے خود پر قابو پالیا تھا۔

''ہائے، ترس ہی تو نہیں آتا۔'' مارک کھڑا ہو گیا۔ ایسی خود بینی و پندارِ خودی... ہم بھی جرأتِ شوق آزمانے جائیں گے۔ چلتا ہوں۔''

مارک بے خبر تھا کہ وہ عقب میں دل آویز انداز میں مسکرا رہی تھی۔ وہ دروازہ کھول کر نکل گیا۔

☆☆☆

زیورچ، سوئٹزرلینڈ۔

جینفر، زیورچ ائرپورٹ ''کار ہائر ڈیسک'' پر تھی۔

''میرا نام جینفر مارچ ہے۔ میں نے ریزرویشن کرائی تھی۔'' اس نے تعارف کرایا۔

ڈیسک کلرک نے خوش آمدید کہنے کے بعد کاغذات کی پڑتال کی۔ ''آپ نے وضاحت نہیں کی کہ آپ کو گاڑی کتنے عرصے کے لیے چاہیے؟'' کلرک نے ایک شیٹ برآمد کی۔

''میں یقین سے نہیں کہہ سکتی۔ شاید تین چار روز یا اس سے کچھ زیادہ۔'' اس نے جواب دیا۔

''یقیناً، جیسے آپ سہولت محسوس کریں۔ تاہم ایک چھوٹا سا مسئلہ ہے۔ آج ڈیمانڈ زیادہ رہی ہے۔ اس لیے ہم آپ کو اسی ریٹ پر فور وھیل ٹویوٹا جیپ دے رہے ہیں۔ کیا آپ کو سوٹ کرے گی؟''

''ٹھیک ہے۔ فی الحال مجھے اٹالین بارڈر کے قریب ''وارزو'' جانا ہے۔ پھر ویزن ہارن۔ اس میں کتنا وقت لگے گا؟''

ڈیسک کلرک نے ایک نقشہ منتخب کیا۔

''چار گھنٹے خرچ ہوں گے۔ آپ یہ نقشہ بھی ساتھ رکھ سکتی ہیں۔''

''شکریہ۔'' جینفر نے کاغذات پُر کر کے دستخط کیے۔

''یہاں آپ بہت لطف اندوز ہوں گی۔'' کلرک

نے چابیاں اس کے حوالے کر دیں۔ جینفر اس بات سے بے خبر تھی کہ ڈیسک کلرک کی نگاہ اس کی روانگی پر تھی۔ اس کے نکلتے ہی اس نے فون اٹھایا۔

☆☆☆

مارک پروگرام کے مطابق صبح آٹھ بجے زیورچ پہنچ چکا تھا۔ اسے چند گھنٹے کی نیند نصیب ہوئی تھی اور آٹھ گھنٹے کی فلائٹ نے اسے تھکا دیا تھا۔ جہاز میں اس نے ایجنٹ گراہم اور ایجنٹ فیلوز کو دیکھ لیا تھا۔ لیکن تینوں آپس میں لاتعلق رہے۔

جہاز کے لینڈ کرنے کے بعد وہ دونوں غائب ہو گئے تھے۔ اسے پروگرام کے مطابق جینی سے تین گھنٹے قبل پہنچنا تھا۔ کسٹم سے وہ بہ آسانی نکل گیا۔ جیک کی ہدایت کے مطابق وہ انفارمیشن ڈیسک پر پہنچا۔ جہاں ''چارلس ونسٹ جونز'' کے نام کا لفافہ اس کا منتظر تھا۔ جب اس نے بائیں جانب لگیج ڈیسک پر ٹکٹ حوالے کیا تو کینوس کا ایک ہولڈال اس کے حوالے کر دیا گیا جو چارلس ونسٹ جونز کی جانب سے تھا۔

مارک مردانہ آرام گاہ میں گیا اور ایک کیبن میں خود کو لاک کر لیا۔ چابی، جیک نے فراہم کی تھی۔ اس نے ہولڈال کو ان لاک کیا۔ اندر گلاک AMM موجود تھی۔ ساتھ ایمونیشن کے تین کلپ بھی تھے۔

وہاں سے نکل کر وہ ائرپورٹ کے ٹورسٹ اسٹور پر پہنچا۔ اس نے زیتونی رنگ کا سبزی مائل ہیٹ خریدا۔ یہ جھکے ہوئے کناروں والا کاؤبوائے ٹائپ ہیٹ تھا۔

اس نے ایک رینی کوٹ پہنا ہوا تھا جس کی لمبائی گھٹنوں تک تھی۔ دھوکا دینے کے لیے اسے پلٹ کر بھی پہنا جا سکتا تھا۔ اس طرح رنگ اور ڈیزائن تبدیل ہو جاتا۔ یہ ٹو اِن ون کوٹ اس نے نیویارک میں ہی خرید لیا تھا۔

اب اس کی ظاہری حالت میں مناسب تبدیلی آگئی تھی۔ مارک نے مطمئن ہو کر آنے والی فلائٹس کے بورڈ پر نظر ڈالی۔ جینی کی فلائٹ کا وقت 10:55 تھا۔ کلائی کی گھڑی 9:15 بجا رہی تھی...... ڈیسک پر نظر رکھنے سے پیشتر اس نے ناشتے کا فیصلہ کیا۔

پیٹ پوجا کے دوران میں وہ جیک اور جینی کے انکشافات کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ ڈسک کے بارے میں جیک کی بات کی تصدیق ہو گئی تھی۔ جوزف ڈیلگاڈو کی تصویر پولیس تک کیونکر نہیں پہنچی؟ کوئی اور ہاتھ صاف کر گیا تھا یا پھر سی آئی اے کی حرکت تھی؟ وہ تصویر درحقیقت پال مارچ کی تصویر تھی۔ یہ دو نام پہلے ہی معما بنے ہوئے تھے۔ مارک اتنا تو سمجھ گیا کہ یہ دونوں نام ایک ہی آدمی کے تھے... تاہم قدرے آسان ہونے کے باوجود ''کیس'' مزید پیچیدگی اختیار کر گیا تھا۔ متعدد نئے سوالات جنم لے چکے تھے۔ ان سوالات کے جوابات کون دے گا؟ پال مارچ ہاتھ آگیا تھا لیکن مردہ حالت میں۔ یعنی کیس سردخانے سے باہر آگیا تھا۔

مارک کی سوچوں کا رخ جیک کی جانب چلا گیا۔ اب تک بظاہر جیک کی شخصیت اور باتوں میں کوئی قابلِ ذکر الجھاؤ اسے نظر نہیں آیا تھا۔

وہ سی آئی اے کا بندہ تھا۔ ڈسک والی بات ٹھیک تھی۔ اگرچہ یہ راز ہی تھا کہ ڈسک میں کیا تھا؟

سوئس پولیس، اٹالین پولیس اور انٹرپول، سی آئی اے کو پتا لگنا ہی تھا کہ پال مارچ مردہ حالت میں کہاں ہے۔ لیکن مخالف گروپ، بقول جیک کے وہ بھی ڈسک کے پیچھے تھا۔ اسے فوراً کیونکر پتا چل گیا۔ پال مارچ کا ڈسک سے تعلق؟ وہ غائب ہوا یا غائب کیا گیا؟ دو سال پہلے کا خون خرابا کیا ڈسک کی وجہ سے تھا؟ فیملی کو مارنے کی وجہ؟ پھر اس کام کو مکمل کیوں نہیں کیا گیا۔ جینی اور بابی آج بھی زندہ تھے۔ اگر یہ کسی وجہ سے غیرضروری تھا، شاید پال کے غائب ہونے کی وجہ سے تو بقول جیک اب پھر سے جینی کی جان کو خطرہ کیوں ہے؟

اہم سوال یہ تھا کہ دو سال پہلے قاتل پکڑا کیوں نہیں گیا؟ نیویارک میں اتنی بڑی واردات ہو جائے تو تاخیر ممکن ہے لیکن قاتل کا ہاتھ نہ آنا ایک غیرمعمولی بات تھی۔ کیا اندر کالی بھیڑیں موجود ہیں؟ اگر ہاں تو کہاں؟ سی آئی اے میں یا ایف بی آئی میں؟ یا پھر پولیس میں؟

اگر یہ مفروضہ صحیح ہے تو پھر جیک بھی جھوٹ بول سکتا ہے کہ کوئی اور گروپ ''ڈسک'' کے پیچھے لگا ہوا ہے۔ مارک کا ذہن تھک گیا۔ اس نے دماغ کو آزاد چھوڑ دیا۔

''انتظار کرو اور چوکس رہو۔'' مارک نے دو نکاتی پالیسی ترتیب دی اور سوچنا بند کر دیا۔

گہرے رنگ کی اوپل اومیگا، مارک کے نام بک تھی۔ کریڈٹ کارڈ استعمال کر کے اس نے فارم بھرا اور اوپل کی چابیاں وصول کیں۔ مارک نے سامان عقبی نشست پر ڈالا اور نقشہ جات اگلی نشست پر رکھے۔ چند منٹ میں وہ ایک ''گیس اسٹیشن'' پر تھا۔

اسٹیشن سے نکل کر اس نے بریف کیس سے ٹرانسمیٹر

اور ٹریکنگ ڈیوائس نکالی۔ جیک کی اطلاع کے مطابق فور وھیل ٹویوٹا میں ''بگ'' موجود تھا۔ اطلاع کے مطابق جیپ سفید رنگ کی تھی۔

ڈیوائس کے مطابق ٹویوٹا حرکت میں نہیں تھی۔ مارک نے اندازہ لگایا کہ جینی ابھی ''کار ہائر لاٹ'' میں ہی موجود ہے۔ مارک نے مانیٹر آف کر دیا۔

☆☆☆

جینی کا رخ جنوب کی سمت تھا۔ وہ مختلف راستوں سے ہوتے ہوئے قدیم سوئس گیٹ وے پر پہنچی۔ جہاں سے اٹلی کی حدود میں داخل ہوا جاسکتا تھا۔ وہ کچھ دیر کے لیے الپائن کیفے میں رکی۔ لنچ کر کے وہ اٹلی میں داخل ہو گئی۔ سرحدی گاؤں کے قریب سبز یونیفارم مین اٹالین کسٹم پولیس موجود تھی۔ انہوں نے پاسپورٹ کا سرسری جائزہ لیا اور جینی بہ آسانی آگے بڑھ گئی۔ دس منٹ بعد نیم خوابیدہ ٹاؤن ''وارزو'' میں تھی۔

بنا کسی پریشانی کے اسے مقامی کار بینری اسٹیشن مل گیا۔ جینی اٹالین زبان سے ناآشنا تھی۔ وہاں موجود کارپورل کو اپنی بات سمجھانے میں اسے ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ بالآخر کارپورل نے اسے ایک دراز قامت سے ملوایا۔

''سیگنور رینا۔''

''کیا تم انگریزی جانتے ہو؟'' جینی نے سوال کیا۔

''کچھ کچھ...'' اس نے جواب دیا۔ ''میرا نام سرجنٹ بارٹی ہے۔ بارٹی، جینی کو آفس میں لے آیا۔

جینی کا مقصد جاننے کے بعد بارٹی نے اسے کیپٹن وکٹر سے ملنے کا مشورہ دیا۔

''کیپٹن سے میں کہاں مل سکتی ہوں؟''

''اس کا دفتر ٹیورن ہیڈ کوارٹر میں ہے۔ شومیٔ قسمت وہ اس وقت کیس کے سلسلے میں سوئٹزرلینڈ میں موجود ہے۔'' سارجنٹ بارٹی نے اطلاع فراہم کی۔

''ٹھیک ہے۔ میں کیپٹن سے کل کس وقت بات کر سکتی ہوں؟''

''کل دو بجے مناسب رہے گا۔'' بارٹی نے جواب دیا۔ ''اس دوران میں اسے تمہارے بارے میں بتا دوں گا کہ تم ٹیورن پہنچ رہی ہو۔''

''شکریہ، وہاں قیام کی کیا صورت ہوگی؟''

''وہاں دو ہوٹل ہیں۔ سوئس بارڈر کے قریب ''برگوف ہوٹل''، سملن بہتر رہے گا۔''

جینی کھڑی ہو گئی۔ جاتے جاتے اسے ایک خیال آیا۔

''باڈی دریافت کرنے والا ایک امریکن تھا؟''

''ہاں، ایک امریکی نوجوان۔ اس کا نام چک میکال تھا۔'' سارجنٹ بارٹی نے جواب دیا۔

''تھا؟ کیا مطلب؟ کیا وہ چلا گیا؟ میں اس سے ملنا چاہتی ہوں۔''

''یہ ممکن نہیں ہے۔''

''کیوں؟'' جینی نے الجھن محسوس کی۔

''ہی از ڈیڈ۔'' جواب آیا۔

☆☆☆

پندرہ منٹ بعد جینی سوئس بارڈر کراس کر رہی تھی۔ سارجنٹ بارڈر چک میکال کی موت کے بارے میں تفصیلات بتانے سے گریزاں تھا۔ اتنا ہی پتا چل سکا کہ وہ ''فرکا پاس'' پر حادثے کا شکار ہوا تھا اور سوئس پولیس تفتیش کر رہی ہے۔

سامنے سڑک دو شاخہ ہو رہی تھی۔ بائیں جانب مڑنے کا مطلب تھا کہ جینی سملن پہنچ جاتی۔ معاً اس کی نگاہ ''مرز'' پر گئی۔ پچاس گز کے فاصلے پر گہرے رنگ کی ایک اوپل کار، ٹویوٹا کے عقب میں موجود تھی۔ جینی کو اوپل کئی بار نظر آئی تھی۔ ''وارزو'' میں بھی جینی نے اسے دیکھا تھا اس مرتبہ جینی کو ہلکی سی تشویش ہوئی۔

اوپل کے شیشے ٹنٹڈ تھے۔ لہٰذا وہ ایک بار بھی اندازہ نہ لگا سکی کہ گاڑی کے اندر کون ہے۔ تاہم اسے اتنا یقین ہو چلا تھا کہ اوپل اس کے تعاقب میں ہے۔

سملن ایک چھوٹا سا گاؤں نما علاقہ تھا۔ برگوف ہوٹل تلاش کرنے میں جینی کو کسی دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔

اوپل، ہوٹل کے پاس سے گزرتی ہوئی مرکزی سڑک پر آگے بڑھتے ہوئے غائب ہو گئی۔

''استقبالیہ پر موجود خاتون نے جینی کو خوش آمدید کہا۔

''مجھے آج رات کے لیے ایک کمرے کی ضرورت ہے۔''

خاتون نے رجسٹریشن فارم بھروایا اور ایک کمرے تک جینی کی راہنمائی کی۔ یہ ایک کشادہ کمرا تھا۔ بالکونی سے سملن ویلی کا پورا نظارہ نگاہوں کی دسترس میں تھا۔ قدرتی حسن کا وہ ایک بے حد دلکش منظر تھا۔

خاتون نے جینی سے کھانے کے متعلق معمول کی باتیں کیں۔ جینی نے مسکرا کر شکریہ ادا کیا۔ کچھ دیر بعد وہ

کمرے میں تنہا تھی۔ کمرے کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ اس نے اپنا مختصر سامان ایک طرف رکھا۔ پھر ''سملن ویلی'' کے مسحور کن نظارے سے لطف اندوز ہونے لگی۔ بعدازاں واش روم میں تروتازہ ہونے کے بعد اس نے لباس تبدیل کیا اور ڈائننگ ہال کا رخ کیا۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد اس نے نوٹ کیا کہ بار کاؤنٹر پر دس بارہ لوگ موجود تھے۔ ان میں سے ایک شخص جینی کی طرف متوجہ تھا۔

جینی نے اسے اپنی پُرکشش شخصیت کا جادو سمجھ کر کوئی خاص اہمیت نہیں دی لیکن جب وہ آدمی اس کی ٹیبل کی جانب بڑھا تو وہ سنبھل گئی۔

اجنبی نے سفید سیال سے لبریز گلاس ٹیبل پر رکھا۔ ''تہنیتی جذبات کے ساتھ مہمان نوازی کے نام۔'' اس کی انگریزی رواں تھی۔ ''مقامی مشروب ہے، اگر تم تیزی سے پیو گی تو تمہیں پہلی بار بھی خوش گوار لگے گا۔ مجھے یقین ہے کہ تم امریکن ہو؟''

اس کی عمر تیس کے لگ بھگ تھی۔ شخصیت بھی معقول تھی۔ جینی نے گلاس ہاتھ کی جنبش سے ایک طرف کر دیا اور حتی الامکان شائستگی سے کہا۔ ''ہاں، میں امریکن ہوں۔ پیشکش کا شکریہ... لیکن میں تنہائی کی متمنی ہوں اور معذرت خواہ ہوں۔ یقیناً تم برا نہیں مناؤ گے۔''

اجنبی نے مسکراتے ہوئے ہاتھ آگے بڑھایا۔ ''یقیناً اس میں برا منانے کی کوئی بات نہیں ہے لیکن بطور ایک میزبان کے میں نے یہ انداز اپنایا۔ میرا نام ''اینٹن ویبر'' ہے۔ یہ ہوٹل میں چلاتا ہوں۔''

جینی نے دلچسپی محسوس کی۔ ''آئی ایم سوری۔''

''نہیں، کوئی بات نہیں۔ کیا تم چند روز قیام کا ارادہ رکھتی ہو؟''

''میرا نام...''

''ہاں، نام میں نے رجسٹریشن کارڈ پر دیکھ لیا تھا۔''

''میں ٹھہروں گی نہیں۔ شاید بس آج کی رات رکوں گی۔'' جینی نے اس کے اندازے کی تردید کی۔

''افسوس کی بات ہے۔ یہ علاقہ بہت خوب صورت ہے۔'' ویبر نے بتایا۔

''ہاں مجھے اندازہ ہے۔'' جینی نے اقرار کیا لیکن میری یہاں آمد کا مقصد کچھ اور ہے۔''

ویبر کی آنکھوں میں سوال دیکھ کر وہ بولی۔

''دراصل آس پاس میں چند روز قبل ایک امریکن باڈی گلیشیئر کی برف میں دریافت ہوئی ہے۔''

ویبر بیٹھ گیا۔ اس کی آنکھوں میں سوچ کی پرچھائیاں تھیں۔ ''کیا تم صحافی ہو؟''

''نہیں، بس تجسّس کا احساس ہے۔ میں روم جاتے جاتے عارضی طور پر یہاں رک گئی۔ یوں لگتا ہے کہ یہ کوئی راز ہے۔ کوئی غیر متوقع اور غیر معمولی بات۔''

''جس امریکی لڑکے نے حادثاتی طور پر اسے دریافت کیا تھا، وہ اسی ہوٹل میں ٹھہرا تھا لیکن وہ اب اس دنیا میں نہیں ہے۔ تین روز قبل وہ ''فرکا پاس'' پر حادثے کا شکار ہو گیا۔ میری معلومات کے مطابق پولیس فی الحال حادثے کے بارے میں پُریقین نہیں ہے۔''

جینی کو تناؤ کا احساس ہوا۔ ''کیا تمہارا مطلب یہ ہے کہ لڑکے کو قتل کیا گیا ہے؟''

''میں یقین سے تو نہیں کہہ سکتا۔ لیکن تفتیش بدستور جاری ہے۔ کل ہی دو سراغ رساں یہاں وہ کمرا دیکھنے آئے تھے جہاں چک میکال ٹھہرا ہوا تھا۔'' ویبر نے انکشاف کیا۔

جینی کے بدن میں سنسنی کی لہر دوڑ گئی۔ وہ سوچ میں ڈوب گئی۔ ''کیا میں وہ گلیشیئر دیکھ سکتی ہوں جہاں امریکی باشندے کی باڈی دریافت ہوئی تھی؟''

''کیوں نہیں۔ وہ ویزن ہارن گلیشیئر ہے۔ تاہم تمہیں گائڈ کی ضرورت پڑے گی۔''

''غالباً وہ بھی ایک خوب صورت مقام ہو گا؟''

''یہاں بیشتر مقامات قدرتی حسن سے مالا مال ہیں۔''

''تو گائیڈ کہاں سے مل سکتا ہے؟''

ویبر ہنسا۔ ''تم کافی پُرجوش دکھائی دیتی ہو۔ ہوٹل شروع کرنے سے پیشتر میری گزر بسر اسی کام پر تھی۔''

''کس کام پر؟'' جینی نے سوال کیا۔

''گائیڈ۔''

''یہ تو اچھی بات ہے۔ کیا تم میری راہنمائی کر سکتے ہو؟ میں تمہارا معاوضہ ادا کرنے کے لیے تیار ہوں۔''

''اوہ تو میرا کام اچھا چل رہا ہے۔'' ویبر مسکرایا۔ ''معاوضے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے خوشی ہو گی تمہارے کام آ کر۔ لیکن تمہارے پاس غالباً حفاظتی سامان نہیں ہے۔ دراصل ہمیں کلائمبنگ کی ضرورت نہیں بلکہ یہ ہائیکنگ ہو گی پھر بھی کچھ سامان ضروری ہے۔''

''نہیں، میرے پاس تو ایسا کوئی سامان نہیں ہے۔''

ویبر نے شانے اچکائے۔ ''خیر میں گریٹا کا سامان لے لوں گا۔ گریٹا، وہ جو تمہیں ریسپشن ڈیسک پر ملی تھی۔ ہم

صبح ساڑھے چھ بجے ملیں گے، اوکے؟''

''اوکے، اینڈ تھینکس۔'' جینی نے تشکر کا اظہار کیا اور ویبر کا پیش کردہ سفید سیال سے بھرا گلاس اٹھا لیا۔

☆☆☆

مارک نصف گھنٹے بعد دوبارہ ویلیج میں داخل ہوا اور برگوف ہوٹل کے سامنے سے گزرا۔ ٹویوٹا کی موجودگی کا یقین کرنے کے بعد اس نے اوپل کا رخ دوسرے ہوٹل کی جانب پھیر دیا۔ ہوٹل سڑک کے مخالف سمت، جینی والے ہوٹل کے بالمقابل تھا۔ یہ بھی کوئی بڑا ہوٹل نہیں تھا۔ مارک نے احتیاط سے ایک مناسب جگہ منتخب کر کے گاڑی پارک کی اور ہوٹل میں داخل ہوگیا۔

آف سیزن کی وجہ سے جینی کی طرح اسے بھی بہ آسانی کمرا مل گیا۔ اس نے جو کمرا منتخب کیا، وہ ہوٹل برگوف کے رخ پر تھا۔ ریسیپشن پر موجود نوجوان حیران تھا کیونکہ وہاں آنے والوں کی بڑی تعداد وہ کمرے بک کرتی تھی جو الپس کے سامنے تھے۔ مجبوری میں وہ سڑک کی جانب والے کمرے بک کرتے تھے۔ بہرحال یہ اس کا مسئلہ نہیں تھا۔

اپنے کمرے میں پہنچ کر اس نے کھڑکی سے دوربین کے ذریعے سڑک کی دوسری جانب ہوٹل برگوف کا جائزہ لیا۔ تمام دن کی سرگرمیوں کے بعد وہ تھکن محسوس کر رہا تھا۔ جس وقت مارک سونے کے لیے بستر میں گھسا، تکیے پر سر رکھتے ہی اسے نیند نے آن دبوچا۔

صبح کے تین بج رہے تھے۔ تاریکی اور سناٹا۔ وہ آدمی اپنی کار میں برگوف ہوٹل کے قریب رکا۔ کچھ دیر وہ کار میں ہی رہا۔ ہوٹل اور اطراف کا اچھی طرح جائزہ لینے کے بعد وہ گاڑی سے نکلا۔

چند منٹ بعد وہ فور وہیل ٹویوٹا جیپ کے قریب نمودار ہوا۔ اس نے رین کوٹ پہنا ہوا تھا۔ کوٹ کی جیب سے اس نے چند اوزار نکالے اور ٹویوٹا پر مصروفِ عمل ہوگیا۔ اس نے اپنے کام میں زیادہ وقت نہیں صرف کیا اور اپنی گاڑی میں جا بیٹھا۔ پُراسرار آدمی جس خاموشی سے آیا تھا اسی خاموشی کے ساتھ اپنا کام کر کے ویلیج سے نکل گیا۔

☆☆☆

نیویارک۔

گاردا سے مارک کی اچانک ملاقاتوں اور گفتگو نے اس کا تجسس بیدار کر دیا۔ ورنہ مارچ کیس سے وہ تقریباً لاتعلق ہوگیا تھا۔ وہ اب فورس میں بھی نہیں تھا۔ اسے یہ سب کچھ عجیب اور پُراسرار سا لگ رہا تھا۔ اسے مارک پر اعتماد تھا لیکن تین حروف نے اس کے کان کھڑے کر دیے تھے۔ وہ تین حروف تھے: CIA۔

اس نے کیس کے پرانے کاغذات پھر سے نکال لیے تھے۔ اسی اثنا میں JFK ائرپورٹ پر اس نے ڈیبی سے رابطہ کیا۔ ڈیبی سے اس کی شناسائی تھی۔

گاردا بھونرا صفت تھا اور عورتوں کے معاملے میں بھی اعتدال سے ہٹا ہوا تھا۔ ڈیبی کے علاوہ متعدد عورتیں اس امر سے آگاہ تھیں۔ تاہم اس کے باوجود ڈیبی نے اس کے ساتھ تعاون کیا اور اس کی مطلوبہ معلومات فراہم کر دیں۔

آخر میں وہ بولی۔ ''ملو گے نہیں؟''

''کیوں نہیں۔ تمہارا یہ قرض تو اتارنا پڑے گا۔''

گاردا نے فون رکھ دیا۔ یہ کیا ماجرا ہے؟ اس نے خود سے سوال کیا۔ جینفر نے سوئٹزرلینڈ کے لیے پرواز کی تھی اور مارک بھی نیویارک چھوڑ گیا تھا۔ گاردا متعجب تھا کہ دونوں الگ الگ فلائٹ کے ذریعے کیوں روانہ ہوئے تھے؟ اسے کوئی شک نہیں تھا کہ کسی نئی گڑبڑ کا آغاز ہو چکا ہے۔

☆☆☆

سوئٹزرلینڈ۔

جینی چھ بجے سے قبل ہی اٹھ گئی تھی۔ رات کسی وقت معمولی نوعیت کا طوفان آیا ہوگا۔ باہر سڑکوں پر جگہ جگہ پانی کھڑا تھا۔ وہ غسل کے بعد تیار ہو کر نیچے ڈائننگ ہال میں آگئی۔

گریٹا اسے دیکھ کر مسکرائی۔ ''نیند اچھی آئی ہوگی؟''

''ہاں پُرسکون نیند تھی۔''

''ویبر نے مجھے بتایا تھا کہ تم دونوں گلیشیئر کی طرف جا رہے ہو؟'' گریٹا نے ایک بیگ نکال کر کاؤنٹر پر رکھ دیا۔

''ہاں، میں اس کے تعاون کی شکر گزار ہوں اور تمہاری بھی مشکور ہوں۔'' جینی نے خوش دلی سے کہا۔ اس نے اندازہ لگا لیا تھا کہ بیگ میں ہائیکنگ کا ضروری سامان ہے۔ چند منٹ میں ویبر بھی پہنچ گیا۔ ہائے ہیلو کے بعد دونوں نے ناشتا کیا۔ روانگی کے لیے ویبر نے فور وہیل ڈرائیو کی وجہ سے ٹویوٹا جیپ کو ہی ترجیح دی۔

وہ دونوں جیسے جیسے آگے بڑھتے رہے، موسم بہتر ہونے لگا۔ ویبر، جینی کو آس پاس کے مناظر اور پہاڑی چوٹیوں کے بارے میں بتا رہا تھا۔ ہر منظر دلکش و دل پذیر تھا۔ دیکھنے والا خود کو ایک نئی دنیا میں پاتا تھا۔

پہاڑ کی چڑھائی کے ایک طرف کھائی تھی۔ ٹریک کی

چوڑائی اتنی تھی کہ ٹویوٹا جیپ کے ساتھ محض ایک فٹ کی جگہ ہی بچی تھی۔ کہیں کہیں جیپ کے چوڑے وہیل پھسل پھسل جاتے۔

''احتیاط سے، اسپیڈ کم کرو۔ آگے اور مشکل درپیش ہے۔'' ویبر نے مشورہ دیا۔ ایک موڑ مڑتے ہی ایک شاندار منظر نے دل موہ لیا۔ ''ویزن ہارن'' تمام تر سحر انگیزی کے ساتھ اچانک ان کے سامنے آگیا تھا۔

ویبر کے اشارے پر جینی نے ٹویوٹا روک دی۔ ویبر اتر گیا۔ ''آگے پیدل جانا پڑے گا۔ اسٹک لے لو اور ''پارکا'' کا ہڈ سر پر کرلو۔'' ویبر نے ہدایت کی۔

☆☆☆

مارک اچانک ہڑبڑا کر اٹھا تھا۔ اس نے فوراً گھڑی پر نظر ڈالی۔ آٹھ بجے کر پانچ منٹ۔ اسے سمجھ نہ آیا کہ اتنا بے خبر کیسے سوگیا۔ پہلا خیال ''گاردا'' کی وارننگ تھی کہ اگر سی آئی اے ملوث ہے تو سوتے ہوئے بھی ایک آنکھ کھلی رکھنا۔ دوسرا خیال... اسے تاخیر ہوگئی تھی۔ گھڑی دیکھنے کے بعد دوسرا کام اس نے یہ کیا کہ کھڑکی سے سامنے ہوٹل برگوف کا جائزہ لیا۔ اس وقت دوربین کی ضرورت نہیں تھی۔ جلد ہی اسے یقین ہوگیا کہ جینی کی ٹویوٹا غائب ہے۔

مارک نے فی الفور ٹریکنگ ڈیوائس نکالی۔ آن کرنے کے بعد اس نے مونیٹر کو دیکھا۔ ٹویوٹا شمالی سمت میں تھی۔ سگنل کی کمزوری ظاہر کررہی تھی کہ جینی شمال کی سمت میں کافی فاصلے پر ہے۔ یعنی وہ صبح ہی صبح روانہ ہوئی تھی۔

☆☆☆

وہ، ویبر کی ہمراہی میں گلیشیئر پر پہنچی تو ہلکے نیلے رنگ کے سمندر نے اسے مبہوت کردیا۔ یہ برف کا سمندر تھا۔ جس پر تنگ اور چوڑی دراڑوں نے جیسے جھریاں ڈال دی تھیں۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ نیلاہٹ مائل بطخ کا ایک مہیب انڈا ہے، جس میں سے بچہ باہر آنے کے لیے اندرونی سطح کے ساتھ تگ و تاز میں مصروف ہے۔ اس کشمکش کے نتیجے میں انڈے کی بیرونی سطح جابجا چٹخ رہی ہے۔ اوپر نیلا آسمان تھا جہاں بادلوں کے منتشر ٹکڑے پھٹے ہوئے روئی کے گالوں کی طرح تیرتے پھر رہے تھے۔

''محتاط رہنا۔'' ویبر کی آواز جینی کو حسین مناظر کی دنیا سے باہر لے آئی۔ ''برف سخت ہے، تاہم میرے عقب میں رہنا اور میرے قدموں کی پیروی کرنا۔''

''اوکے میں تیار ہوں۔'' جینی نے خالص فضا میں گہری گہری سانسیں لیں۔

ویبر نے اسٹک کے اشارے سے بتایا کہ ان کی مطلوبہ دراڑ کون سی ہے۔

کچھ دیر بعد دونوں چیمبر نما برفانی قبر کے منہ پر تھے۔ جینی اور آگے جانا چاہتی تھی۔ اس کی دھڑکنیں از خود بے ترتیب ہونے لگیں۔ تاہم ویبر نے خطرے کا احساس دلاتے ہوئے ایک بار پھر اسے محتاط رہنے کی تلقین کی۔

جینی نے احتیاط سے قدم جما کر اندر جھانکا۔ اندر تہ میں روشنی کم تھی۔

''کیا تمہارے پاس رسی اور ٹارچ ہے؟''

''ہاں، میرے ''بیگ پیک'' میں ہے۔ کیوں؟''

''میں اسے اندر سے دیکھنا چاہتی ہوں۔ یہ زیادہ گہری نہیں ہے۔'' جینی نے مدعا بیان کیا۔

''مس جینیفر! کیا حماقت ہے۔'' ویبر نے عالمِ حیرت میں پہلی بار اس کا نام لیا۔

جینی پُرعزم تھی۔ ''پولیس اندر جاسکتی ہے۔ اس کا مطلب یہاں ایسی کوئی خطرے والی بات نہیں ہے۔''

ویبر نے آہ بھری۔ ''میں تمہیں ایک متلون مزاج امریکی سیاح سمجھتا رہا۔ تم صحافی بھی نہیں ہو۔ تو پھر مہم جو ہو گی؟''

''شاید۔'' جینی نے گول مول جواب دیا۔

ویبر نے بیگ اتار کر نائلون کی رسی نکالی اور اس کے بل کھولنا شروع کیے۔ میخ نما آہنی ٹکڑا، دستی ہتھوڑے سے برف میں ٹھونکا اور رسی کا ایک سرا اس کے ساتھ باندھ دیا۔

''میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں گا۔'' وہ بولا۔

''میرے خیال میں پولیس ایک اور لاش اپنے ہاتھوں میں دیکھنے کی خواہش مند ہے۔''

☆☆☆

مارک نے عجلت میں ہوٹل سے چیک آؤٹ کیا تھا۔ وہ نقشے کی مدد سے راہ متعین کرچکا تھا۔ ڈیٹیکٹر بتا رہا تھا کہ جینی کی ٹویوٹا، ویزن ہارن گلیشیئر کے آس پاس ہے۔

وہ تقریباً دوڑتا ہوا پارکنگ لاٹ میں پہنچا تھا۔ اوپل کا دروازہ کھول کر بیگ اس نے اندر پھینکا۔ چند لمحات گزرے تھے کہ اوپل کا انجن غرا کر بیدار ہوا۔

دوسری جانب جینی اور ویبر گویا ڈیپ فریزر میں بیٹھے ہوئے تھے۔ چاروں طرف برف، نیچے بھی برف۔ صرف اوپر خلا تھا۔ جہاں سے آسمان نظر آرہا تھا۔ اگر یہ واحد خلا بھی برف سے بند ہوجائے تو کیا ہوگا۔ یہ خیال اچانک ہی جینی کے ذہن میں سرایت کرگیا تھا۔ وہ جھرجھری لے کر رہ

گئی۔
اس کے باپ کے ساتھ ایسا ہی کچھ ہوا تھا۔اس کے دل میں ٹیس اٹھی۔اس کا ذہن پھر ماضی کی جانب لوٹ گیا۔
''کیا سوچ رہی ہو؟''
ویبر کے سوال نے اسے چونکا دیا۔
''کچھ نہیں۔آؤ دیکھتے ہیں۔''
ویبر نے ٹارچ روشن کی۔جینی نے برفانی دیوار میں ایک جانب کٹاؤ دیکھا۔یقیناً یہاں سے پال مارچ کی باڈی کو برف کاٹ کر نکالا گیا تھا۔وہ اس مقام کو پلک جھپکائے بغیر گھور رہی تھی۔
''طبیعت ٹھیک ہے؟ تمہارا چہرہ زرد ہو رہا ہے؟''
ویبر کے سوال میں تشویش تھی۔
''میں... میں ٹھیک ہوں۔سوچ رہی تھی کہ اس قسم کی ہلاکت کا مرحلہ کیسا دردناک ہوتا ہوگا۔''
''میری رائے ہے کہ اب یہاں سے نکلنا چاہیے۔''
جینی کے ذہن میں یادوں اور سوالات کی یلغار تھی۔
وہ چاہتے ہوئے بھی وہاں رک نہیں سکتی تھی۔
''ہاں، ٹھیک ہے۔'' جینی نے اثبات میں سر ہلایا۔
واپسی کے سفر میں جینی زیادہ تر خاموش رہی۔ایک مقام پر ویبر یاددہانی کیے بغیر نہ رہ سکا۔
''یاد رکھو یہ ٹریک قابلِ بھروسا نہیں ہے۔''
''میں نے رفتار کم رکھی ہے۔'' جینی نے جواب دیا۔
جواب دیتے ہی راہ گزر دفعتاً ڈھلوان میں تبدیل ہو گئی۔جینی نے جبلتاً بریک پیڈل پر دباؤ بڑھایا۔تاہم کچھ بھی نہیں ہوا۔اسے لگا کہ پیڈل ٹوٹی ہوئی شاخ کی طرح برتاؤ کر رہا ہے۔جینی نے گھبرا کر دباؤ بڑھایا تو بریک پیڈل معمولی مزاحمت بھی پیش نہ کرسکا اور سیدھا جیپ کے فرش سے جا لگا جبکہ رفتار کم ہونے کے بجائے بڑھ گئی۔پیڈل کی جنبش نے سیکنڈ سے پیشتر جینی کو سمجھا دیا کہ بریک فیل ہو چکے ہیں۔پھر بھی اس نے مایوسی کے عالم میں پیڈل کو بار بار پمپ کیا لیکن کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔
عام سڑک پر ڈرائیو کرتے ہوئے گاڑی کا کنٹرول قطعی طور پر ناکارہ ہونے کی دو صورتیں ہوتی ہیں۔بریک فیل ہو جائیں یا ٹائی راڈ ٹوٹ جائے۔دونوں صورتوں میں ڈرائیور پر پہلا ردِعمل یہ ہوتا ہے کہ دل اپنی مستقل قیام گاہ چھوڑ کر حلق میں دھڑکنے لگتا ہے۔تیسری صورت ٹائر برسٹ کی ہوتی ہے۔جہاں کنٹرول مکمل بیکار نہیں ہوتا۔ڈرائیور کے پاس تھوڑی بہت بچت ہوتی ہے۔یہاں عام سڑک بھی نہیں تھی بلکہ ایک خطرناک برفانی ٹریک اور وہ مع گلیشیئر کے تمام علاقہ برفانی... جینی کا دل بھی اپنی قیام گاہ سے نکل چکا تھا۔ترچھی برفانی ڈھلوان پر رفتار بڑھتی جارہی تھی۔
''تم تیز جارہی ہو، بریک استعمال کرو۔'' ویبر کی آواز بلند اور چیختی ہوئی تھی۔
''بریک فیل...'' وہ اتنا ہی کہہ سکی۔اس کے ہاتھ پیر پھولنے لگے۔بریک فیل کی صورت میں، واحد ترک گیئر کم کرنا ہوتا ہے پھر ہینڈ بریک... یہ رفتار و حالات پر منحصر ہوتا ہے۔جینی نے ایک گیئر لگایا۔ٹویوٹا جیپ کی رفتار میں چند سیکنڈ کے لیے کمی واقع ہوئی اور رفتار دوبارہ بڑھنے لگی۔
جینی کی تمام توجہ سامنے مرکوز تھی اور ہاتھوں نے پوری قوت سے اسٹیئرنگ جکڑا ہوا تھا۔
''ہینڈ بریک کھینچو۔'' وہ گویا چلّا اٹھی۔
ویبر نے فوراً ہی ردِعمل ظاہر کیا لیکن کوئی فرق نہیں پڑا۔ویبر کا جسم بھی اس غیر متوقع صورتِ حال پر سنسنا رہا تھا۔
جینی نے پھر گیئر کم کیا۔جیپ فرسٹ گیئر میں آگئی۔
ٹویوٹا نے جھٹکا کھایا اور رفتار کم ہوگئی۔معاً جینی کی نگاہ سامنے نمودار ہونے والی برفانی پہاڑی کے تنگ موڑ پر پڑی۔وہ موڑ کاٹ بھی لیتی تو اطراف میں گہری کھائی تھی۔بچنے کا امکان مفقود تھا۔جینی کے کانوں میں سیٹیاں بجنے لگیں۔ویبر آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر چیخا۔پتا نہیں کیا بولا تھا۔اطالوی زبان تھی یا سوئس۔
جینی نے اسٹیئرنگ دائیں جانب کاٹا۔جیپ ڈھلوانی ٹریک چھوڑ کر ٹھوس برفانی میدان میں داخل ہوگئی لیکن اس حرکت کے بعد ٹویوٹا برف پر اسکڈ (SKID) کرنے لگی۔
برفانی قطعہ کا طول وعرض زیادہ وسیع نہیں تھا۔ٹویوٹا جس رخ پر پھسل رہی تھی، وہاں گہری کھائی منہ پھاڑے اسے نگلنے کے لیے تیار تھی۔
جینی کے ذہن کو مایوسی کے اندھیرے نے لپیٹ میں لے لیا۔اس نے سر جھٹک کر اسٹیئرنگ گھمایا۔پہیے چونکہ برف پر گرپ چھوڑ چکے تھے لہٰذا کوئی خاص فرق نہیں پڑا۔ٹویوٹا بدستور کھائی کی جانب پھسل رہی تھی۔
ویبر شاک سے باہر آگیا اور ہاتھ بڑھا کر اسٹیئرنگ سے لڑنے لگا۔مگر بے سود تھا۔زیادہ سے زیادہ ایک منٹ کی گنجائش تھی۔یوں لگ رہا تھا کہ فرشتۂ اجل کو جلدی ہے۔
وقت اور فاصلہ گویا برق رفتاری کا مظہر بن گئے تھے۔
جینی کے ہاتھ پیر بے جان ہوگئے۔خیالات نے

روشنی کی رفتار سے ماضی میں سفر کیا۔ اور وہ اپنے بچپن تک جا پہنچی۔ پس منظر میں دو چہرے نمایاں تھے۔ مارک اور بابی۔

وہ جان گئی کہ کل تک اچانک زندگی میں جو نئے رنگ ابھرنے شروع ہوئے تھے، وہ نمایاں ہونے سے قبل ہی اتھاہ تاریکی میں ڈوب چکے تھے۔ منٹ نہیں سیکنڈوں کی گنجائش بچی تھی۔ اتنی دیر میں زندگی کتنے سانس مزید لے سکتی تھی؟

''آئی ایم سوری بابی، سوری مارک۔'' کاش وہ مارک کی بات مان لیتی تو وہ بھی ساتھ ہوتا۔ شاید وہ کچھ کر لیتا۔ ورنہ دونوں مرتے مرتے دل کی بات ہی کہہ دیتے۔ اسے یقین تھا کہ مارک اس حال میں بھی خوش ہوتا اور اسے بانہوں میں لے کر اس دنیا سے جاتا۔ ''آئی لو یو مارک، آئی لو یو۔''

تمام واقعات نہایت تیزی سے چند منٹ میں رونما ہوئے تھے۔ جینی اور ویبر دونوں کے دماغ ماؤف ہو چکے تھے۔ کسی کو بھی خیال نہ آیا کہ وہ دروازے کھول کر کودنے کا رسک لے لیتے... پہلے یہ خیال رہا کہ سنبھل جائیں گے اور اب تو وقت ہی نہیں تھا۔ کوئی لمحہ جاتا تھا...

پندرہ فٹ... بارہ... دس... جینی کی آنکھیں بند ہو گئیں۔ دو زندگیاں موت کی گود میں تھیں۔ بلند و بالا پہاڑ... برفانی میدان، کھائیاں... برف پوش چوٹیاں صدیوں سے اسی طرح زندگیوں کا خراج وصول کرتی چلی آرہی تھیں۔ کبھی کسی بہانے، کبھی کسی بہانے... کبھی کبھی ہی ان سے منہ کا نوالہ چھینا جاتا تھا۔ قدرت کے کھیل تھے۔

اس وقت بھی قدرت کو منظور نہیں تھا۔ یک لخت ایک دھماکے کی آواز آئی۔ نیلے رنگ کی فور وھیل نسان، کب اور کہاں سے نمودار ہوئی۔ دھما کا ٹویوٹا اور نسان کے تصادم کا تھا۔

ٹویوٹا جھٹکے کے ساتھ رگڑ کھا کر گھومی اور رک گئی۔ عمیق کھائی تین فٹ دور رہ گئی تھی۔ اجل نے گویا کھلا ہوا منہ بند کر لیا۔

جینی نے سیٹ بیلٹ باندھی ہوئی تھی۔ تاہم تصادم کی قوت نے اسے اچھالا اور سر چھت سے جا ٹکرایا۔

ویبر نے اطالوی یا سوئس میں کچھ کہا۔ اس کا چہرہ لٹھے کی طرح سفید ہو رہا تھا۔

جینی نے دھندلی آنکھوں سے نسان کے ڈرائیور کو گاڑی سے نکلتے دیکھا۔ نسان کا بونٹ مڑ گیا تھا اور دھواں نکلتا دکھائی دے رہا تھا۔ جینی کا سر چکرا رہا تھا۔

نسان کا ڈرائیور قریب آ گیا۔ وہ خوش شکل اور مضبوط جسم کا مالک تھا۔ عمر 50 برس کے لگ بھگ رہی ہوگی۔

''کیا تم ٹھیک ہو؟'' اس نے قریب آ کر سوال کیا۔ لہجہ امریکی تھا۔ اس نے جینز اور مخصوص بوٹ پہنے ہوئے تھے۔ جینی پلکیں جھپک رہی تھی۔ نگاہوں میں دھند بڑھنے لگی۔ نسان کے ڈرائیور کا چہرہ عجیب انداز میں لہرا رہا تھا جیسے دھوئیں کا بنا ہو۔ دھند نے ہر شے کو لپیٹ میں لے لیا... جینی بے ہوش ہو چکی تھی۔

☆☆☆

تھوڑی دیر میں ہی اس کے اوسان پھر بحال ہو گئے۔ سر میں رہ رہ کر ٹیسیں اٹھ رہی تھیں۔ اس نے سر پر ہاتھ پھیر کر گومڑ کو محسوس کیا اور کراہ اٹھی۔

''حرکت مت کرو۔'' نسان والا بولا۔ اس نے ٹویوٹا کے دونوں دروازے کھول کر ڈرائیونگ سیٹ احتیاط سے پیچھے گرا دی۔ جینی اب نیم دراز حالت میں تھی۔ سیٹ بیلٹ وہ پہلے ہی کھول چکا تھا۔ اس نے جینی کے پپوٹے اٹھا کر آنکھوں کا معائنہ کیا۔ پھر اس نے دو انگلیاں موڑ کر ہاتھ بلند کیا۔ ''یہ کتنی انگلیاں ہیں؟''

''دو تین۔'' جینی نے جواب دیا۔

''جسم کی کیا حالت ہے؟''

''پیٹ میں دکھن ہے۔''

''وہ سیٹ بیلٹ کی وجہ سے ہے۔'' وہ بولا اور جینی کے سر کی چوٹ کا نرمی سے جائزہ لیا۔

''سب ٹھیک ہے۔ کچھ دیر لیٹی رہو۔'' یہ کہہ کر وہ گاڑی کے گرد گھوم گیا۔ دونوں گاڑیوں کا جائزہ لینے کے بعد واپس آیا۔

''تمہاری ٹویوٹا تو کافی حد تک ناکارہ ہو چکی ہے۔ نسان پھر بھی قابلِ استعمال ہے۔ تم بہت خوش قسمت ہو۔ میں بھی اس علاقے میں تھا۔ بروقت میری نظر پڑ گئی۔ اب بتاؤ تم دونوں خودکشی کے لیے جا رہے تھے؟''

جینی سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔ اسے یقین نہیں تھا کہ وہ واقعی زندہ ہے۔

''ٹویوٹا کے بریک فیل ہو گئے تھے۔'' جینی نے زبان کھولی۔

''تمہارے دوست نے تو نہیں بتایا۔'' یہ کہہ کر اس نے ٹانگ اندر کی اور بریک پیڈل کو پمپ کر کے دیکھا۔ اس کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔ وہ ایک جہاندیدہ اور رف ٹف

قسم کا آدمی تھا۔ بریک آزمانے کے بعد وہ ٹویوٹا کے نیچے گھس گیا۔

چند منٹ بعد وہ پھر نمودار ہوا۔ ہاتھ صاف کرنے کے بعد بولا۔ ''بریک ٹیمپر کیے گئے تھے۔'' اس نے انکشاف کیا۔

''کیا مطلب؟'' جینی کو یقین نہیں آیا تھا۔

''ہائیڈرولک پائپ ڈھیلے کیے گئے تھے۔ بریک آئل آہستہ آہستہ لیک ہوتا رہا۔ تم جب بھی بریک پیڈل دباتیں، تھوڑا سا آئل بہہ نکلتا۔ ٹویوٹا پرانی بھی نہیں ہے کہ فرض کرلیا جائے کہ وقت کے ساتھ وہ خود ہی آہستہ آہستہ ڈھیلے ہوگئے۔ یہ حرکت کسی نے قصداً کی ہے۔'' اس نے وضاحت کی۔

''لیکن... لیکن کیوں؟'' وہ واضح طور پر پریشان نظر آئی۔ ''ویبر کہاں ہے؟''

''کون ویبر؟''

''میرا ساتھی۔''

''وہ پیدل ہی مدد حاصل کرنے چل پڑا۔ شاید وہ سمجھا کہ دونوں گاڑیاں بیکار ہوگئی ہیں۔ تاہم میں نسان کو اسٹارٹ کرلوں گا۔ انجن کو خاص نقصان نہیں پہنچا ہے۔ ایک فینڈر مڑ کر وھیل میں پھنس گیا ہے۔ اسے میں سیدھا کرلوں گا۔'' اس کے لہجے سے اعتماد جھلک رہا تھا۔ جینی بہت حد تک سنبھل گئی تھی۔ اس نے اندازہ لگایا کہ وہ شخص کوئی عام آدمی نہیں ہے۔ پھر اسے خیال آیا کہ ان دونوں کی زندگی بچانے والے سے وہ نہ صرف اب تک ناآشنا ہے بلکہ اس نے شکریہ تک ادا نہیں کیا۔ حقیقتاً اسے دوسری زندگی ملی تھی۔

''آئی ایم سوری، میں نے ابھی تک تمہارا شکریہ ادا نہیں کیا اور شاید کر بھی نہیں سکتی۔ تم نے اجنبی ہوتے ہوئے اپنی زندگی کو خطرے میں ڈالا اور اپنی گاڑی کو بھی نقصان پہنچایا۔'' جینی نے ہاتھ آگے بڑھایا۔ ''میرا نام جینیفر مارچ ہے۔''

''فرینک میکال۔'' اس نے جینیفر کا ہاتھ تھام لیا۔

جینی نے صاف دیکھا کہ اس کا نام سنتے ہی فرینک کی آنکھیں سکڑ گئی تھیں۔ چہرے پر ناراضی کا تاثر بھی ابھر آیا۔

''تم پال مارچ کی بیٹی ہو، میں جانتا ہوں۔ یہاں سے نکلو، پھر بات کریں گے۔''

جینی الجھ گئی۔ ''تم... تم کون ہو؟''

''فرینک میکال۔ چک میکال میرا بیٹا تھا۔''

جینی کو بات سمجھنے میں چند لمحات خرچ کرنے پڑے۔

''چک میکال؟ جس نے پال مارچ کی باڈی دریافت کی تھی اور جو ''فرکا پاس'' پر حادثے میں مارا گیا تھا؟''

''وہ حادثہ نہیں تھا۔ میرے بیٹے کو قتل کیا گیا تھا۔'' فرینک کی آواز تڑخ اٹھی۔

☆☆☆

جینی، ہوٹل روم کے بیڈ پر پیر لٹکائے بیٹھی تھی۔ مقامی ڈاکٹر اس کے قریب تھا۔ سر کی ڈریسنگ کردی گئی تھی۔ درد کی شدت کم تھی۔ ڈاکٹر نے گریٹا سے جرمن زبان میں کچھ کہا۔

گریٹا نے جینی کے لیے ترجمہ کیا۔ ''اس کا کہنا ہے کہ اگر تمہیں اشیا دھری دکھائی دینے لگیں یا سر کا درد شدت اختیار کرنے لگے تو فوراً رابطہ کرنا۔'' گریٹا نے تھم کر پھر کہا۔ ''شکر ہے کہ تم دونوں زندہ ہو۔ میرے خیال میں تمہیں آرام کرنا چاہیے۔''

جینی نے اتفاق کیا۔ ان دونوں کے جانے کے بعد وہ لیٹ گئی۔ تاہم کچھ دیر بعد اسے اکتاہٹ ہونے لگی۔ اس کی حالت بہتر تھی۔ اگرچہ اندر سے وہ ہل گئی تھی۔ سویٹر چڑھا کر وہ نیچے بار میں پہنچ گئی۔ بار خالی پڑا تھا۔ ویبر اور گریٹا بھی دکھائی نہیں دے رہے تھے۔ لیکن پھر اس نے فرینک میکال کو دیکھا۔ وہ اکیلا بیٹھا تھا۔ سامنے اسکاچ کی بوتل دھری تھی۔

اس نے سر اٹھایا۔ ''کیا کیفیت ہے؟''

''بہتر ہے، ویبر نظر نہیں آرہا؟''

''اسے جب میں نے بریکس کے بارے میں بتایا تو وہ مقامی پولیس سارجنٹ کو دیکھنے نکل گیا۔'' فرینک اسکاچ کی طرف متوجہ ہوا۔ ''چلے گی؟'' اس کا اشارہ اسکاچ کی جانب تھا۔

''شکریہ۔'' جینی نے اثبات میں سر ہلایا۔ ''مجھے تمہارے بیٹے کا دلی افسوس ہے۔'' اسے سمجھ نہیں آیا کہ اس کے علاوہ وہ اور کیا کہہ سکتی ہے۔ احساسِ رنج کے باعث فرینک کے تاثرات مزید سخت ہوگئے۔ اس کے جبڑے بھنچ گئے تھے۔

جینی نے پھر اظہارِ افسوس کرنا چاہا۔ تاہم رک گئی۔ کچھ دیر خاموشی چھائی رہی پھر وہ بولی۔ ''تمہیں میرے متعلق کیسے معلوم ہوا؟''

''کیونکہ یہ میرا کام ہے۔ یہاں تو میرے بیٹے کا معاملہ تھا۔'' اس کی آواز میں غصے کا عنصر شامل ہوگیا۔

جینی اس کا جواب پوری طرح نہیں سمجھ سکی۔ اس نے دوسرا سوال کیا۔ ''تم قتل کے بارے میں اتنے پُریقین کیوں ہو؟''

فرینک نے گلاس نیچے رکھ دیا۔ ''اس نے نیویارک میں آخری فون مجھے کیا تھا۔ بقول اس کے زیورچ ایکسپریس کا رپورٹر اس کا انٹرویو کا متمنی تھا۔ رپورٹر کا نام میرے بیٹے نے ایمل ہارٹ بتایا تھا۔ ہارٹ، پال مارچ کی اسٹوری پر کام کررہا تھا۔ میرے بیٹے نے ''فرکا پاس'' کا بھی ذکر کیا تھا۔'' فرینک نے وقفہ لیا۔

جینی ہمہ تن گوش تھی۔

''فرکا پاس پر اس کی موت کی اطلاع فون پر سوئس پولیس کی جانب سے مجھ تک پہنچی... میں نے زیورچ میں اخبار کے دفتر فون کیا تو تصور کرو کیا جواب ملا ہوگا؟'' فرینک نے جینی کو دیکھا۔ فرینک کی آنکھوں میں اداسی اور غصے کا ملا جلا تاثر تھا۔

''کیا؟'' جینی نے انجانا ہراس محسوس کیا۔

''زیورچ ایکسپریس میں ایمل ہارٹ نام کا کوئی رپورٹر کام نہیں کرتا۔ ہارٹ نامی جعلی رپورٹر نے میرے بیٹے کو معاوضے کی پیشکش بھی کی تھی۔ انتظامیہ کا مؤقف تھا کہ یہ ان کا طریقہ کار نہیں ہے۔''

فرینک کی وضاحت نے جینی کو چونکا دیا۔ اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہونے لگی۔

''کیا تم نے یہ معلومات سوئس پولیس کو فراہم کی؟''

''یقیناً، تاہم کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا۔ میں نے خود ہی تفتیش کا فیصلہ کیا۔ اسی ضمن میں وہاں گلیشیر تک پہنچا تھا۔''

''تم کون ہو؟''

''پرائیویٹ انویسٹی گیٹر۔''

جینی کا اندازہ ٹھیک تھا۔ اسے شروع سے یقین تھا کہ فرینک کوئی سیاح یا عام آدمی نہیں ہے۔ تاہم وہ اس کی حقیقت کا تعین نہیں کرسکی تھی۔

''میرا جوان بیٹا مارا گیا۔ میرے لیے آرام سے بیٹھنا ممکن ہی نہیں تھا۔ شاید تم مزید کچھ مجھے بتا سکو؟''

''میں تو خود تمہارے بیٹے سے ملنا چاہتی تھی۔ کہیں تم اس معاملے میں مجھے تو ملوث نہیں سمجھ رہے؟''

''نہیں، ابھی میں اندھیرے میں ہوں لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ جو کچھ اندھیرے میں ہے، اس کا براہِ راست تعلق پال مارچ کی باڈی سے ہے جو حادثاتی طور پر میرے بیٹے نے دریافت کی تھی اور فوراً بعد اسے مار دیا گیا۔''

جینی نے گلاس نیچے رکھ دیا۔ ''یوں لگتا ہے کہ تم مجھے بھی ملوث ہونے کا احساس دلا رہے ہو۔ مجھے چلنا چاہیے۔''

جینی کے پلٹتے ہی فرینک نے اس کا بازو پکڑ لیا۔

''مجھے اپنے کام میں دس برس گزر چکے ہیں۔ دس سال قبل میں پولیس میں تھا۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ مچھلی سڑتی ہے تو بو آتی ہے۔ یہ سب کچھ خاصا مشکوک اور پُراسرار ہے۔ پہلے کئی سال پرانی باڈی دریافت ہوئی۔ پھر چک مارا گیا اور اس کے بعد تم پر قاتلانہ وار کیا گیا۔ کوئی بات ہے، جو تم مجھے نہیں بتا رہی ہو؟''

جینی کا چہرہ سرخ ہوگیا۔ ''میرا بازو چھوڑ دو۔ تم میرے محسن ہو۔ تمہارے بیٹے کا بھی مجھے دکھ ہے لیکن میرے علم میں ابھی تک ایسی کوئی بات نہیں آئی کہ میں تمہاری معلومات میں اضافہ کرسکوں۔''

فرینک نے اس کا بازو چھوڑ دیا۔ ''کیا تم محسوس نہیں کرتیں کہ تمہیں میری مدد کرنی چاہیے؟''

''کیسے؟'' جینی نے سوال کیا۔

''میرے علم میں ہے کہ کاربیزی اسٹیشن تک، اپنے والد کی شناخت کے لیے تمہیں جانا ہے۔ میں تمہارے ساتھ جانا چاہتا ہوں۔'' وہ بولا۔

''میں معذرت خواہ ہوں لیکن یہ ایک ذاتی مسئلہ ہے۔''

''میرے ساتھ بھی ذاتی مسئلہ ہے۔'' فرینک اسے براہِ راست گھور رہا تھا۔

''پھر تمہیں چاہیے کہ اٹالین پولیس سے رابطہ کرو۔ میری نیک خواہشات تمہارے ساتھ ہیں۔ گڈلک مسٹر فرینک۔''

☆☆☆

مارک نے جینی کو کھو دیا تھا۔ ناامیدی کے عالم میں اس نے تین مختلف پہاڑی ٹریک چیک کرڈالے۔ اسے فکر تھی کہ سگنل کیوں نہیں مل رہے؟ آخر اس نے ریڈیو کے ذریعے گراہم سے رابطہ کیا لیکن اسے ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ سیل فون بھی کام نہیں کررہا تھا۔ وہ جیک سے بھی رابطہ نہ کرسکا۔ صورتِ حال مزید ابتر ہونے لگی، جب دھند نے اترنا شروع کیا۔ ٹریکر کام کیوں نہیں کررہا۔ کیا ٹویوٹا میں بگ نہیں ہے؟

مارک نے گاڑی اسٹارٹ کی اور سمت تبدیل کرکے احتیاط اور اندازے سے تلاش کا پھر سے آغاز کیا۔ اچانک

ہی اس کی کھوجتی نگاہوں نے ٹویوٹا کو دیکھ لیا۔ اسے احساسِ کامیابی کے ساتھ تشویش بھی ہوئی۔

انجن بند کر کے وہ گاڑی سے اتر گیا۔ دور دور تک کسی ذی نفس کا وجود نہیں تھا۔ ٹویوٹا خطرناک حد تک کھائی سے قریب تھی۔ جیپ کی حالت ابتر تھی۔ چیسس تک متاثر تھا۔

مارک بغور جیپ اور اطراف کا جائزہ لے رہا تھا۔ تصادم زوردار تھا۔ ٹویوٹا جیپ کی باڈی پر نیلے پینٹ کی رگڑ واضح تھی۔ یقیناً دوسری گاڑی کا رنگ نیلا تھا۔ جینی غائب تھی... وہ امکانات کا تصور کرتے ہوئے اگلے دائیں پہیے کے قریب موجود بھورے دھبے کو گھور رہا تھا۔ پھر وہ سامنے کی جانب سے جیپ کے نیچے رینگ گیا۔ ہائیڈرولک پائپ ڈھیلا تھا جس کی وجہ سے بریک آئل رس رس کر نکلتا رہا تھا۔

مارک جیپ کے نیچے سے نکل آیا۔ اس کی پیشانی سلوٹوں سے پُر تھی۔ گاڑی کی آواز سن کر اس نے گردن گھمائی۔ وہ پولیس کار تھی جو قریب آ کر رک گئی۔ ایک سوئس آفیسر نے قدم باہر رکھا۔ اس نے پہلے اوپل کار، پھر مارک کو دیکھا۔ مارک نے اندازہ لگایا کہ اس نے جرمن زبان میں کچھ کہا ہے۔

''سوری، میں جرمن زبان نہیں جانتا۔''

''تم انگلش ہو؟''

''نہیں، امریکن۔'' مارک نے جواب دیا۔

''میں سارجنٹ کلاسن ہوں۔ تم یہاں کیا کر رہے ہو؟''

''میں موسم خراب ہوتا دیکھ کر واپس جا رہا تھا کہ جیپ کو دیکھ کر رک گیا۔ ایکسیڈنٹ لگ رہا تھا۔ میں نے سوچا کہ شاید میں کسی کام آسکوں۔ لیکن یہاں تو کوئی بھی نہیں ہے۔ کیا تم کچھ جانتے ہو؟'' مارک نے جواب دیتے ہوئے سوال کر ڈالا۔

سارجنٹ نے سر کھجایا۔ ''ٹھیک ہے۔ ایکسیڈنٹ تو ہوا ہے۔ ایک امریکن لیڈی تھی جو ایکسیڈنٹ کی وجہ سے بال بال بچ گئی۔ ٹویوٹا جیپ کنٹرول سے باہر ہو گئی تھی۔''

''کیا وہ خاتون ٹھیک ہے؟'' مارک نے گھبراہٹ کو چھپاتے ہوئے سرسری انداز میں استفسار کیا۔

سارجنٹ نے شانے اچکائے۔ ''دوسری گاڑی کا ڈرائیور اسے سملن لے گیا تھا۔ تھوڑی بہت چوٹ لگی ہے لیکن میرے خیال میں وہ ٹھیک ہے۔''

''رائٹ۔'' مارک واپس اوپل کی جانب چل پڑا۔ اس نے دیکھا کہ سارجنٹ ٹویوٹا کے نیچے جھانک رہا ہے۔

مارک تجسس کے تحت پلٹ گیا۔

''میرا خیال ہے کہ میں کچھ مدد کر سکتا ہوں۔''

''کیا تم مکینک ہو؟''

''نہیں۔ لیکن تھوڑا بہت جانتا ہوں۔'' مارک نے کہا۔ اس نے بریک آئل کی جانب اشارہ کیا۔ ''بریک لائن سے آئل لیک ہوا ہے۔''

''جس آدمی نے ٹویوٹا کو ٹکر ماری تھی۔ اس کا کہنا ہے کہ ہائیڈرولک سسٹم کو ارادتاً ڈھیلا کیا گیا تھا۔''

مارک نے ٹویوٹا پر موجود نیلے پینٹ کے نشانات دیکھے۔ ''یقیناً اس کی گاڑی کا رنگ نیلا تھا۔ کون سی گاڑی تھی؟'' مارک نے سارجنٹ کی آنکھوں میں شک کا سایہ دیکھا اور اپنی بے پروائی برقرار رکھی۔

''نسان.. فور وھیل ڈرائیو....... تم کیوں پوچھ رہے ہو؟'' سارجنٹ نے بیک وقت سوال جواب کیے۔

''ایسے ہی نیلا رنگ دیکھ کر خیال آ گیا۔'' اس سے پیشتر سارجنٹ کچھ بولتا مارک واپس جا کر اپنی کار میں بیٹھ گیا۔

☆☆☆

جینی، بیڈروم کی کھڑکی سے الپس پر دھند اترتے دیکھ رہی تھی۔ فرینک نے بریکس کے بارے میں جو خیال ظاہر کیا تھا۔ اس چیز نے اسے اپ سیٹ کر دیا تھا۔ اس کی بات میں وزن تھا اور وہ تھا بھی ایک سراغ رساں...

جینی کو گہری رنگت کے شیشوں والی اوپل یاد آئی جو جینی کا تعاقب کرتی رہی تھی۔ غالب امکان تھا کہ کوئی اسے ہلاک کرنا چاہتا ہے لیکن کیوں؟

پھر وہ فرینک کے بارے میں سوچنے لگی۔ وہ سمجھ رہی تھی کہ جوان بیٹے کی موت نے اسے دل گرفتہ کر دیا ہے۔ اس نے تقریباً ثابت کر دیا تھا کہ یہ قتل ہو سکتا ہے۔ اسی چیز نے اسے مزید رنجیدہ کر دیا تھا۔

جینی کو اپنی ماں کا قتل یاد آیا۔ وہ محسوس کر سکتی تھی کہ فرینک کس کیفیت سے گزر رہا ہے۔ خود اسے بھی پہلے بے یقینی نے گرفت میں لیا تھا، پھر رنج اور غصہ اور بعد ازاں انتقام۔ یہی کچھ فرینک کے ساتھ ہو رہا تھا۔ جینی کو اپنے رویّے پر افسوس ہوا۔ اس نے دوبارہ فرینک سے ملنے کا فیصلہ کر لیا اور سیڑھیاں طے کر کے واپس بار میں چلی گئی۔

فرینک ایک کھڑکی کے پاس کھڑا دور پہاڑوں کو تک رہا تھا۔ ہونٹوں میں دبی سگریٹ کو ہاتھ لگائے بغیر وہ کش پر کش لے رہا تھا۔

"آئی ایم سوری۔" جینی نے قریب جا کر کہا۔ "میں کچھ بدزبان ہو چلی تھی۔"

فرینک نے سر ہلایا۔ "نہیں، میں ہی کچھ تہذیب سے ہٹ گیا تھا۔" اس نے کہا۔ "دراصل مجھے جوابات حاصل کرنے کی عجلت تھی۔" اس نے سگریٹ بجھا دی۔ "تم مجھے فرینک کے نام سے مخاطب کر سکتی ہو۔"

دونوں ایک میز کے قریب کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ کسی نے بریک خراب کیے تھے؟" جینی اب تک مخمصے کا شکار تھی۔

"میرے تجربے کے مطابق اس بات کا بھاری امکان ہے لیکن ثابت کرنا شاید مشکل ہو۔" فرینک نے جواب دیا۔

"شاید یہ میرا وہم ہو کہ ایک گاڑی میرا تعاقب کرتی رہی ہے۔" جینی نے فرینک کو اوپل کے بارے میں بتایا۔

"کیا تم نے اوپل کی لائسنس پلیٹ دیکھی تھی؟"

"نہیں، میں نوٹ نہیں کر سکی۔"

فرینک خاموشی سے سوچتا رہا۔

جینی نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔ "تم چاہو تو میرے ساتھ چل سکتے ہو۔"

"تمہارا ذہن کیوں بدل گیا؟" فرینک نے اس کی طرف مشکوک انداز میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میرا خیال ہے کہ میں تمہاری مقروض ہوں۔ مجھے انکار نہیں کرنا چاہیے تھا۔"

"اونہہ۔ تم برا نہ مانو تو کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ تمہارے والد گلیشیئر پر کیوں گئے تھے؟"

"ایمان داری کی بات ہے کہ میں قطعی بے خبر ہوں۔ وہ دو سال قبل اچانک لاپتا ہو گئے تھے۔ تب سے میں نے انہیں نہیں دیکھا، نہ سنا۔"

"کوئی شک نہیں کہ یہ تمہارے لیے بہت اذیت کا باعث رہا ہوگا۔" فرینک نے اظہارِ ہمدردی کیا۔

جواب میں جینی نے سکوت اختیار کیا۔

☆☆☆

اوپل، برگوف ہوٹل کی پارکنگ میں تھی۔ مارک کو نیلے رنگ کی نسان کہیں نظر نہیں آئی۔ اسے دو پریشانیاں لاحق تھیں۔ ایک تو وہ جینی پر نظر رکھنے میں ناکام رہا تھا۔ دوسرے اس کا رابطہ جیک اینڈ کمپنی سے نہیں ہو رہا تھا۔ مارک کا شک پختہ تھا کہ وہ لوگ خود رابطے میں نہیں آ رہے... اس نے آخری بار کوشش کی پھر لعنت بھیج کرنے خطوط پر غور کرنے لگا۔ ٹویوٹا کو اس نے جہاں اور جس حالت میں دیکھا تھا، اسے شک تھا کہ کسی نے جینی کو ہلاک کرنے کی کامیاب کوشش کی تھی جو محض نیلی نسان کی وجہ سے ناکام ہو گئی۔ یعنی جیک کی یہ بات بھی درست ثابت ہوئی تھی کہ کوئی اور پارٹی بھی ڈسک کی تلاش میں ہے جو جینی کو ختم کرنے کی کوشش کر سکتی ہے... نسان والا کون ہے؟ ڈسک کی کیا حقیقت ہے اور سی آئی اے کے مخالف جینی کو کیوں ختم کرنا چاہتے ہیں؟ یہ گتھی زیادہ ہی الجھی ہوئی تھی۔

مارک نے اپنے طور پر قدم اٹھانے کا فیصلہ کر لیا۔ جیک کا کردار شروع سے اس کے ذہن میں چبھ رہا تھا۔ گاردا کی تنبیہ نے مارک کو مزید محتاط کر دیا تھا۔ اگرچہ اب تک جیک کی جانب سے سب کچھ بظاہر ٹھیک لگ رہا تھا۔ اب رابطے کا نہ ہونا پہلا اشارہ تھا جو مارک کے شک کو تقویت دے گیا۔ لیکن شک کی نوعیت سمجھنے سے وہ اب بھی قاصر تھا۔ اس کے تمام فیصلے اور سرگرمیاں ایک نکتے پر مرکوز تھیں کہ جینی محفوظ رہے۔

خیالات کو لگام دے کر وہ گاڑی سے اترا اور دندناتا ہوا ہوٹل میں گھس گیا۔

استقبالیہ پر اس نے خود کو جینیفر مارچ کا دوست ظاہر کیا (یہ جھوٹ بھی نہیں تھا) اور اپنا مدعا بیان کیا۔

"مس مارچ تیس منٹ قبل ٹیورن کی جانب گئی ہیں۔" جواب ملا۔

"لیکن پولیس کے مطابق کوئی ایکسیڈنٹ..."

"ہاں۔" استقبالیہ پر موجود لڑکی نے مارک کی پوری بات نہیں سنی۔ "وہ بہت خوش قسمت ہے۔ اسے میکال نے موت کے منہ سے نکالا۔"

مارک سوچ میں پڑ گیا۔ میکال؟ وقتی طور پر یہ نام اس کے ذہن سے پھسل رہا تھا۔ "کون میکال؟"

"تمہاری طرح کوئی امریکن ہے۔ اس کا بیٹا 'فرکا پاس' پر جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ وہاٹ اے ٹریجڈی! تقدیر کے کھیل بھی نرالے ہیں۔" لڑکی نے فلسفہ بگھارا۔ "وہ خود بھی اسی ہوٹل میں ٹھہرا تھا۔"

"میں نہیں سمجھ پا رہا۔" مارک نے سوالیہ نظروں سے لڑکی کو دیکھا۔

"اس کا پورا نام چک میکال تھا۔ بے چارہ! اس کی عمر ہی کیا تھی۔ اسی نے ویزن ہارن پر وہ باڈی دریافت کی تھی۔ بعد میں جس کی شناخت پال مارچ کے نام سے ہوئی۔ بدقسمتی سے چک میکال امریکا واپسی سے قبل ایک حادثے کا

شکار ہوکر ''فرکا پاس'' پر مارا گیا۔''

مارک کے دماغ میں گھنٹی بجی۔ یہ اس کے لیے نئی اور چونکا دینے والی اطلاع تھی۔

''ابھی تم کہہ رہی تھیں کہ میکال نے مس جینفر کو بچایا؟'' لڑکی بھی باتونی تھی۔ ''وہ فرینک میکال ہے۔ چک میکال کا باپ۔ اسی نے اپنی گاڑی ٹویوٹا سے ٹکرائی تھی۔ ورنہ ٹویوٹا کھائی میں گر ہی چکی تھی۔''

''فرینک میکال۔'' مارک نے نام یادداشت میں محفوظ کیا۔ ''اچھا، اچھا... تم نیلی نسان کی بات کررہی ہو؟''

''ہاں، اب تم سمجھے ہو۔ اس کی نسان کو بھی کافی نقصان پہنچا ہے۔''

مارک کے ذہن میں کئی سوالات نے بیک وقت سر اٹھایا۔ تاہم وقت کی کمی کے پیشِ نظر وہ شکریہ ادا کرکے گھڑی دیکھتا ہوا ہوٹل سے نکل گیا۔

☆☆☆

ٹیورن۔ کاربیزی ہیڈکوارٹرز چار منزلہ جدید طرز کی عمارت تھی۔ پارکنگ زیرِ زمین تھی۔ فرینک نے نسان سڑک پر ہی لگائی اور دونوں عمارت میں استقبالیہ تک پہنچے۔

چند منٹ بعد وہ دونوں گھنی مونچھوں والے ایک موٹے آفیسر کے سامنے تھے۔

جینفر سے ہاتھ ملاتے ہوئے وہ بولا۔ ''آئی ایم کیپٹن وکٹر کارسو۔'' اس ملاقات سے پہلے وہ دونوں فون پر بات کرچکے تھے۔

جینفر نے فرینک کا تعارف کرایا۔

''تمہارے بیٹے کا سن کر مجھے افسوس ہوا۔'' وکٹر تھوڑا سا متردد تھا۔ اس نے جینفر کو دیکھا۔ ''معاف کرنا، تم دونوں ایک دوسرے کو جانتے ہو؟''

جینی نے مختصر احوال گوش گزار کیا۔

''تم نے چک میکال کے بارے میں سوئس پولیس سے بات کی تھی؟'' فرینک نے سوال کیا۔

''یس۔''

''کیا کہنا ہے اُن کا؟''

''انہیں یقین ہے کہ وہ ''فرکا پاس'' پر حادثاتی طور پر کھائی میں گر گیا تھا۔''

فرینک نے غصے سے کہا۔ ''بکواس، یہ قتل تھا۔''

وکٹر نے ضبط سے کام لیتے ہوئے ایک ابرو پیشانی پر چڑھائی۔ ''اس یقین کی وجہ؟''

فرینک نے اپنا کارڈ میز پر رکھا پھر اپنے خدشات اور تفتیش کے بارے میں بتایا۔

وکٹر نے اس کا کارڈ دیکھا۔ ''زیورچ ایکسپریس'' کے رپورٹر کے بارے میں فرینک کی بات میں وزن تھا۔ تاہم اس نے تبصرہ کیا۔ ''فرکا پاس'' کافی خطرناک علاقہ ہے، مسٹر۔ وہاں حادثات ہوجاتے ہیں۔ اب تک کئی سیاح جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔''

''چک کا معاملہ مختلف ہے۔ وہ تربیت یافتہ تھا اور ویزن ہارن والے حادثے کے بعد مزید محتاط ہوگیا تھا۔ مزید یہ کہ ''زیورچ ایکسپریس'' کی اطلاع کو بہ آسانی نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ آخر یہ ''ہارٹ'' ہے کون؟ ممکن ہے اس نے فرضی نام استعمال کیا ہو... ایک اور مشکوک بات یہ ہے کہ مس جینفر پر بھی قاتلانہ حملہ ہوچکا ہے۔'' فرینک نے تجزیہ پیش کیا۔

وکٹر نے سوالیہ نظروں سے جینفر کو دیکھا۔ اس نے مختصر احوال گوش گزار کیا۔

وکٹر نے نوٹ بک میں کچھ لکھا۔ اس کا چہرہ سنجیدگی کا مظہر تھا۔ ''کسی پر شک؟'' اس نے جینفر کو دیکھا۔

''نہیں۔''

''سوئس علاقے میں جو کچھ ہوا، وہ میرے اختیار سے باہر ہے۔ بارڈر سے ادھر میں پوری تندہی سے اس معاملے کو دیکھوں گا۔'' وکٹر نے یقین دہانی کرائی۔

اس نے سامنے پڑی سرخ فائل اٹھائی۔ ''ہماری آج کی میٹنگ کا اصل مقصد کچھ اور تھا۔'' اس نے فائل کھولی۔ جینفر کی نگاہ پاسپورٹ پر پڑی۔

''کیا تم یہ پاسپورٹ پہچانتی ہو؟''

جینفر نے تھوک نگلا۔ پاسپورٹ کی تصویر کو دیکھا۔ سیاہ بال، نیلی آنکھیں، نرم مسکراہٹ، وجیہہ چہرہ... وہ پاسپورٹ کی خستہ حالت میں بھی نمایاں تھا۔ اس کا ذہن ماضی کی جانب سفر کررہا تھا۔

''مس جینفر؟''

''ہاں یہ میرے والد کا پاسپورٹ ہے۔'' وہ حال میں واپس آگئی۔

وکٹر کھڑا ہوگیا۔ ''کیا تم شناخت کے لیے تیار ہو؟''

''یس۔'' جینی نے مضبوط لہجے میں کہا۔

کچھ دیر بعد وہ ''آٹوپسی'' روم میں کھڑے تھے۔ اسٹین لیس اسٹیل کی ٹیبل پر وہائٹ شیٹ کے نیچے باڈی موجود تھی۔ وہاں ایک اور آدمی تھا جس کا تعارف وکٹر نے ''ویٹوریا'' کی حیثیت سے کرایا۔

''میرے والد کی موت کی اصل وجہ کیا سامنے آئی ہے؟''

''ڈیتھ بائے فریزنگ۔'' وکٹوریا نے مختصر جواب دیا۔ ''تاہم آٹوپسی کے بعد مزید معلومات کا امکان موجود ہے۔''

''موت کو کتنا وقت گزر رہا ہوگا؟''

''باڈی کے ساتھ جو اشیا ملی ہیں... فارنسک ٹیسٹ کے مطابق موت تقریباً دو سال قبل ہوئی تھی۔''

''میں بعد میں سمجھاتا ہوں۔'' وکٹر نے مداخلت کی۔ ''پہلے ہم بنیادی کام سرانجام دے ڈالیں۔''

وکٹوریا نے سرجیکل گلوز اتار دیے اور سفید رنگ کی شیٹ کا کونا پکڑ کر جینفر کی آنکھوں میں دیکھا۔

جینی نے اثبات میں سر ہلایا۔

وکٹوریا نے شیٹ ہٹانی شروع کی۔ جینی نے آنکھیں بند کرلیں۔ اچانک اس کے اعصاب نرم پڑنے لگے۔ ذہن پھر ماضی کو پکار رہا تھا۔ فرینک نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے حوصلہ دیا۔

جینی نے پلکیں یوں اٹھائیں جیسے وہ سیسے کی بنی ہوں۔ چہرے کے نقوش ظاہر ہے خاصے متاثر تھے لیکن وہ اس کا باپ تھا۔ اس کی نیلی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور چھت کو گھور رہی تھیں۔ جینی کی آنکھیں فرطِ استعجاب سے پھٹی رہ گئیں۔ وہ لڑکھڑا کر پیچھے ہٹ گئی۔

کیپٹن وکٹر کی آواز آئی۔ ''میں فارمل اسٹیٹمنٹ فائل کرنے کے لیے تمہارے جواب کا محتاج ہوں۔ کیا یہ تمہارے والد پال مارچ کی باڈی ہے؟''

جینی کے نقوش اور نگاہ دونوں پتھرائے ہوئے تھے۔

''سینوریتا! کیا یہ جسم تمہارے والد کا ہے؟'' وکٹر نے سوال دہرایا۔

جینی کا بدن ہولے ہولے کانپ رہا تھا۔ اس کی آواز ٹوٹی ہوئی تھی۔

''اپنی زندگی میں اس آدمی کو میں نے کبھی نہیں دیکھا۔''

☆☆☆

اب تم کیسا محسوس کر رہی ہو؟'' وکٹر نے سوال کیا۔ وہ تینوں وکٹر کے دفتر میں بیٹھے کافی پی رہے تھے۔

''شاک، بٹ او کے۔'' جینی نے جواب دیا۔ ''لیکن وہ آدمی میرے والد کے پاسپورٹ کے ساتھ...''

''مسٹری، سینوریتا! اس وقت میں مسٹری کا لفظ ہی استعمال کرسکتا ہوں۔ میرے گمان میں نہ تھا کہ تم باڈی کو اجنبی کی حیثیت سے شناخت کرو گی۔'' وکٹر کی آنکھوں میں سوچ کی گہری پرچھائیاں تھیں۔

''پاسپورٹ کہاں تھا؟'' جینی نے پوچھا۔

''رک سیک میں۔ بیگ میں ایک آٹومیٹک پسٹل بھی تھا۔''

''کیا میں دیکھ سکتی ہو کہ بیگ میں اور کیا کیا تھا؟''

''بالکل، چند اشیا نے مجھے بھی حیران کردیا تھا۔''

☆☆☆

سفید رنگ کی ٹیلی کمیونیکیشن وین، کارابیزی ہیڈکوارٹر سے 100 گز دور رک گئی۔ یہ فیاٹ گاڑی تھی۔ دو آدمی نیلے رنگ کے اوورکوٹ میں اگلی نشستوں پر بیٹھے تھے۔ پسنجر سیٹ والے کا سیل فون گنگنایا۔ اس نے بمشکل دس سیکنڈ بات کی اور فون بند کردیا۔ ڈرائیور نے گاڑی ہیڈکوارٹر کی جانب بڑھائی اور فیاٹ وین کو انڈرگراؤنڈ پارکنگ میں لے گیا۔ جہاں ایک کارپورل ڈیوٹی پر موجود تھا۔

ڈرائیور نے کمپنی آئی ڈی اور ورک شیٹ کا جائزہ لیا۔

''کس نے شکایت کی ہے؟'' کارپورل نے سوال کیا۔

ٹیکنیشن نے شانے اچکائے۔ ''کوئی نامعقول کیپٹن تھا۔ خوامخواہ کی پریشانی ہے۔''

کارپورل نے مسکرا کر آئی ڈی اور شیٹ واپس کی۔ پھر بیریئر اٹھا دیا۔

☆☆☆

کیپٹن وکٹر نے ربر کے سرجیکل دستانے چڑھائے اور ایویڈینس باکس میں سے اشیا نکالنی شروع کیں... ہر آئٹم علیحدہ علیحدہ شفاف پلاسٹک میں رکھا گیا تھا۔ وزنی نیلے رنگ کا پارکا، سفید اونی اسکارف، سبز سویٹر، موٹا اونی پاجامہ، برفانی بوٹس، ویسٹ اور انڈر گارمنٹس... اشیا کی رنگت متاثر شدہ تھی۔

''یہ اشیا کسی کاروباری آدمی سے تعلق رکھتی ہیں۔'' وکٹر نے کہا۔ ''وہ آدمی نفیس ذوق رکھتا ہے۔ سوٹ امریکن ہے۔ جوتے ہاتھ کے بنے ہوئے اور اٹالین ہیں۔ ریشمی شرٹ انگلش ہے۔'' کیپٹن وکٹر نے نگاہ اٹھا کر جینفر کو دیکھا۔

جینی کپڑوں کو گھور رہی تھی۔ وہ انہیں چھونے کے لیے اندرونی طور پر مزاحمت کر رہی تھی۔

''میں... میرا خیال ہے کہ چند کپڑے بلاشک و شبہ میرے والد کے ہیں۔''

''اور باقی اشیا؟''
جینی نے نفی میں سر کو جنبش دی۔ وکٹر سوچ میں پڑ گیا۔
''میں چاہوں گا کہ تم پاسپورٹ کے فوٹو کو پھر سے دیکھو۔''
وکٹر نے سرخ فائل سے میں پاسپورٹ نکالا۔
جینی نے رسماً فوٹو کا جائزہ لیا۔ ''تصویر کے بارے میں مجھے رتی بھر شک نہیں ہے۔''
''یعنی تصویر سو فیصد پال مارچ کی ہے؟''
''بے شک۔'' جینی نے کہا۔ ''پاسپورٹ جعلی تو نہیں ہے؟''
''نہیں، ہم لیب میں بہت باریک بینی سے تجزیہ کر چکے ہیں۔'' وکٹر نے جواب دیا اور پلاسٹک کا دوسرا چھوٹا بیگ نکالا... جینی اس میں سے نکلنے والی اشیا کو تک رہی تھی۔ وکٹر نے سرجیکل گلوز کی دو جوڑیاں جینی اور فرینک میں تقسیم کیں۔ ''اب تم لوگ ان میں سے کسی چیز کو چھو سکتے ہو۔''
بدرنگ ٹکٹوں کے دو ٹکڑے تھے اور ایک پھٹی ہوئی سلپ۔ جینی نے پھٹی ہوئی سلپ اٹھائی۔ جس کا کچھ حصہ ناقابلِ مطالعہ تھا۔ چند الفاظ پڑھنے میں آرہے تھے۔
ایچ، ووگل، برگ ایڈلیوس 705۔
''اس کا کیا مطلب ہوا؟'' جینی کی آواز میں الجھن تھی۔
وکٹر نے شانوں کو جھٹکا۔
''ایچ ووگل نام ہوسکتا ہے اور جرمن زبان میں ''برگ'' کا مطلب ہے پہاڑ۔ تاہم سوئٹزرلینڈ میں ایڈلیوس نام کا کوئی پہاڑ نہیں ہے۔ جہاں تک نمبر کا تعلق ہے۔ چند نمبر غائب ہیں۔ کچھ بھی ہوسکتا ہے۔ کوئی فون نمبر یا اکاؤنٹ نمبر...''
جینی نے سلپ فرینک کے سپرد کردی۔
وکٹر نے ٹکٹ کے ٹکڑے دکھائے۔ ''یہ باڈی کی پتلون کی جیب میں تھے۔ کاغذ کا پرزہ بھی جیب سے برآمد ہوا تھا۔ زیورچ سے برگ تک کے دو یکطرفہ ٹکٹوں کے ٹکڑے ہیں۔ اپریل کی پندرہ تاریخ، دو سال قبل۔ ٹکٹ سیکنڈ کلاس کے ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ حادثے کا شکار ہونے والے نے کسی کے ساتھ ''برگ'' تک ریل کے ذریعے سفر کیا تھا۔
جینی نے ٹکٹ ہاتھ میں لے کر دیکھے۔ ''اس کے علاوہ بھی کچھ ملا ہے؟''
وکٹر نے پلاسٹک کا ایک لفافہ ...... اور چاندی کی ایک چابی برآمد کی۔ ''یہ چابی ان کپڑوں کی جیب سے برآمد ہوئی تھی۔ جن کو تم نے پال مارچ کے لباس کے طور پر پہچانا تھا۔ کیا تم نے یہ چیز پہلے کبھی دیکھی ہے؟''
جینی کو لگا کہ اس کا دل ایک دھڑکن چھوڑ گیا ہے۔ ایک جھماکا ہوا اور ذہن میں ماضی کا وہ منظر روشن ہوگیا جب وہ باپ کی اسٹڈی میں داخل ہوئی تھی۔
''شاید۔'' اس نے مختصر جواب دیا۔
''وضاحت کرو۔'' وکٹر کا سوال بھی مختصر تھا۔
جینی نے وہ منظر دہرایا۔ زرد رنگ کا پیڈ، سیکیورٹی باکس اور فلاپی ڈسک۔ پیڈ پر جو کچھ لکھا تھا، اسے صرف ''اسپائڈر رویب'' ہی سمجھ آیا تھا۔ جینی کے ذہن میں معاً ایک خیال چمکا کہ وہ مارک کو زرد رنگ کے پیڈ کے بارے میں بتانا بھول گئی تھی۔
''اسپائڈر رویب؟'' وکٹر اور فرینک دونوں یک آواز بولے۔ ''کیا مطلب؟''
جینی نے بے بسی کا اظہار کیا۔ ''البتہ دھاتی سیکیورٹی باکس، فائبر پروف تھا۔ وہ کسی بھی بزنس سپلائی اسٹور سے خریدا جاسکتا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ اس کے ساتھ نقرئی چابی بھی تھی۔''
''باکس اب کہاں ہے؟'' وکٹر کا سوال تھا۔
''ان کے غائب ہونے کے بعد میں نے باکس تلاش کیا تھا۔ لیکن وہ بھی غائب ہوچکا تھا۔''
وکٹر نے نچلا ہونٹ چبایا۔ ''عجیب بے حد عجیب۔'' پھر وہ ہچکچاتے ہوئے بولا۔ ''انٹرپول کے ذریعے میں دو سال قبل کی خوفناک واردات سے واقف ہوں۔ مجھے محسوس ہوتا ہے کہ وہ قانون سے بھاگ رہا ہے۔ گلیشیئر پر اس اجنبی شخص کو جو اس کا ساتھی بھی ہوسکتا ہے۔ قتل کر کے اپنے کپڑے اور پاسپورٹ باڈی کے ساتھ چھوڑ دیے کہ اگر کبھی باڈی دریافت ہوئی تو پال مارچ کو مردہ سمجھا جائے گا۔''
جینی کا گلابی چہرہ سرخ ہوگیا۔ دونوں کی نظریں چار تھیں۔ ''کیپٹن، میں اپنے والد کو خوب جانتی ہوں۔ وہ کسی کو قتل نہیں کر سکتے۔''
اسی وقت دستک ہوئی اور رویٹو ریما اندر داخل ہوا۔
''کیپٹن، موت فریزنگ کے باعث ہوئی تھی۔ اسے فائنل سمجھو۔''
''شکریہ۔''
''دیکھا، یہ مرڈر نہیں تھا۔'' جینی نے کہا۔
''ایسا معلوم ہوتا ہے۔'' وکٹر نے اعتراف کیا۔ ''لیکن مسٹری اپنی جگہ پر ہے۔ تم دونوں کہاں ٹھہرے ہو؟''
''دسملن میں، برگوف ہوٹل۔''

وکٹر نے سرخ فائل بند کی اور اشیا کو پلاسٹک بیگس میں واپس رکھنے لگا۔ اس کی پیشانی پر سوچ کی گہری سلوٹیں تھیں۔ اس نے پلاسٹک بیگ اکٹھے کر کے ایک باکس میں رکھے۔ اسے خیال ہی نہیں رہا کہ چاندی کی چابی جینفر کے پاس ہے۔ وکٹر نے سوچتے سوچتے جیب سے کارڈ نکالا۔ اس کی پشت پر اپنے گھر کا نمبر لکھ کر جینفر کے حوالے کیا۔

''اگر تم ضرورت محسوس کرو تو مجھے کال کر سکتی ہو۔''

''شکریہ۔'' جینی نے کچھ سوچ کر چابی اپنے بیگ کی سائڈ پاکٹ میں ڈال دی۔

جاتے جاتے وکٹر پلٹا اور فرینک سے مخاطب ہوا۔ ''میری رائے میں تم اپنے حصے کی تفتیش متعلقہ اتھارٹی کے سپرد کردو۔''

''وہ میں خود کروں گا۔ جب تک قانون سے متصادم ہونے کی نوبت نہ آئے۔'' فرینک کی آواز سے غم و غصہ جھلک رہا تھا۔ ''میں اپنے بیٹے کے قاتل کو جہنم واصل کر کے چھوڑوں گا۔''

وکٹر نے سکون سے اس کا ردِعمل برداشت کیا۔ وہ فرینک کے جذبات کو سمجھ رہا تھا۔

☆☆☆

فیاٹ بہ آسانی انڈر گراؤنڈ پارکنگ میں پہنچ چکی تھی۔ دونوں تیزی سے اپنے کام میں مصروف تھے۔ انہوں نے وین کو مہیب اسٹوریج ٹینک کے قریب کھڑا کر دیا۔ ٹینک سے ایک موٹا پائپ فیول ٹینک سے نکل کر بلڈنگ میں داخل ہو رہا تھا۔ جو بوقتِ ضرورت عمارت کو ''ہیٹنگ فیول'' مہیا کرتا تھا۔

ایک آدمی نے اپنے لیب کوٹ میں سے ریموٹ کنٹرول ڈیوائس نکالی۔ انتہائی دھماکا خیز سو پونڈ سیمٹکس (SEMTIX) وین کے فرش کے نیچے پوشیدہ تھا۔ ریموٹ کنٹرول کا رابطہ اس نے ڈیٹونیٹر کے ساتھ بنایا۔ دوسرا آدمی پارکنگ ایریا پر نظر رکھے ہوئے تھا۔ اس کا ایک ہاتھ جیب میں ''بریٹا'' کے دستے پر تھا۔ پانچ منٹ بعد انہوں نے وین کو لاک کیا اور لیب کوٹ اتار دیے۔ نیچے دونوں نے بزنس سوٹ زیب تن کیے ہوئے تھے۔

بعدازاں دونوں پیدل چلتے ہوئے بہ آسانی زیرزمین پارکنگ کے ریمپ کے مخالف سمت سیڑھیاں طے کر کے باہر نکل گئے۔ دونوں بریٹا سے مسلح تھے۔ لیکن حد درجہ تباہ کن ہتھیار وہ ریموٹ کنٹرول تھا جو ایک آدمی کی پتلون کی جیب میں محفوظ تھا۔

☆☆☆

مارک نے ہیڈ کوارٹر عمارت کے آس پاس نیلے رنگ کی نسان دیکھتے ہی اطمینان کی سانس لی۔

مارک نے اوپل کی رفتار کم کرتے ہوئے جائزہ لیا۔ وہ چار منزلہ کاربیزی ہیڈ کوارٹر کی عمارت کے قریب تھا۔ زیرزمین پارکنگ کی سہولت بھی اس کی نظر میں تھی۔ اسے تو پارکنگ میں جانا نہیں تھا۔ وہ دوبارہ جینی کو کھونا نہیں چاہتا تھا۔ مارک کو باہر ہی رک کر نظر رکھنی تھی۔ اسے اندازہ تھا کہ جینی وہاں کیوں آئی ہے۔ تاہم وہ اس بات سے لاعلم تھا کہ وہ ہیڈ کوارٹر میں کتنی دیر رکے گی... اسے یہ بات کچھ عجیب لگی کہ نسان پارکنگ میں کیوں نہیں گئی۔ وہ باہر سڑک پر کھڑی تھی اور عمارت کے عین سامنے بھی نہیں تھی۔ فرینک میکال، مارک نے نسان کو دیکھتے ہوئے ذہن میں نام دہرایا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ فرینک، جینی کے ساتھ یہاں کیوں آیا ہے؟ کیا یہ محض ''لفٹ'' ہے کیونکہ جینی کی ٹویوٹا تو عارضی طور پر ناکارہ ہو چکی تھی۔

اس نے مناسب جگہ دیکھ کر عمارت کے قریب گاڑی لگائی۔ عمارت کے سامنے ایک اٹالین ریسٹورنٹ تھا۔ جہاں سے وہ کافی پیتے ہوئے بہ سہولت نگرانی کر سکتا تھا۔ وہ انجن بند کر کے اتر گیا۔ گاڑی لاک کرنے کے بعد اس نے نگاہ ہیڈ کوارٹر کی بلڈنگ پر ڈالی اور سٹپٹا کے رہ گیا۔ جینی کسی شخص کے ہمراہ سیڑھیاں اتر کے عمارت سے باہر قدم رکھ رہی تھی۔ اس کے ہمراہ یقیناً فرینک تھا۔ گڑبڑ یہ ہوئی کہ جس لمحہ مارک نے اس طرف دیکھا، عین اس وقت جینی کی نگاہ بھی اوپل کی جانب تھی۔ مارک نے کافی پینے کا ارادہ ترک کیا اور بے نیازی سے منہ پھیر کر سیدھا چل پڑا۔ وہ اندر ہی اندر پریشان تھا کہ کیا جینی نے اسے دیکھ لیا ہے؟

☆☆☆

وکٹر زیرزمین پارکنگ میں اپنی سفید لانسا کی جانب بڑھ رہا تھا۔ کچھ دیر بعد وہ پارکنگ سے نکل کر ٹریفک میں شامل ہو گیا۔ اس کی سفید کار ابھی بلڈنگ سے زیادہ دور نہیں گئی تھی۔ سڑک پر ٹریفک کم تھا، معاً اس کی نظر سیاہ رنگ کی کار پر پڑی۔ دو آدمی کار میں بیٹھے رہے تھے۔ دونوں نے بزنس سوٹ زیب تن کیا ہوا تھا۔ ایک چھریرے بدن اور بھورے بالوں والا تھا۔ دوسرا پستہ قد اور گٹھے ہوئے مضبوط بدن کا مالک تھا۔ اس کا گول سر شفاف انڈے کی طرح چمک رہا تھا۔ اس نے سر کو شیو کیا ہوا تھا۔ کانوں کے آس پاس یا گردن پر کہیں کوئی بال نہیں تھا۔ ابرو پتا نہیں کیوں

چھوڑ دیے تھے اس نے۔

لمحہ بھر کے لیے وکٹر کی پیشانی پر سلوٹ ابھری۔ اسے خیال آیا کہ پارکنگ کی سیڑھیوں پر بھی شاید اس نے دونوں کو دیکھا تھا۔ ہوسکتا ہے، اسے مغالطہ ہوا ہو۔ وہ سیاہ کار کے قریب سے گزر گیا۔ پندرہ منٹ بعد وہ گھر کی جانب نصف فاصلہ طے کر چکا تھا۔

☆☆☆

ریسٹورنٹ تقریباً ویران ہی تھا۔ فرینک نے دونوں کے لیے ریڈ وائن کا آرڈر دیا۔ ''تم پریشان لگ رہی ہو؟'' فرینک نے جینی کو دیکھا۔

جینی کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔ ''نہیں... لیکن میں نے ایک آدمی کی جھلک دیکھی تھی۔ وہ آدمی میرے ایک دوست سے بے حد مشابہت رکھتا تھا۔''

''کون؟''

''مارک، میں تو اسے آواز دینے والی تھی لیکن مجھے پاگل پن لگا کیونکہ وہ تو نیویارک میں ہے۔'' جینی نے جواب دیا۔

''میرے خیال میں HQ بلڈنگ میں تم نے جو باڈی دیکھی ہے، اس نے تمہیں ذہنی خلجان میں مبتلا کر دیا ہے۔'' فرینک بولا۔ ''معاف کرنا میں ایک فون کال کر آؤں۔'' فرینک اٹھ کھڑا ہوا۔ جینی اسے جاتے ہوئے دیکھتی رہی پھر دوبارہ کھڑکی سے باہر جھانکنے لگی۔ اس کی نظر اوپل کار پر تھی۔ جس میں سے وہ آدمی نکل کر آگے بڑھ گیا تھا۔ اوپل کی کھڑکیوں کے شیشے ٹنڈ تھے۔

کیا یہ وہی کار ہے جسے وہ ''سملن'' میں بھی دیکھ چکی تھی۔ جینی سوچ میں پڑ گئی۔

''کیا بات ہے؟'' فرینک کی آواز نے اسے چونکا دیا۔ جینی نے کھڑکی کو نظرانداز کیا اور بولی۔ ''پتا نہیں... میں اس یقین کے ساتھ یہاں آئی تھی کہ مجھے اپنے مرحوم والد کے جسدِ خاکی کی شناخت کرنی ہے۔'' وہ چند لمحات کے لیے خاموش ہوئی پھر گویا ہوئی۔ ''لیکن... وہ جو کوئی بھی تھا، اس کے پاس میرے والد کا پاسپورٹ اور کپڑے...؟ یہ سب کیا چکر ہے اور وہ اوپل، مجھے محسوس ہوتا ہے کہ...'' اس کی بات ادھوری رہ گئی۔ وہ دھماکا اتنا ہی زوردار تھا۔ ریسٹورنٹ کی کئی کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔ تیز ہوا کا ایک جھکڑ اندر در آیا۔

فرینک نے جینی کو دھکیلا۔ ''نیچے، نیچے ہو جاؤ۔'' وہ چلّایا۔ ایک اور دھماکا ہوا جیسے بادل گڑگڑاتے ہیں۔

☆☆☆

مارک کچھ دور جا کر واپس اوپل میں آ کر بیٹھ گیا تھا۔ اس کی نظر اسی اٹالین ریسٹورنٹ پر تھی۔ دفعتاً تیز چمک کے ساتھ ایک خوفناک دھماکے نے جیسے اسے بہرا کر دیا۔ اوپل سڑک سے کئی فٹ اوپر ہوا میں بلند ہوئی۔

دھماکے کی شدت اور اس سے پیدا ہونے والی ان دیکھی لہروں کو مارک نے براہِ راست محسوس کیا۔ اوپل واپس آ کر پہلو کے بل گری۔ اس کے حواس پہلے ہی عارضی طور پر معطل ہو گئے تھے۔ کار واپس گرنے کے بعد اس کا سر کسی چیز سے ٹکرایا۔ ابھی وہ سنبھلنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا کہ ایک اور مختلف قسم کا دھماکا ہوا۔ جیسے آسمان ٹوٹ پڑا ہو۔ یہ چار منزلہ HQ بلڈنگ کے انہدام کا دھماکا تھا۔ فضا گرد و غبار اور چیخوں سے آلودہ ہو گئی۔ مارک کا ذہن تاریکی میں ڈوب چکا تھا۔

☆☆☆

اچانک ہونے والے دھماکوں کے مابعد اثرات زائل ہو چکے تھے لیکن لوگوں کے اوسان اب تک خطا تھے۔ ہر کوئی ''ٹراما'' جیسی کیفیت سے گزر رہا تھا۔ جینی لڑکھڑاتی ہوئی کھڑی ہو گئی۔

HQ بلڈنگ تمام تر زمین بوس ہو چکی تھی۔ ملبے میں شعلوں کی سرخ زبانیں لپلپا رہی تھیں۔ اونچائی پر گرد و غبار کا بادل نظر آ رہا تھا۔ متعدد کاروں کو آگ لگی ہوئی تھی۔

''بم بلاسٹ، شاید...'' فرینک کے چہرے پر بھی زلزلے کے اثرات تھے۔ وہ اتنا ہی بول سکا۔ لوگ جائے حادثہ سے دور ہٹ رہے تھے۔ کچھ زخمیوں کی مدد کر رہے تھے۔ جینی منہ پر ہاتھ رکھے پھٹی پھٹی آنکھوں سے سب دیکھ رہی تھی۔ دور سے سائرن کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

''فرینک نے جینی کا بازو تھاما۔ ''ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ نکلو یہاں سے۔''

نسان نے موٹر وے کا رخ کیا۔ دس منٹ بعد انہوں نے ہائی وے کو چھوڑا اور ایک گاؤں میں داخل ہو گئے۔ پتھریلی سڑک پر چرچ اور ایک بار نظر آ رہا تھا۔ فرینک نے نسان فٹ پاتھ کے ساتھ لگائی اور بار میں داخل ہو گیا۔ فرینک نے وسکی بنوائی اور جینی کو لے کر کھڑکی کے قریب والی نشست پر آ گیا۔

''تم ٹھیک ہو؟''

''ہاں شاید...'' جینی نے جواب دیا۔ ''تم نے بم والی بات اتنے یقین سے کیسے کہی تھی؟'' وہ ابھی تک غیر محسوس انداز میں کپکپاہٹ کا شکار تھی۔

''خاصی بڑی عمارت تھی۔ میں سوچ رہا ہوں کہ یہ بم سے زیادہ طاقتور کوئی سیٹ اپ تھا۔ جس نے آناً فاناً عمارت کو پیوندِ خاک کر دیا۔'' فرینک نے کہا۔

''کیا مطلب ہے تمہارا؟''

''یہ بامقصد تخریب کاری معلوم ہوتی ہے۔''

''کیسے؟'' جینی نے سوال کیا۔

''ذرا سوچو۔ میرے بیٹے کے مرڈر کے بعد تمہاری ٹویوٹا کے بریک خراب کیے گئے۔ ریسٹورنٹ میں تم اوپل کا ذکر کرنے جا رہی تھیں جب دھماکا ہوا۔ تم نے پہلے بھی سرسری انداز میں اوپل کا ذکر کیا تھا۔ یعنی کسی نے تم پر نگاہ رکھی ہوئی ہے۔'' فرینک نے وھسکی کی چسکی لی۔ ''اور اب سب سے بڑھ کر یہ HQ بلڈنگ کی انتہائی واردات۔ تمام پیپر ورک، ایویڈنس، باڈی... سب کچھ عمارت میں تھا۔ سب تباہ ہو گیا۔ اب وکٹر تفتیش آگے بڑھانے سے قاصر ہے۔ اگر تم مجھ سے پوچھو تو میں یہی کہوں گا کہ ''کوئی'' اس کیس کی تفتیش کے تمام راستے بند کرنا چاہتا ہے اور یہ کسی ایک آدمی کا کام نہیں ہے۔'' فرینک خاموش ہو گیا۔

''لیکن کیوں؟ یہ کیا گورکھ دھندا ہے؟''

فرینک سوچ میں گم تھا۔ وہ جینی کی بات نہیں سن رہا تھا۔ ''مجھے وکٹر کا کارڈ دکھاؤ۔'' اس نے فرمائش کی۔

جینی نے کارڈ اس کو دے دیا۔

''ابھی آیا۔'' فرینک کارڈ لے کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے کئی بار نمبر ملایا پھر بارٹینڈر سے فون ڈائریکٹری طلب کی اور ذرا دیر بعد واپس آ گیا۔

''اس کے گھر سے جواب نہیں مل رہا ہے۔'' فرینک نے واپس آ کر بتایا۔ یہ اس کا پتا ہے۔ اس نے .... ایک سلپ جینی کی طرف بڑھائی۔ ''اب اسے یقین آ جائے گا کہ معاملہ اتنا سادہ نہیں ہے۔''

☆☆☆

وکٹر اوسوریا ٹاؤن میں مقیم تھا۔ نسان کا رخ اوسوریا کی جانب تھا۔

وکٹر کی قیام گاہ تک پہنچنے میں دونوں کو خاص دشواری نہیں ہوئی۔ وکٹر کی سفید گاڑی ڈرائیو وے میں موجود تھی۔ لائسنس پلیٹ سے دونوں کو اندازہ ہوا کہ گاڑی وکٹر کی ہے اور وہ گھر پہنچ چکا ہے۔

فرینک نے چھ مرتبہ رک رک کر گھنٹی بجائی۔ جینی اس کے عقب میں تھی۔ جواب ندارد۔ دونوں نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔ فرینک نے ہینڈل پر ہاتھ رکھ دیا۔ اس کی توقع کے برخلاف دروازہ مقفل نہیں تھا۔ دونوں نے پھر حیرانی سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔

''کوئی ہے؟'' فرینک نے بلند آواز میں پکارا۔ سکوت... فرینک نے دروازہ کھول دیا۔ چند لمحے وہ اپنی جگہ کھڑا رہا پھر اندر داخل ہو گیا۔ جینی نے بھی تقلید کی۔

دونوں وسیع لیونگ روم میں تھے۔ انہوں نے احتیاط اور الجھن کے ملے جلے جذبات کے ساتھ یکے بعد دیگرے مختلف کمروں، لابی، کچن وغیرہ کو دیکھنا شروع کیا۔

کچن بھی بڑے سائز کا تھا۔ دونوں کچن میں ایک ساتھ پہنچے اور جینی کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ کچن ادھڑا پڑا تھا۔ ٹوٹی ہوئی کراکری یہاں وہاں بکھری ہوئی تھی۔ کرسیاں الٹی پڑی تھیں جس چیز نے جینی کا خون خشک کر دیا، وہ درمیانی عمر کی عورت کی لاش تھی جو خون کے چھوٹے سے تالاب میں لت پت تھی۔ اسے سر میں گولی ماری گئی تھی۔

فرینک نے جھک کر ہاتھ کی پشت سے لاش کو چھوا۔ وہ ابھی پوری طرح سرد نہیں ہوئی تھی۔ جینی نے منہ پھیر لیا۔

''وکٹر... وکٹر کہاں ہے؟'' جینی کی آواز لڑکھڑا رہی تھی۔

فرینک دروازے کی جانب بڑھا۔ ''یہیں رکو کسی چیز کو ہاتھ نہ لگانا۔''

''نن نہیں میں اکیلے نہیں رہ سکتی۔'' جینی کا رنگ زرد ہو رہا تھا۔

فرینک نے سر ہلایا۔ دونوں نے سیڑھیوں کے ذریعے اوپری منزل کا رخ کیا۔ فرینک نے گن نکال لی تھی۔

بیڈ روم خالی تھے۔ وکٹر کا کہیں پتا نہیں تھا۔ باتھ روم سے فرینک کو ربر کے دستانے ملے جو اس نے ہاتھوں پر چڑھا لیے اور ایک بار پھر جینی کو تنبیہ کی کہ کسی چیز کو نہ چھوئے۔

اسٹڈی میں اسے وکٹر کا بریف کیس ملا۔ تاہم اس میں سے سرخ رنگ کی فائل غائب تھی۔ فرینک نے احتیاط سے تلاشی لینی شروع کی۔ تاہم کوئی چیز ہاتھ نہ آئی۔

ایک دراز سے بریٹا آٹومیٹک برآمد ہوا۔ فرینک نے چیک کیا۔ سات راؤنڈ کا میگزین فل تھا۔ لوڈڈ بریٹا فرینک نے جیب میں رکھ لیا۔

تعجب تھا، وکٹر اوپری منزل پر بھی کہیں نہیں تھا۔ فرینک نے گیرج کا جائزہ لینے کا فیصلہ کیا۔

گیرج میں تاریکی کا راج تھا۔ فرینک نے اندازے سے سوئچ تلاش کیا۔ روشنی ہوئی تو انہیں سرخ رنگ کی فیاٹ دکھائی دی۔ جینی نے اندازہ لگایا کہ فیاٹ، وکٹر کی بیوی کے

زیرِ استعمال رہتی ہوگی۔

ڈرائیونگ سیٹ پر کوئی موجود تھا۔ جینی نے پہچان لیا۔ وکٹر کا منہ خون آلود تھا۔ فرینک نے دروازہ کھول کر وکٹر کی نبض چیک کی۔ اس کے تجربے کے مطابق، وکٹر کی موت تیس منٹ کے دوران میں کسی وقت ہوئی تھی۔

جینی کے پیٹ میں آنتیں ایک دوسرے سے الجھنے لگیں۔ اس کا دماغ ماؤف تھا۔

وکٹر کے ہاتھ میں آٹومیٹک پسٹل تھا۔ پسٹل گود میں تھا۔ منظرنامہ کہہ رہا تھا کہ وکٹر نے اپنے ہی منہ میں پسٹل رکھ کر فائر کیا اور ڈسچارجنگ فورس نے پسٹل کو دھکیل کر گود میں گرادیا۔

''صفائی سے کام کیا گیا ہے۔'' فرینک بڑبڑایا۔

''کک... کیا کہہ رہے ہو؟'' جینی نے وکٹر کی جانب دیکھنے سے اجتناب برتا۔

''یہ کچھ اور ہی معاملہ ہے۔ شاید میں غلطی پر ہوں۔'' فرینک فیاٹ کے پاس سے ہٹ گیا۔ ''کسی نے دونوں کو ہلاک کرکے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ وکٹر نے اپنی بیوی کو مارنے کے بعد خود کو بھی ہلاک کرلیا۔''

جینی کے ذہن میں ہولناک خیال سرسرایا... جس نے وکٹر اور اس کی بیوی کے ساتھ یہ سلوک کیا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ وہی لوگ ہوں جنہوں نے اس کی ماں کا قتل کیا تھا بلکہ اس کی پوری فیملی پر حملہ کیا تھا۔ پرانے غم نے پھر اسے اپنی گرفت میں لے لیا۔ وہ نڈھال سی ہوگئی۔

فرینک نے اس کا بازو تھام لیا۔ ''خود کو سنبھالو۔'' وہ اسے لے کر واپس مکان کی جانب پلٹا۔ وہ گیرج کی روشنی گل کرنا نہیں بھولا تھا۔

وہ جیسے ہی لیونگ روم میں پہنچے۔ فرینک نے کھڑکی کی جانب اشارہ کیا۔ ''کوئی آرہا ہے۔''

''پولیس۔'' جینی کے منہ سے نکلا۔ پولیس کار کی چھت پر گردش کرتی ہوئی روشنی درختوں کے عقب میں اوجھل ہوگئی۔ ذرا دیر بعد پھر نمودار ہوئی۔

''یا تو کسی نے پولیس کو اطلاع دی ہے یا پھر وہ HQ بلاسٹ کے بارے میں بتانے آرہے ہیں۔'' فرینک نے قیاس آرائی کی۔

''کیا ہمیں ان کا انتظار نہیں کرنا چاہیے؟''

''نہیں، صورتِ حال دھماکا خیز ہے۔ نہ صرف ہمیں شک کی لپیٹ میں لیا جاسکتا ہے بلکہ آس پاس کوئی بھی نہیں بچے گا۔ شاید پولیس کے اندر بھی چھان بین ہو۔ ہم اس وقت تک پولیس کے پاس نہیں جاسکتے جب تک خود کسی نتیجے پر نہ پہنچ جائیں۔ ہمیں خود ہی کچھ کرنا ہے۔ آخر یہ ہو کیا رہا ہے؟'' فرینک نے خدشات کا اظہار کیا۔

قبل اس کے کہ جینی کچھ کہتی، وہ اسے لے کر نسان تک پہنچ گیا۔ ہیڈلائٹس آف رکھتے ہوئے اس نے نسان وہاں سے نکالی اور اوسوریا کی مخالف سمت میں حرکت پذیر ہوا۔

''کہاں جارہے ہو؟'' جینی نے سوال کیا۔

''مجھے بھی نہیں معلوم۔ فی الحال یہاں سے نکلو۔'' فرینک نے جواب دیا۔

☆☆☆

اٹلی۔

اوسوریا سے روانہ ہونے کے تیس منٹ بعد نسان ایک نامعلوم مقام پر تھی۔ شام کا جھٹپٹا اترنے کے لیے پر تول رہا تھا۔ بادل بھی سازش پر تلے بیٹھے تھے۔

فرینک نے گاڑی روک دی۔ گلوکمپارٹمنٹ میں سے اس نے ٹورسٹ میپ اور پنسل ٹارچ نکالی۔

''کیا ہمیں آگے نہیں بڑھنا چاہیے؟'' جینی نے استفسار کیا۔

''ہم اندھا دھند سفر جاری نہیں رکھ سکتے۔ ہمیں یہ جاننا ضروری ہے کہ اس وقت ہم ہیں کہاں؟''

جینی خاموش تھی۔ وہ اندر سے بری طرح ہل گئی تھی۔ ذہن میں خیالات وخدشات کی یورش تھی۔

''میں نے اپنے کیریئر میں کئی ایک مشکل ترین کیسز حل کیے ہیں لیکن یہ معاملہ انتہائی پیچ دار ہے۔ کسی بڑے ''جگ سا پزل'' کی طرح۔'' فرینک نے نقشے سے سر اٹھایا۔ ''اجنبی کی باڈی ملنے کے بعد سے پے در پے غارت گری کا بازار گرم ہے اور ہم ابھی تک خالی ہاتھ کھڑے ہیں۔ ابتدائی ایک آدھ واقعات کو شک کا فائدہ دیا جاسکتا ہے لیکن نامعلوم دشمن کھل کر اور وسیع پیمانے پر کارروائیاں کررہا ہے۔ یہ پروفیشنل لوگ ہیں۔'' فرینک لب بستہ ہوکر کسی سوچ میں گم ہوگیا۔ کچھ دیر بعد وہ پُرسوچ انداز میں پھر گویا ہوا۔

''مجھے اسّی فیصد یقین ہے کہ اس الجھے ہوئے معاملے کا کوئی نہ کوئی تعلق تمہارے والد کے ماضی سے ہے۔ ممکن ہے تمہاری والدہ کا ماضی اپنے اندر کوئی اشارہ رکھتا ہو جو ہمیں صحیح سمت میں ڈال دے۔ ہنگامہ آرائی باڈی کی دریافت کے بعد ہی شروع ہوئی ہے۔''

''کیا جاننا چاہتے ہو؟''

”جینیفر، ہر چیز... ہر بات جو تم یاد کرسکو۔“
جینی سر جھکا کر یادوں میں کھو گئی۔ یادیں اسے اذیت کے ریگزار میں گھسیٹ لیتی تھیں۔
اس نے رک رک کر حملے والی رات کے واقعات، اس سے پیشتر اور بعد کی یادوں کے بارے میں اپنی جانب سے سب کچھ بتا دیا۔ ڈسک والی بات وہ گول کر گئی۔ عین وقت پر اسے مارک کی ہدایت یاد آگئی تھی کہ ”ڈسک“ کا ذکر کسی سے مت کرنا۔
فرینک نے تاسف کا اظہار کیا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مایوسی کا عکس تھا۔ کچھ دیر بعد وہ بولا۔ ”کیا رخ اختیار کیا جائے۔ کسی نے تمہارے والد کا پاسپورٹ استعمال کیا اور گلیشیئر تک سفر کیا۔ امکان ہے کہ وہ غیر قانونی طریقے سے سرحد پار کرنا چاہتا ہو۔ وکٹر نے بھی کچھ ایسی ہی خیال آرائی کی تھی۔ تاہم اس کے ساتھی نے بظاہر دغابازی کی اور پاسپورٹ اس کی باڈی کے ساتھ چھوڑ دیا۔ ممکن ہے کہ برفانی طوفان کی وجہ سے یہ حادثہ ہی رہا ہو اور پال مارچ کسی طرح بچ گیا ہو... لیکن پال کا پاسپورٹ اور کپڑے نامعلوم باڈی کے ساتھ کیوں تھے...؟“ یہ ذہن میں رہے کہ نامعلوم باڈی کے بال اور چہرے کی ساخت تمہارے والد سے بہت مشابہت رکھتی تھی۔ پاسپورٹ اور کپڑوں نے اسے پال مارچ ثابت کر دیا تھا۔ حتیٰ کہ تم نے یہاں آکر سارا گیم الٹ دیا کہ دریافت شدہ باڈی تمہارے والد کی نہیں ہے۔ معاملہ گمبھیر صورت اختیار کر گیا۔ بعد کے ناقابلِ یقین تباہ کن واقعات نے گمبھیرتا میں اضافہ کر دیا۔ مجھے اب کوئی شک نہیں رہا کہ تم خطرے میں ہو اور شاید میں بھی۔ یہ کوئی بڑا گیم ہے اور کھلاڑی بھی معمولی نہیں ہیں۔“ فرینک چپ ہو گیا۔ وہ اپنی کنپٹی سہلا رہا تھا۔ وہ پھر گویا ہوا۔
”میرا اندازہ ہے کہ پولیس سمیت، معلوم اور نامعلوم افراد جو اس پُراسرار معاملے میں ملوث ہیں۔ ان میں سے کسی کو اندازہ نہ ہوگا کہ تم ”باڈی“ کو اجنبی قرار دے دوگی۔“
”لیکن یہ بات تو چند افراد کو پتا ہے۔ ان میں سے صرف دو، یعنی ہم زندہ ہیں۔“ جینی نے اعتراض کیا۔
”نہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ بات ”لیک“ ہو گئی ہے۔“
”کیسے؟“
”جنہوں نے وکٹر کو قتل کیا ہے اور سرخ فائل غائب کی ہے۔ انہوں نے یہ بات وکٹر سے اگلوالی ہوگی یا پھر سرخ فائل سے انہیں معلوم ہو گیا ہوگا۔“
”کیا وکٹر نے میری شہادت کا ذکر فائل میں کیا ہوگا؟“
”یقیناً۔“ فرینک نے جواب دیا۔ ”سوچنے والی بات یہ ہے کہ وہ دونوں افراد گلیشیئر کی راہ کہاں جانے کا ارادہ رکھتے تھے اور کیا تمہارے والد زندہ ہیں؟ وہ دونوں کہاں جا رہے تھے؟“
جینی کی رفتار نبض بڑھ گئی۔ ”برگ ہٹ“ اس کی یادداشت نے نام اٹھایا۔
”وہ برگ ہٹ تو نہیں جا رہے تھے؟“ وہ بول پڑی۔
”کیا؟“
”میں جب ویبر کے ساتھ ویزن ہارن گئی تھی تو وہ مجھے علاقے کے بارے میں بتاتا جا رہا تھا۔“ جینی نے تشریح کی۔ ”ویزن ہارن پر چند مقام ایسے ہیں جہاں سے غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث افراد سرحد پار کرکے اٹلی کی حدود میں داخل ہو جاتے ہیں۔ ویبر نے مجھے ”برگ ہٹ“ بھی دکھایا تھا۔ یہ ایک پہاڑی ہٹ ہے۔ ہٹ کے قریب ایک کیتھولک چرچ ہے جو ”کراؤن آف تھارن“ کہلاتا ہے۔ کوہ پیما اور دیگر افراد خراب موسم کی صورت میں چرچ میں پناہ لیتے ہیں۔ ہمیں دونوں مقام دیکھنے چاہئیں۔“
”یہ میرے علم میں تھا کہ غیر قانونی طور پر سرحد پار کرنے کے لیے گلیشیئر کا سہارا لیا جاتا ہے۔“ فرینک کی آنکھوں میں چمک دکھائی دی۔ ”لیکن برگ ہٹ اور چرچ کے بارے میں مجھے پتا نہیں تھا اور ویبر وہی شخص ہے جو تمہارے ساتھ ٹویوٹا میں تھا جب تم خودکشی کرنے جا رہی تھیں۔“
”میں خودکشی کرنے نہیں جا رہی تھی۔“
”میرا مطلب ہے کہ اسے خودکشی یا حادثہ ہی سمجھا جاتا۔ بہرحال یہ اطلاع اچھی ہے۔ ہماری اگلی منزل چرچ ہے۔ اٹھو، بارش کسی بھی لمحے شروع ہو سکتی ہے۔“
”ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ وہ دو افراد تھے؟“
”وکٹر نے ریل ٹکٹ کے دو ٹکڑے دکھائے تھے۔“ فرینک نے کہا۔
”کیا یہ ضروری ہے کہ دوسرا فرد میرے والد ہی ہوں؟ کوئی اور وجہ نہیں ہو سکتی؟“ جینی الجھ رہی تھی۔
”کیا وجہ ہو سکتی ہے؟“ فرینک سوچ میں پڑ گیا۔
”نیز کیا یہ ممکن ہے کہ میرے والد زندہ سلامت ہوں؟“
”بہت مشکل سوال ہے۔ فی الحال اگر ہم امید کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں تو فقط ”غیاب“ کا لفظ استعمال کر سکتے ہیں۔“ فرینک نے قیاس آرائی کی۔

(جاری ہے)

مایاجال

امجد رئیس

مافیا کی ہوشیاریاں اور تباہ کاریاں... جہاں بہتا لہو پانی اور زر کی حکمرانی ہے... اول تا آخر خون... خوف... بے کنار تجسس اور پیہم کروٹ بدلتے پیچ و خم... ہرموڑ پر ایک نیا پیچ، سوال اوپر سوال، موڑ در موڑ ہوسِ زر میں اندھے اور خونی کرداروں نے ایک ایسا جال بچھایا جس کی بھول بھلیوں میں وہ زہرہ جمال و خوش خصال یوں گم ہوئی کہ سچ کی تلاش میں نڈھال ہوگئی... درد و غم اور خون آشام چیرہ دستیوں نے اسے گھائل کردیا... انتظار و اسرار کی جاں کنی کے اس جان لیوا کھیل میں اس کے دل کی بات محتاج بیان رہی... اس کا پیار بھی تابِ غم آزماتا رہا... لیکن پندار حسن کو ٹھیس نہ پہنچائی۔ لہولہان لمحوں میں پروان چڑھتی خاموش رومان کی وہ پُراسرار داستان جہاں جواب کی امید میں ہرموڑ پر ایک نیا سوال ابھر آتا ہے... انٹرنیشنل بیسٹ سیلر گلین میڈ کی پُرتجسس تخلیق جو قدم قدم پر سلجھتی اور الجھتی ہوئی الجھنوں میں قاری کو اپنے سحر میں جکڑ لیتی ہے...

مغربیت کے خزانوں سے قارئین کے لیے نئے سال کا ایک پُرفسوں تحفہ

ٹیورن۔

مارک کی آنکھ کسی نسوانی آواز سے کھلی تھی۔ اس نے خود کو اسپتال کے بستر پر پایا۔ بظاہر یہ ایک نجی کمرا تھا۔ ایک نرس اس پر جھکی ہوئی تکیہ ٹھیک کررہی تھی۔ اس کے ساتھ ایک عمر رسیدہ شخص سفید کوٹ نما لباس میں کھڑا تھا۔ وہ اٹالین میں تیز تیز لہجے میں نرس سے گفتگو کررہا تھا۔

اچانک مارک کی نظر جیک پر پڑی جو دروازے میں کھڑا تھا۔

''کیا ہوا تھا؟'' مارک کی آواز میں کمزوری تھی۔

جیک قریب آگیا۔ ''بعد میں وضاحت کروں گا۔ ابھی تمہیں میڈیکل اٹینشن کی ضرورت ہے۔''

''کم استا، تم کیسے ہو؟''

''وہ پوچھ رہی ہے، کیا حال ہے؟'' جیک نے ترجمہ کیا۔

''سر میں چھوٹے چھوٹے دھماکے ہورہے ہیں۔ کان میں باجے بج رہے ہیں۔ ذہن صاف نہیں ہے۔'' مارک نے کہا۔ تاہم اس کی نظر بدستور جیک پر تھی۔

ڈاکٹر نے ٹارچ کی مدد سے مارک کی آنکھوں کی پتلیوں کا جائزہ لیا،

نبض چیک کی اور اسٹیتھو اسکوپ استعمال کرنے کے بعد اٹالین میں پھر نرس کے ساتھ گٹ پٹ کرنے لگا پھر اس نے جیک سے کچھ کہا۔

''اس کا کہنا ہے کہ تمہیں آرام کی ضرورت ہے۔''

جیک نے بتایا اور ڈاکٹر کو دیکھا۔ ''گرازی ڈوتور۔'' جیک نے کہا۔

''سمجھ رہا ہوں، ٹوٹی پھوٹی جانتا ہوں... یہ مجھے ''پریگو'' (حاملہ) سمجھ رہے ہیں۔'' مارک نے منہ بنایا۔

''ویسے حقیقی کنڈیشن کیسی ہے؟''

''ڈاکٹر کے مطابق چھوٹے موٹے زخم ہیں اور خراشیں ہیں۔ ایکسرے میں کوئی سنگین نقصان دکھائی نہیں دیا۔'' جیک نے کہا۔ ''تمہیں کیا یاد ہے؟''

''زوردار دھماکا ہوا تھا۔ میری کار نے آگ پکڑ لی تھی... پھر یہاں آنکھ کھلی۔'' مارک نے کہا۔ ''تاہم میں نہیں سمجھتا کہ چند گھنٹے سے زیادہ یہاں رکوں گا۔''

ڈاکٹر اور نرس جا چکے تھے۔

''وہاں کیا ہوا اور کیوں ہوا؟'' مارک نے سوال کیا۔

''دھماکے نے HQ بلڈنگ کو ملبے کے ڈھیر میں تبدیل کر دیا ہے۔ چھ اموات ہوئی ہیں جن میں پانچ پولیس کے آدمی ہیں۔ ایک درجن سے زیادہ شدید زخمی ہیں۔ ریڈیو رپورٹ کے مطابق زیرِزمین پارکنگ میں فیول اسٹوریج ٹینک پھٹا ہے۔ یہ ابھی اندازہ ہے۔ فارنسک ٹیم کی چھان بین کے بعد ہی کوئی بات یقین سے کہی جا سکتی ہے۔ میری ذاتی رائے میں یہ بم تھا۔'' جیک نے اختصار سے بتایا۔

''بم؟''

''بلاسٹ اتفاقیہ نہیں ہو سکتا۔ مجھے شبہ ہے کہ قصداً تخریب کاری کی گئی ہے جس نے کی ہے، وہ کیس کی تفتیش روکنا چاہتا ہے۔ تفتیش تو ہوگی لیکن نتیجہ نکلنے کے امکانات معدوم نظر آتے ہیں۔ باڈی، ایوی ڈینس اور دیگر متعلقہ اشیا عمارت میں تھیں اور وہاں اب کچھ نہیں ہے۔''

''لیکن کیوں؟'' مارک نے اعتراض کیا۔ ''کون تفتیش میں حائل ہو رہا ہے؟''

جیک کے چہرے پر تفکرات کا سایہ تھا۔ ''فی الوقت ہمیں جینفر کی فکر کرنی چاہیے۔ تاہم تفتیش ہم دونوں کے مفاد میں نہیں ہے۔''

''ہم دونوں کون؟''

''موسکا یا اور سی آئی اے۔'' جیک نے جواب دیا۔

''بظاہر موسکا یا پچاس ملین گنوا چکی ہے۔ ان کی ترجیح ہے کہ بات ان کی شناخت تک نہ پہنچ جائے۔''

''دھماکے سے پہلے جینفر میری نظروں میں تھی۔''

مارک نے ساری بات بتائی۔

''نسان کا نمبر؟''

''میری جیکٹ کی جیب میں ہے۔''

جیک نے نمبر برآمد کر لیا۔ ''اور کچھ؟''

مارک نے فرینک میکال کے بارے میں بتایا۔

''یہ باتیں میرے علم میں ہیں۔ اس کا بیٹا ''فرکا پاس'' پر حادثے میں مارا گیا تھا۔'' جیک نے بتایا۔

''لیکن مجھے حادثے والی بات پر شک ہے۔''

''ایک اور بات۔'' مارک نے اضافہ کیا۔ ''جینفر کا ٹویوٹا والا حادثہ بھی حادثہ معلوم نہیں ہوتا۔ کسی نے اس کی گاڑی کے بریک ٹیمپر کیے تھے۔''

جیک کے تاثرات میں دھندلی اداسی نظر آئی۔

''ہم نے اسے کال کی تھی، کئی بار... اگر وہ جواب دیتی تو ہمیں کم از کم اس کی لوکیشن کا اندازہ ہو جاتا۔ تاہم اس کا سیل فون آف ہے۔ ہم کوشش کرتے رہیں گے کہ کب وہ فون آن کرتی ہے۔''

مارک نے سنجیدہ آمیز طنز کے ساتھ کہا۔ ''تمہارے دونوں ایجنٹس نے میرے ساتھ رابطہ کیوں منقطع کیا؟''

جیک اچانک براہِ راست سوال سے لمحہ بھر کے لیے گڑبڑا گیا۔ ''ان کی گاڑی خراب ہو گئی تھی۔'' عجلت میں اس نے بھونڈا جواز پیش کیا۔ مارک اسے گہری نظر سے دیکھ رہا تھا۔

''مذاق مت کرو۔'' مارک نے ہاتھ ہلا کر اس کا جواب مسترد کر دیا۔

''انہوں نے ریڈیو پر تم سے رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ناکام رہے۔ پہاڑی علاقوں میں... اور اگر موسم بھی خراب ہو تو رابطہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ گاڑی ملنے تک تو وہ تمہیں کھو چکے تھے۔ پھر برگوف ہوٹل سے انہیں کلیو ملا اور وہ HQ بلڈنگ تک پہنچ گئے۔ تمہیں بچانے والے بھی وہی دونوں تھے۔'' جیک نے قدرے تفصیل کا مظاہرہ کیا۔

''جیک، وقت آ گیا ہے کہ تم پوری طرح کھل جاؤ۔''

''مارک، میں بتا چکا ہوں کہ میں ایک حد سے آگے نہیں جا سکتا۔'' جیک کھڑا ہو گیا۔ ''اس دوران میں مجھے دیکھنا ہے کہ یہ فرینک میکال کی حقیقت کیا ہے؟''

''رک جاؤ، جیک۔''

لیکن جیک باہر نکل چکا تھا۔

☆☆☆

دونوں برگ ہٹ کے بعد چرچ پہنچے۔ چرچ ڈھلوان نما پہاڑی پر تھا۔ نیچے نشانی کے طور پر ایک بورڈ پر مونسر ولکھا تھا۔

بارش کا آغاز ہورہا تھا۔ فرینک نے چرچ کے آہنی گیٹ پر موجود پرانے طرز کی دروازے کی گھنٹی بجائی۔ دو بار گھنٹی بجانے کے بعد کوئی شخص گیٹ پر نمودار ہوا۔ یہ ایک جوان راہب تھا۔ ٹارچ اور چھتری اس کے ہمراہ تھیں۔

دونوں فریق ایک دوسرے کی بات سمجھنے، سمجھانے میں ناکام رہے۔ نوجوان پلٹ کر اندرونی سمت چلا گیا۔ جاتے جاتے وہ انہیں رکنے کا اشارہ کر گیا تھا۔

وہ واپس آیا تو ایک باریش عمر رسیدہ راہب اس کے ہمراہ تھا۔

''کیا تم انگریزی جانتے ہو؟'' فرینک نے سوال دہرایا۔

''یس، میرا نام فادر اینجلو کونراڈ ہے۔ تم لوگ یہاں کیا کررہے ہو؟''

''کوئی یہاں کا انچارج ہوگا، ہمیں اس سے ملنا ہے۔''

''ایبٹ اس وقت یہاں نہیں ہیں۔'' فادر کونراڈ نے گیٹ کے باہر نسان پر نظر ڈالی۔ ''تم راستہ بھول گئے ہو یا گاڑی کے ساتھ مسئلہ ہے؟''

''نہیں، ہمیں اندر آنے دیا جائے تاکہ ہم وضاحت کرسکیں۔'' فرینک نے سر اٹھا کر بادلوں کو دیکھا۔

''معذرت خواہ ہوں۔ دیر ہوگئی ہے۔ ہم اپنے معمولات جلد بند کردیتے ہیں۔ تم لوگ کل آسکتے ہو۔'' فادر کونراڈ کا جواب غیر متوقع تھا۔ جینی کو مداخلت کرنی پڑی۔

''فادر، پلیز۔ یہ بہت اہم ہے۔ زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ پلیز انکار نہ کریں۔ موسم بھی خراب ہوتا جارہا ہے۔'' جینی نے ملتجیانہ انداز میں اصرار کیا۔

فادر ہمدردی اور تجسس کے ملے جلے احساسات کے ساتھ بارش میں کھڑا تھا۔ اس نے ٹھنڈی سانس بھر کر لباس میں سے چابیوں کا گچھا برآمد کیا۔

فادر کی رہنمائی میں وہ آگے بڑھتے رہے۔ بارش کی حدود سے نکلنے کے بعد فادر کے ہاتھ میں ایک آئل لیمپ نظر آنے لگا تھا۔

اٹالین زبان میں اس نے موسم کے بارے میں کچھ کہا پھر بولا۔ ''بجلی اور فون کا نظام موسم نے غارت کر کے رکھ دیا ہے۔'' وہ ان دونوں کو اپنے چھوٹے سے آفس میں لے آیا۔

''تم کہہ رہی تھیں کہ یہ کوئی زندگی اور موت کا مسئلہ ہے؟'' اس نے سوالیہ نظروں سے جینی کو دیکھا۔

''میرا نام جینفر مارچ ہے اور یہ فرینک میکال ہیں۔''

جینی نے پہلے تعارف کرایا۔ فادر نے سر ہلا کر جواب دیا۔ جینی نے اختصار کے ساتھ برف سے دریافت ہونے والی اجنبی باڈی کے بارے میں بتایا۔

فادر نے شانے اچکائے۔ ''یہ کوئی خاص بات نہیں ہے۔ یہاں اس قسم کے واقعات وقتاً فوقتاً ہوتے رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی خاص بات ہے اور اٹالین پولیس تفتیش کررہی ہے تو تم دونوں کا اس سے کیا تعلق بنتا ہے... تم لوگ امریکن معلوم ہوتے ہو؟''

فرینک نے اپنا کارڈ نکال کر میز پر رکھ دیا اور بتایا کہ جس لڑکے نے مذکورہ باڈی دریافت کی تھی، وہ میرا بیٹا تھا جسے بعد میں قتل کردیا گیا۔ فرینک نے زیورچ ایکسپریس سے معلوم کردہ اطلاعات بھی سمجھائیں اور کہا کہ وہ تمام امور تفصیل سے بتائے گا۔ ابھی وہ دونوں یہ جاننا چاہ رہے ہیں کہ دو سال قبل جو شخص برف میں دفن ہوا تھا اس کے ساتھ ایک اور آدمی تھا، جو اس لڑکی کا باپ تھا۔ جس کا اب تک کوئی پتا نہیں ہے۔ ہمیں اس کی تلاش ہے۔ یہ اپنے باپ اور میں اپنے بیٹے کی وجہ سے یہاں نظر آرہا ہوں۔

''میرا خیال ہے کہ برفانی حادثے سے بچنے کے بعد میرے والد یقیناً یہاں آئے ہوں گے۔ اس سلسلے میں آپ کی مدد ہمارے لیے باعثِ تشکر ہوگی۔'' جینی نے نرم اور میٹھی آواز میں درخواست کی۔

''ٹھیک ہے۔'' فادر نے سر ہلایا۔ ''تاہم میں بات کو اچھی طرح سمجھ نہیں سکا۔ تمہارے والد کا کیا نام تھا؟''

''پال مارچ۔'' جینی نے پُرامید نظروں سے فادر کو دیکھا۔

''ہم ریکارڈ تو رکھتے ہیں۔ لیکن میں یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ ہر وزیٹر کے بارے میں لکھا جاتا ہے۔ نیز ریکارڈ تہ خانے میں ہے۔ شاید کل میں کچھ کرسکوں۔'' فادر نے جواب دیا۔

جینی بے قرار تھی۔ اس نے منت سماجت کر کے بہر حال فادر کو قائل کر ہی لیا کہ وہ اسی وقت ریکارڈ دیکھ کر بتا دے۔ اس دوران میں فرینک خاموش رہا۔ وہ جانتا تھا کہ

بڑے میاں کو جینی ہی متاثر کر سکتی ہے۔

بالآخر فادر کونراڈ نیم آمادہ ہو گیا۔

☆☆☆

جب وہ تینوں تہ خانے کی سیڑھیاں اتر رہے تھے تو نوجوان راہب بھی ساتھ تھا۔ اس کے ہاتھ میں لکڑی کے دستے والا ایک پول تھا جس میں کئی لالٹین جھول رہی تھیں۔ فادر کا منہ بنا ہوا تھا۔ جینی متواتر اسے رام کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ فادر کی توجہ ہٹانے کے لیے وہ اِدھر اُدھر کی باتیں بھی کر رہی تھی۔ اس کی میٹھی، سریلی آواز کم از کم نوجوان راہب کو ضرور متاثر کر گئی۔ فادر اس کو برادر پاؤلو کے نام سے مخاطب کر رہا تھا۔

فرینک نے متواتر خاموشی اختیار کر رکھی تھی۔ تاہم وہ دل ہی دل میں کام کی باتیں نوٹ کر رہا تھا۔ کیونکہ جینی اور فادر کی گفتگو میں فادر نے کئی ایک حیرت انگیز باتیں آشکار کی تھیں جن میں تاریخی حقائق، چرچ کی قدامت اور وجہِ تشکیل... فادر کے چہرے کا تکدر معدوم ہو گیا تھا۔ فرینک کو یہ بھی پتا چلا کہ قدیم زمانے میں یہ چرچ نہیں تھا اور دو مرتبہ برفانی طوفان سے تباہ ہوا تھا۔ یہاں سے فرار ہونے کے لیے ایک چور راستہ بھی تھا... وہ تہ خانے کی وسعت پر حیران تھا۔

جینی تواتر کے ساتھ فادر کی معلومات، خدمات اور وابستگی کے ضمن میں قصیدے پڑھ رہی تھی۔ فرینک، گلیوں، کمروں اور راہداریوں کو ذہن میں بٹھا رہا تھا۔

اچانک فادر انہیں ایک دور افتادہ کمرے میں لے آیا۔ جینی کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی۔ وہاں انسانی ڈھانچے، ہڈیاں، کھوپڑیاں وغیرہ موجود تھیں۔ بعض انسانی کھوپڑیوں پر بال بھی نظر آ رہے تھے۔ چاروں طرف عجیب سی بو تھی۔

فادر نے بتایا کہ یہ باقیات پچھلے اور قدیم راہبوں کی تھیں۔ جنہیں ان کی وصیت کے مطابق یہاں رکھا گیا تھا۔ انہوں نے زندگی یہاں بتائی اور بعد از مرگ بھی یہیں رہنا چاہتے تھے۔ فادر نے جذباتی ہو کر خفیہ سرنگ بھی دکھا دی۔

جینی خوف زدہ اور حیران تھی۔ اگر وہ یہاں رہنا چاہتے تھے تو ان کو یہیں پر دفن کیا جا سکتا تھا؟ لیکن اس نے فادر سے یہ سوال نہیں کیا۔ وہ جلد از جلد اس خوفناک کمرے سے نکل جانا چاہتی تھی۔

پھر وہ ایک ایسے کمرے میں پہنچے جہاں رجسٹر، لیجر، جنرل، کاغذات اور بکسوں کا ڈھیر لگا تھا۔

جینی اور فرینک سمجھ گئے کہ یہی ان کی منزل ہے۔

فادر اٹالین میں نوجوان راہب سے ''ٹک ٹاک'' کر رہا تھا جبکہ فرینک چور راستے کی خفیہ سرنگ کا راستہ ذہن نشین کر رہا تھا۔ جس کی تاریخ فادر نے نپولین کے وقت کی بتائی تھی۔ جب فرانسیسی افواج نے اس خطے پر حملہ کیا تھا۔

فادر، جینی کی طرف پلٹا۔ ''تم نے کہا تھا کہ یہ حادثہ دو سال پیشتر ہوا تھا۔ مہینا کون سا تھا؟''

''اپریل، اپریل کا دوسرا ہفتہ۔ تاریخ پندرہ کے اردگرد ہوگی۔'' جینی نے فوراً جواب دیا۔

فادر ایک بار پھر نوجوان سے ''ٹک ٹاک، ٹوپ کٹاک'' میں مگن ہو گیا۔ بعدازاں اس نے ایک لیمپ اپنے ساتھ رکھتے ہوئے جینی اور فرینک کو واپسی کا اشارہ کیا۔

☆☆☆

مارک صبح ساڑھے سات بجے بیدار ہو گیا تھا۔ وہ کچھ دیر یوں ہی پڑا رہا پھر اٹھ کر بیٹھ گیا۔ سر کا درد غائب تھا لیکن ذہنی حالت ایسی تھی جیسے وہ نشے میں ہو۔ اس نے اٹھ کر لاکر سے کپڑے نکال کر تبدیل کیے۔ اسے جینی کا خیال شدت سے ستا رہا تھا۔ وہ جوتے پہن رہا تھا جب جیک نے دروازہ کھولا۔

''کہاں کے ارادے ہیں، مارک؟''

''جیک، مجھے یہاں سے نکلنا ہے۔ میں نہیں رک سکتا۔''

''لیکن کہاں؟''

''یہاں سے نکل کر سوچوں گا۔ جینفر کا پتا چلا؟''

جیک نے گہری سانس لے کر دروازہ بند کر دیا۔ ''نہیں لیکن فرینک میکال کے بارے میں چند اطلاعات ہیں۔ وہ منگل کے روز سوئٹزرلینڈ پہنچا تھا۔ آنے کا مقصد اپنے بیٹے چک میکال کی شناخت تھا۔ وہ نیویارک پولیس ڈپارٹمنٹ میں سراغ رسانی کے فرائض انجام دے چکا ہے۔''

''میرے لیے یہ نئی معلومات ہیں۔'' مارک نے کہا۔

''اور یہ کہ جینفر کو فوری طور پر کوئی خطرہ نہیں ہے۔''

''کیوں؟''

''فرینک اس کے ہمراہ ہے۔'' جیک نے کہا۔

''فرینک پر اتنا بھروسا کیوں؟''

''کیا کریں۔ امید ہے کم از کم جینفر تنہا تو نہیں۔''

''امید رکھی جا سکتی ہے۔ فرینک کے بارے میں تمہاری جو رائے ہے، اس میں بہت زیادہ جان بھی نہیں

ہے۔ تم نے HQ بلڈنگ کی تباہی کے ساتھ وکٹر اور اس کی بیوی کے قتل کی خبر بھی سنائی تھی جسے خودکشی کا رنگ دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ اتنی خوفناک اور بے دھڑک وارداتوں کے بعد اس میں کوئی شک نہیں رہا کہ یہ ایک منظم اور خوفناک کھیل ہے۔ نیز کھلاڑی پروفیشنل ہیں جن کے ہاتھ لمبے ہیں۔ لہٰذا میں جینفر کو اب بھی خطرے میں محسوس کرتا ہوں۔ جب سے پال مارچ کی باڈی دریافت ہوئی ہے، تب سے ایک طوفان بپا ہو گیا ہے۔ خون پھر پانی کی طرح بہہ رہا ہے۔ آخر ایسا کیا راز ہے کہ سویا ہوا آتش فشاں لاوا اگلنے لگا ہے۔ میں خود جینفر کو تلاش کروں گا۔ علاوہ ازیں تمہیں مجھے ہر بات بتانی پڑے گی۔ میں اندھیرے میں کام نہیں کر سکتا۔ یہ ایک پُراسرار اور گہری سازش ہے۔ تم مسلسل مجھ سے متعدد باتیں چھپا رہے ہو۔''

مارک برافروختہ دکھائی دے رہا تھا۔

''ہم جینفر تک نہیں پہنچ پا رہے تو تم کیا کر لو گے؟ نیز معاملے کی خفیہ نوعیت کے بارے میں، میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں۔'' جیک کا انداز مدافعانہ تھا۔

''تمہارے سیکرٹ مشن کی ایسی کی تیسی... اور تم فرینک کے بارے میں اتنے پُراعتماد کیوں نظر آ رہے ہو؟''

''کیونکہ اس کا تعلق پولیس سے رہا ہے۔''

''اور میرا تعلق تو اخبار فروشی سے ہے؟'' مارک بھڑک اٹھا۔

''تم اپنے طور پر کوئی فیصلہ نہیں کرو گے۔''

''کون روکے گا؟'' مارک نے اٹھ کر جیک کی جیکٹ کا کالر پکڑ لیا۔ ''ٹھیک ہے میں جینفر کی کہانی اخبارات کو دے دیتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ فرنٹ پیج اسٹوری ثابت ہوگی اور بہت سے رازوں سے پردہ اٹھ جائے گا۔'' مارک نے اپنا فیصلہ سنا دیا۔

جیک کا چہرہ تاریک ہو گیا۔ ''تم ایسا نہیں کر سکتے۔'' اس کی آواز بکھر گئی۔

مارک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ''تو پھر روک لو۔''

جیک نے ہتھیار ڈال دیے۔ ''او کے، تم جیت گئے۔''

مارک تھم گیا۔ اس کا منہ دروازے کی جانب تھا۔ وہ زیرِلب مسکرا رہا تھا۔

''میں 'اوپر' بات کر لوں پھر جس حد تک جا سکا، اتنا تمہیں بتا دوں گا۔''

☆☆☆

متعلقہ رجسٹر، نوجوان راہب نے فادر کونراڈ کے آفس میں پہنچا دیا تھا۔ اس میں جو کوائف درج تھے، ان کی زبان جینفر اور فرینک کے لیے نامانوس تھی۔ فادر نے جلد ہی پندرہ اپریل کی تاریخ ڈھونڈ لی۔

''نہیں، کچھ نہیں۔'' فادر کا جواب سن کر جینی کا دل ڈوب گیا۔

''پندرہ تاریخ کے آس پاس صفحات پر کوئی انٹری نہیں ہے؟'' جینی کی آواز ٹوٹی ہوئی تھی۔

فادر نے اوراق پلٹنے شروع کیے۔ ایک جگہ وہ رک گیا۔ ''بیس تاریخ میں ایک انٹری ہے۔''

جینی کی امید نے انگڑائی لی۔

فرینک نے سوال کیا۔ ''کیا نام ہے؟''

فادر کی شکن آلود پیشانی پر مزید لکیروں کا اضافہ ہو گیا۔ وہ خاموش تھا۔

''کیا بات ہے؟'' جینی کی آواز میں بے قراری تھی۔

''مجھے یاد آ رہا ہے۔ ایک اجنبی یہاں پہنچا تھا۔ یہ مندرجات پیڈرو نے لکھے تھے: ایک مسافر کل شام پہنچا ہے۔ وہ ہائیکنگ کے لیے نکلا تھا اور راستہ بھٹک گیا۔ اسے طبی امداد کی ضرورت ہے۔''

فادر کونراڈ نے خلا میں دیکھا۔ ''مجھے یاد آ گیا ہے۔ اس آدمی کا چہرہ اور پیر فراسٹ بائٹ سے متاثر تھے۔''

جینی کا بدن لرز اٹھا۔ ''اور؟''

''اور وہ بھوکا تھا۔ اس کی حالت کافی خستہ تھی۔ ہم نے مقامی ڈاکٹر کو کال کرنے کی کوشش کی لیکن اس نے منع کر دیا۔ ایبٹ نے اس کی عارضی مرہم پٹی کی تھی اور اسے اسپتال جانے کا مشورہ دیا تھا۔''

''اس کی عمر کیا تھی؟''

''درمیانی عمر کا آدمی تھا۔''

''اس نے نام بتایا تھا؟''

''اگر بتایا تھا تو مجھے یاد نہیں اور یہاں لکھا بھی نہیں ہے۔'' فادر نے جواب دیا۔

''وہ سوئس تھا یا اٹالین؟''

''وہ غیر ملکی تھا۔ انگریزی بول رہا تھا۔''

جینی نے کانپتے ہاتھوں سے بیگ کھولا اور پال مارچ کی تصویر نکالی۔

''کک... کیا وہ ایسا تھا؟''

فادر نے غور سے تصویر دیکھی۔ ''محسوس تو ہوتا ہے

لیکن میں وثوق سے نہیں کہہ سکتا۔''
''اپنے بارے میں اس نے کوئی اور بات کی تھی؟''
فادر نے جرنل کے مندرجات پر نظر دوڑائی۔ ''وہ آدمی دو دن بعد، اپریل 22 کو چلا گیا تھا۔ ایبٹ نے خود اسے ریلوے اسٹیشن پہنچایا تھا۔ ریلوے اسٹیشن کا سن کر جینی چونک اٹھی۔
وکٹر نے بھی شواہد کے ساتھ ریلوے کے ٹکٹوں کے دو ٹکڑے دکھائے تھے۔
''وہ کہاں جا رہا تھا؟'' پے در پے سوالات نے فادر کو بیزار کر دیا تھا۔
اس کا مجھے کوئی آئیڈیا نہیں ہے۔'' اس نے رجسٹر بند کر دیا۔ بعدازاں وہ انہیں لے کر اندرونی سمت چل پڑا۔ نوجوان ساتھ تھا۔ بارش طوفان میں بدل چکی تھی۔
''آج رات تم دونوں کہاں ٹھہرو گے؟'' فادر نے سوال کیا۔
''ہم نے سوچا تھا کہ ''وارزو'' میں کوئی جگہ ڈھونڈیں گے۔'' فرینک نے جواب دیا۔
''یہاں ایک آدھ ہوٹل ہی ہے۔ یہ کام اب تم کل ہی کر سکو گے۔ بہتر ہے کہ رات مہمان خانے میں گزار لو۔''
''فادر! ہم آپ کے تعاون کے حد سے زیادہ مشکور ہیں۔'' جینی نے تہ دل سے کہا۔
''برادر پاؤلو تمہیں کمرے دکھا دے گا۔''
اچانک جینی کے ذہن میں خیال چمکا۔ ''فادر! کیا آپ علاقے میں کسی ایسی پہاڑی سے واقف ہیں جو ''ایڈل ویز'' کہلاتی ہے۔'' جینی نے ایک سلپ نکالی جس پر اس نے لکھا تھا: ایچ ووگل، برگ ایڈل ویز 705۔
فادر نے سلپ کا معائنہ کیا۔ ''یہ کیا ہے؟''
''یہ نوٹ برف میں سے نکلنے والی باڈی کے کپڑوں میں تھا۔''
فادر نے اپنی ٹھوڑی کھجائی۔ ''ویزن ہارن کی سوئس سائڈ پر ''ووگل'' ایک عام نام ہے۔ خصوصاً برگ اسٹیشن کے اردگرد۔ (برگ، جرمن زبان میں پہاڑی کو کہتے ہیں) اس سے زیادہ میں کچھ نہیں جانتا۔'' فادر نے سلپ واپس کر دی۔
نوجوان پاؤلو دونوں کو کمرے دکھا کر اور ضروری باتیں بتا کر چلا گیا۔
''یہ وزٹ مکمل طور پر ضائع نہیں ہوا۔'' فرینک نے ابتدا کی۔ ''ہمیں چند کلیو، مدھم ہی سہی، بہرحال مل گئے ہیں۔''
''یعنی؟''
''کوئی آدمی انہی تاریخوں میں یہاں آیا تھا۔ وہ برفانی طوفان سے بھی گزرا تھا۔ اس نے ڈاکٹر کو بلانے سے کیوں منع کیا۔ وہ یہاں سے نکلا تو ٹرین سے سفر کیا۔ وکٹر نے بھی ہمیں ٹرین کے ٹکٹ کے ٹکڑے دکھائے تھے۔ تصویر دیکھ کر فادر نے جو کچھ کہا۔ غالب امکان ہے کہ یہاں پہنچنے والا شخص پال مارچ تھا۔ غالباً وہ ''برگ'' کی سمت گیا تھا۔''
''لیکن یہ نامکمل اشارے ہیں۔'' جینی نے کہا۔
''تاہم حوصلہ افزا ہیں۔ سچ کی تلاش میں ہمیں ''ووگل'' کو ڈھونڈنا ہے اور اس کے لیے ''برگ'' تک جانا پڑے گا۔'' فرینک نے اگلے قدم کے بارے میں بتایا۔
''اب تم آرام کرو۔''
''میں تمہارے تعاون کی دل سے قدر کرتی ہوں، بہت شکریہ۔'' جینی نے اظہارِ تشکر کیا۔
''شکریہ کی ضرورت نہیں۔ شاید ہم دونوں ایک ہی کشتی میں سوار ہیں۔ ضرورت پڑے تو کال کر دینا۔ سو جاؤ۔'' فرینک دروازہ بند کر کے اپنے کمرے میں چلا گیا۔
اس کے جانے کے بعد جینی کو مارک اور بابی کا خیال آیا۔ اس نے سیل فون نکال کر آن کیا۔ لیکن اس کی بیٹری ڈاؤن کے قریب تھی۔ اس نے ارادہ کل پر ملتوی کر کے فون دوبارہ آف کر دیا۔

☆☆☆

ٹیورن۔
''یو ایس نیشنل سیکیورٹی کو طویل المدتی سنگین ترین خطرہ کون سا ہے؟'' جیک نے سوال کیا۔
دونوں اسپتال کے کمرے میں آمنے سامنے بیٹھے تھے۔
''تم بتاؤ۔'' مارک نے کہا۔ ''دہشت گردی؟''
جیک نے نفی میں سر ہلایا۔ ''منظم جرائم (آرگنائزڈ کرائم...) ''رشین آرگنائزڈ کرائم'' سرفہرست ہے۔ میرا مطلب ہے ''ریڈ مافیا''۔ سی آئی اے کی جمع تفریق کے مطابق گزشتہ چند برسوں میں ''ریڈ مافیا'' نے دنیا کے ایک وسیع خطے میں پچاس بلین ڈالرز کا ہیر پھیر کیا ہے۔ ان کے سامنے ''اٹالین مافیا''... ''بوائے اسکوائٹس'' ایک تعاقب کر رہ گئی ہے۔''
''میں نہیں سمجھا کہ اس کا پال مارچ سے کیا تعلق بنتا ہے؟'' مارک نے اعتراض جڑا۔

''اسی طرف آرہا ہوں۔ ریڈ مافیا، رئیل اسٹیٹ، اسٹاکس، شیئرز اور دیگر قانونی کاروبار میں ملوث ہے۔ ان قانونی کاروبار کی آڑ میں مافیا منی لانڈرنگ کرتی ہے اور مختلف کاروبار پر اجارہ داری قائم کرتی ہے۔ مافیا کی سب سے زیادہ سرمایہ کاری امریکا کے اندر ہے۔''

''میں سمجھا... لیکن پال مارچ؟''

''پال، پرائم انٹرنیشنل سیکیورٹیز میں کام کرتا تھا۔ پرائم کمپنی کو ایک سال قبل بند کردیا گیا۔ اس سے قبل وہ ایک قانونی انویسٹ منٹ بینک تھا۔ سوائے اس کے کہ کمپنی ریڈ مافیا کی ملکیت تھی۔ براہِ راست نہیں، بلکہ ''کے مین آئی لینڈ'' کی ایک ''شیل کمپنی'' کے ذریعے جو بڑی بڑی غیر قانونی رقوم کو دھو دھلا کر کمپنی کے لیے پاک صاف کرتی تھی... یہ ایک بین الاقوامی آپریشن کا حصہ تھا۔ جسے مجرموں کا ایک گروپ چلاتا تھا۔

''موسکایا'' فرقہ آف شور کمپنیوں اور بینکوں کی آڑ میں آپریٹ کرتا ہے۔ انہوں نے بیوروکریسی کا ایسا پیچیدہ جال بچھایا ہوا ہے جو اُن کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔ ''موسکایا'' والے اپنے ہاتھ صاف رکھتے ہیں اور کام ''چین'' کی دوسری کڑیوں سے کراتے ہیں۔''

''JFK پر مردہ بچے کے پیٹ میں ہیروئن والے کیس پر تم کام کررہے تھے۔ اسے ماسکو سے اسمگل کیا گیا تھا اور موسکایا فرقہ اس کا ذمے دار تھا۔ پیسا بنانے کے لیے وہ ہر کام کے لیے آمادہ رہتے ہیں۔ چاہے وہ کتنا ہی گھناؤنا اور مکروہ کیوں نہ ہو۔''

''انہوں نے پرائم انٹرنیشنل کو کیوں بند کیا؟''

''کیونکہ ہم چار برس سے پرائم کے پیچھے تھے اور بہت قریب پہنچ گئے تھے۔ ہم موسکایا کے خلاف ایک مضبوط کیس بنانے جارہے تھے۔ ہم نے آپریشن کا نام ''اسپائڈر ویب'' رکھا تھا۔ ہم نے فون ٹیپ کیے۔ غیر قانونی اکاؤنٹس کو ٹریک کیا۔ موسکایا چین کی اہم کڑیوں پر ہماری نظر تھی۔ وہی تمام مروجہ ہتھکنڈے... لیکن حیرت انگیز طور پر ہم منزل سے اب بھی دور تھے پھر ہم نے فیصلہ کیا کہ کسی اندر کے آدمی کو ساتھ ملایا جائے۔''

''یہاں سے پال مارچ کی کہانی شروع ہوتی ہے۔ وہ پرائم انٹرنیشنل کے ٹاپ ایگزیکٹو میں شامل تھا۔ وہ ہمیں کمپنی کی خفیہ فائلز تک رسائی دے سکتا تھا۔''

''تمہارا مطلب ہے کہ وہ جانتا تھا کہ پرائم انٹرنیشنل کے اندر کیا ہورہا تھا؟'' مارک نے سوال کیا۔

''اس کا دعویٰ تو یہ نہیں تھا لیکن ہمیں اندازہ تھا کہ وہ باخبر ہے۔ صرف اسے گھیرنے کا مسئلہ تھا۔ کوئی ایسی آفر یا کمزوری جو اسے ہمارے لیے کام کرنے پر مجبور کر دے...''

''کیا مطلب؟''

''ہم نے پرائم کے ٹاپ ملازمین کا پس منظر چیک کرنا شروع کیا۔ جب پال مارچ کا نمبر آیا تو پتا چلا کہ اس کا کوئی فیملی بیک گراؤنڈ نہیں تھا۔ یہ ایک عجیب بات تھی۔ ہم گہرائی میں گئے تو معلوم ہوا کہ اس کا اصل نام ''جوزف ڈیلگاڈو'' تھا۔ دس سال کی عمر میں وہ یتیم ہوگیا تھا۔ اس کی ابتدائی زندگی یتیم خانے میں گزری۔ چوری کے الزام میں ایک آدھ بار وہ بچہ جیل کی سیر بھی کر آیا۔ انیس سال کی عمر میں ایک سال اس نے جیل میں گزارا۔ باہر آتے ہی چاقو کی لڑائی میں اس کے ہاتھوں ایک بندہ مارا گیا۔ لڑائی فونیکس کے ایک بار میں ہوئی تھی۔ پال کا دعویٰ تھا کہ اسے مشتعل کیا گیا تھا۔ بہرحال اسے چار برس کی سزا ہوگئی۔ یہاں سے اس نے تبدیل ہونا شروع کیا۔ قید کا عرصہ اس نے بہتر انداز میں گزارا اور پڑھائی کی جانب توجہ دی۔ باہر نکلنے کے بعد وہ ڈپلوما حاصل کرچکا تھا اور اپنا نام بھی تبدیل کرلیا تھا۔ اس نے خود کو بالکل تبدیل کرلیا تھا۔

''وہ نئے نام کے ساتھ نئی زندگی کا آغاز کررہا تھا۔ اس نے ملازمت کی اور پڑھائی بھی جاری رکھی۔ ایک وقت آیا کہ اس نے پرائم انٹرنیشنل جوائن کرلی۔ وہ ترقی کرتا رہا۔ آج سے چار سال قبل ''پرائم'' کو ایک شیل کمپنی نے خریدلیا۔ جس کے پیچھے موسکایا فرقے کا ہاتھ تھا۔ ہماری جیسے لاٹری کھل گئی۔ ہم نے اس کے ماضی کے ذریعے اسے بلیک میل کیا۔

''اس کے ماضی کو مٹانے کے علاوہ، ہم نے اسے 1/2 ملین کی آفر کی۔ ساتھ ہی اس کی فیملی کے تحفظ کے لیے ''وٹنس پروٹیکشن'' کی پیشکش کی۔ اس کے عوض اسے امریکا اور کیریبین میں ہمارے لیے ''موسکایا'' کے خلاف کام کرنا تھا۔

''پال کی سب سے اہم ڈیمانڈ یہ تھی کہ ''جوزف ڈیلگاڈو'' کی حیثیت سے اس کے ماضی کا ایک ایک لمحہ مٹا دیا جائے۔ جیسے جوزف ڈیلگاڈو کا کوئی وجود نہیں تھا۔ ہم نے اس کی یہ بات مان لی۔''

مارک نے سوچا کہ اسی وجہ سے ''گاردا'' کو جوزف ڈیلگاڈو کا کوئی سراغ نہیں ملا تھا۔

جیک نے گہری سانس لے کر دوبارہ بولنا شروع کیا۔

''سال میں کم از کم دو بار پال سوئٹزرلینڈ جاتا تھا۔ جہاں پرائم انٹرنیشنل کے کئی اکاؤنٹ تھے۔ اس کا ٹاسک سادہ تھا۔ اسے اکاؤنٹس بکس کو دیکھنا تھا کہ وہ کس حالت میں ہیں اور اس کی رپورٹ ہمیں دینی تھی۔''

مارک خاموشی سے سنتا رہا۔

''ایک بار جب پال بزنس ٹرپ پر حسبِ معمول زیورچ جارہا تھا تو ایک ہفتے قبل ہمیں ٹپ ملی کہ موسکا یا نے اٹالین ''ڈرگ ٹریفکرز'' کے ساتھ ایک بڑی ڈیل کا بندوبست کیا تھا۔ بھاری ڈرگ کنسائنمنٹ کے عوض موسکا یا نے پچاس ملین ڈالرز ادا کرنے تھے۔ پچاس ملین مخصوص بانڈز، ہیروں اور کرنسی کی شکل میں تھے۔ موسکا یا کا ایک ٹاپ اہلکار، جس کا نام ''کارل لازار'' تھا، اسے زیورچ میں یہ ادائیگی کرنی تھی۔ پال نے ہمیں بتایا تھا کہ اسے ہدایات دی گئی ہیں کہ وہ زیورچ بینک کے سیف ڈپازٹ باکس، جو پرائم کے زیرِ استعمال تھے، سے بانڈ، کرنسی اور ہیرے نکال کر ''لازار'' کے حوالے کردے۔ ہم نے زیورچ میں اپنی ٹیم سیٹ کی اور لازار کے پیچھے لگ گئے تاکہ اسے رنگے ہاتھوں پکڑا جاسکے۔''

مارک نے سر ہلایا۔

''پال مارچ، زیورچ اترا۔ لازار سے ملا، بینک کا وزٹ کیا۔ مطلوبہ اشیا نکال کر اس نے چار بڑے بریف کیس تیار کیے... وہ اور لازار پاپیادہ ہوٹل کی جانب رواں تھے۔ کامیابی ہم سے چند منٹ کے فاصلے پر کھڑی مسکرارہی تھی۔'' جیک نے ایک ٹھنڈی سانس بھری۔ ''پھر ایک غیر متوقع موڑ آ گیا۔''

''کیا مطلب ہے تمہارا؟''

''وہ دونوں اپنے ہوٹل میں سرے سے گئے ہی نہیں... ابھی ہم ان کے سر پر تھے اور اگلے منٹ وہ غائب ہو چکے تھے۔ ہم اطراف کی سڑکوں کی بھول بھلیوں میں ٹامک ٹوئیاں مارتے رہ گئے۔ ہم نے پانچ بلاکس کی ہر اسٹریٹ کو کھنگالا۔ ہم نے ائرپورٹ کی نگرانی کی لیکن کچھ بھی ہاتھ نہ آیا... پال مارچ اور کارل لازار پچاس ملین کی دولت لے کر غائب ہوگئے۔ یہ حرکت کسی ایک نے کی یا پھر دونوں نے۔ بہرحال ہماری طویل منصوبہ بندی اور سرگرمی کا نتیجہ شرمناک ناکامی کی صورت میں سامنے آیا۔''

مارک کی پیشانی پر لکیریں ابھر آئیں۔ ''پال ایک خطرناک مافیا کے ساتھ دھوکے کا خطرہ کس طرح مول لے سکتا تھا؟''

''تھیوریز ہیں۔ لازار تو تھا ہی گھاگ مجرم۔ مال بہت زیادہ تھا... دوسری جانب میں پال کے مجرمانہ ماضی کو بھی نظرانداز نہیں کرسکتا۔ لازار یا پال میں سے کوئی بھی قانونی رہ گزر سے ملک نہیں چھوڑ سکتا تھا۔ اگر لازار صحیح چل رہا تھا تو اسے گلیشیئر کے ذریعے اٹلی میں داخل ہونا تھا اور موسکا یا کے انتظام اور ہدایت کے تحت متحرک رہنا تھا۔ اگر وہ دھوکا دے رہا تھا تب بھی اسے گلیشیئر کا سہارا درکار تھا۔ پال کا کام اتنا تھا کہ ہوٹل میں چاروں بریف کیس لازار کے حوالے کردے۔ دونوں ایک ساتھ غائب کیونکر ہوئے، یہ ایک اسرار ہے۔

''پھر جو بھی منصوبہ تھا، اسے برفانی طوفان نے تہس نہس کردیا۔ بظاہر یوں لگتا ہے کہ دونوں میں سے ایک بچ گیا اور دوسرا دفن ہوگیا۔ یہاں بھی ایک اسرار ہے۔ برف سے ملنے والی باڈی پال مارچ کی نہیں تھی لیکن پاسپورٹ اور کپڑے پال مارچ کے تھے۔''

''کیا بکواس ہے؟'' مارک اچھل پڑا۔ ''یہ تصدیق، صرف جینفر کرسکتی ہے۔''

''ہاں، اسی نے کی ہے۔'' جیک بولا۔

''لیکن تمہیں کیسے معلوم ہوا؟'' مارک کی آواز میں واضح چبھن تھی۔ وہ بغور جیک کی آنکھوں میں جھانک رہا تھا۔ ''جب جینفر اور فرینک HQ بلڈنگ سے نکلے تو ریسٹورنٹ میں گئے... کوئی ان سے نہیں ملا۔ ذرا دیر بعد عمارت تباہ ہوگئی۔ تب سے وہ دونوں تمہاری پہنچ سے باہر ہیں... پھر تمہیں کس نے بتایا؟'' مارک بے اختیار کھڑا ہو گیا۔

''بیٹھ جاؤ۔ مجھ پر شک مت کرو۔ جب جینفر نے تصدیق کی ہوگی تو اندر اور بھی لوگ ہوں گے۔ فارنسک ایکسپرٹ تو ہوگا ہی... وکٹر بھی ہوگا۔''

''اندر والے سب مارے گئے۔''

''وکٹر دھماکے سے پہلے نکل گیا تھا۔''

''وکٹر کیوں بتائے گا؟'' مارک نے اعتراض کیا۔

''کیوں بتائے گا، کیوں نہیں بتائے گا، اب اس بحث میں پڑنا لاحاصل ہے۔''

''کیا کہنا چاہ رہے ہو؟''

''وکٹر اور مسز وکٹر کو اسی روز قتل کردیا گیا تھا۔''

مارک سن ہو کے رہ گیا۔ اسے سماعت کا دھوکا معلوم ہوا۔ ''کیا کہا؟''

"ہاں وہ مارے جا چکے ہیں۔"

مارک نے سر صوفے سے ٹکا دیا اور جسم ڈھیلا چھوڑ کر آنکھیں بند کرلیں۔ اس کے اعصاب کشیدہ تھے۔ رشین مافیا، موسکایا... موسکایا کے ہاتھ اتنے لمبے ہیں؟ کتنے وسائل ہیں ان کے کہ سی آئی اے جیسی تنظیم برسوں سے سر پیٹ رہی ہے۔ مارک کا ذہن برق رفتاری سے کام کررہا تھا۔ کہیں "موسکایا" کوئی فرضی کہانی تو نہیں۔ اگر موسکایا حقیقت ہے تو جینی اب تک کیوں بچی ہوئی ہے؟ موسکایا جہاں چاہتے ہیں، گھس جاتے ہیں اور اپنا کام کر کے نکل جاتے ہیں... پھر جینی کی کیا اوقات ہے۔ وہ جب چاہیں اسے مکھی کی طرح مار سکتے ہیں۔ آخری جینی کیوں اب تک بچی ہوئی ہے۔ کیوں بچی ہوئی ہے؟ کیا اس میں کوئی کلیو ہے؟ کیا اسے خاص وقت تک بچایا جارہا ہے؟ کیا اس پر حملے فرضی تھے؟ فرینک کی حقیقت کیا ہے؟

"میرا سوال اپنی جگہ پر ہے؟" مارک نے آنکھیں کھول دیں۔

"میں تمہاری تسلی کردوں گا، جب چاہو۔"

"ابھی، اسی وقت۔" مارک کا چہرہ سپاٹ تھا۔

"جینفر کی تصدیق ایک مفروضہ ہے۔"

"کیا بات ہے۔ بہت خوب۔" مارک کے لبوں پر استہزائیہ مسکراہٹ تھی۔ جسے جیک نے نظرانداز کردیا۔

"ہم مفروضے ایسے ہی قائم نہیں کرتے۔ باڈی دریافت ہونے کے بعد جب ہمیں پتا چلا کہ پاسپورٹ کے مطابق وہ پال مارچ تھا۔ تو ہم نے اور شاید تمام متعلقہ فریقین نے یقین کرلیا۔ تاہم میں نے اندیشہ ہائے دور دراز کے تحت پاسپورٹ کی تصویر حاصل کرلی تھی۔ میرا مطلب ہے اس کی نقل۔ میرے پاس پال مارچ کی تصویر شروع سے موجود ہے۔ میں نے نہایت احتیاط سے دونوں تصاویر کا موازنہ کیا... انسٹرومنٹ بھی استعمال کیے۔ میں شک میں مبتلا ہوگیا اور دونوں تصاویر انٹرپول کو روانہ کردیں۔ وہاں الیکٹرونکلی دونوں تصاویر مس میچ (MIS-MATCH) ثابت ہوئیں۔ تصاویر میں مشابہت تھی لیکن وہ پال کی باڈی نہیں تھی۔ جب میں شک میں پڑ گیا تو وہ تو اس کی بیٹی تھی۔ اس نے فوراً تصدیق کردی ہوگی کہ وہ کوئی اور ہے۔ چند نکات اور ہیں جو ہمیں بتا گئے کہ HQ بلڈنگ میں رکھی باڈی پال مارچ کی نہیں ہے۔"

"مثلاً؟"

"مثلاً ہماری طرح موسکایا تک بھی یہ بات پہنچ گئی تھی۔ میرا اندازہ ہے کہ اگر وہ پال مارچ ہی ہوتا تو نہ بلڈنگ تباہ کی جاتی، نہ ہی وکٹر قتل ہوتا۔"

"کیونکہ وہ باڈی یقیناً کارل لازار کی تھی۔ پال یا لازار، تیسرا کوئی امکان نہیں تھا۔ موسکایا اپنے ہاتھ صاف رکھنے کے لیے رتی بھر رسک نہیں لیتے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ طویل عرصے سے ہمارے لیے دردسر بنے ہوئے ہیں۔ اب تم اپنی تفتیش بند کرو۔ لگ رہا ہے کہ جیسے میں کوئی مجرم ہوں۔" جیک نے اکتاہٹ ظاہر کی۔ "اس طرح ہم کیسے مل کر کام کرسکتے ہیں؟"

مارک نے دل ہی دل میں جیک کی شان میں "گل افشانی" کی۔

"اب یہ نہ پوچھنا کہ ہم نے تصویر کی کاپی کیسے حاصل کی یا موسکایا کو اتنی سرعت سے کیونکر خبر ملی کہ پولیس کے پاس جو باڈی ہے، پال کی نہیں بلکہ لازار کی ہے۔"

"نہیں پوچھوں گا۔ تم نے موسکایا کے جتنے عظیم کارنامے گنوا دیے ہیں، اسے دیکھتے ہوئے یہ معمولی بات لگتی ہے۔ انہوں نے اندر کا کوئی بندہ خرید رکھا ہوگا۔" مارک نے کہا۔

اچانک دروازہ کھلا اور ایجنٹ گراہم اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک نقشہ تھا۔ اس نے دھیمی آواز میں جیک سے گفتگو کی۔

"جلدی کرو۔ گاڑی تیار رکھو، میں آتا ہوں۔" جیک کے چہرے پر سرخی نمودار ہوئی۔

"اب کون سا دھماکا ہوا ہے؟" مارک نے ہلکا سا طنز کیا۔

"بات بن رہی ہے۔ جینفر نے اپنا سیل فون چند منٹ کے لیے آن کیا تھا۔ ٹریسنگ بہت مدھم تھی۔ تاہم وہ وارزو کے آس پاس کہیں ہے۔ میرے آدمیوں نے برگوف ہوٹل میں منیجر سے بات کی تھی۔ اس کا نام ایٹن ہے، ایٹن ویبر۔ اس کے علم میں نہیں ہے کہ جینفر کہاں گئی ہے، البتہ اس نے یہ بتایا ہے کہ وہی جینفر کو ویژن ہارن پر لے گیا تھا۔ وہاں جینفر نے جن چیزوں میں دلچسپی ظاہر کی تھی، ان میں ایک "کراؤن آف تھارن" بھی ہے۔ یہ چرچ کا نام ہے۔ جو "وارزو" سے ذرا ہٹ کر ہے۔"

"عجیب بات ہے۔" مارک بڑبڑایا۔

"ایجنٹ گراہم نے نقشے پر جو جگہ دکھائی ہے، چالیس منٹ کی ڈرائیو ہے۔ ہم وہیں جارہے ہیں۔"

"میں بھی ساتھ ہوں۔" مارک نے عندیہ دیا۔

''میرا خیال ہے، تمہیں آرام کے لیے کہا گیا تھا۔''

''بھول جاؤ، میں ساتھ ہوں اور کئی ایک سوالات تمہارے اوپر ادھار ہیں۔ جینیفر کو خطرہ کیوں ہے؟ بلکہ اب بڑا سوال یہ ہے کہ وہ اب تک بچی ہوئی کیونکر ہے؟ برف میں پال کی باڈی نہیں تھی تو پال کہاں ہے؟ وغیرہ، وغیرہ۔''

☆☆☆

سیاہ ٹویوٹا سینا ''کراؤن آف تھارن'' کے باہر آ کر رکی۔ اس میں دو آدمی سوار تھے۔ وہاں نسان کو دیکھ کر سیاہ ٹویوٹا سینا ریورس ہو کر درختوں کے جھنڈ میں چلی گئی۔ اس کی ہیڈ لائٹس بند تھیں۔ انجن بھی بند کر دیا گیا۔ دونوں آدمیوں کے ہاتھوں میں چرمی دستانے تھے۔ انہوں نے گہرے رنگ کے رین کوٹ پہنے ہوئے تھے۔ چہروں پر سیاہ رنگ کے اسکائی ماسک تھے۔ دونوں کار سے نکل کر گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔

ایک سیاہ پوش نے ٹارچ نکال کر گیٹ کے لاک پر مرکوز کر دی۔ دوسرے نے لباس سے چمڑے کا پاؤچ نکالا جس میں مختلف قسم کے چھوٹے چھوٹے چند اوزار اور تار تھے۔ وہ لاک پر جھکا اور ایک منٹ کے اندر اسے کھول ڈالا۔ دونوں اندر چلے گئے۔

اندرونی عمارت کا دروازہ بھاری لکڑی کا تھا۔ چوبی دروازے کا لاک بھی انہوں نے بہ آسانی کھول ڈالا۔ دونوں اب اندرونی عمارت میں تھے۔ کوٹ کے اندر سے اسکارپین مشینی پسٹل نکل آئے۔ جو پتلی بیلٹ کے ذریعے گردن سے لٹکے ہوئے تھے۔ دونوں نے اپنے اپنے ہتھیار چیک کیے پھر چوبی دروازہ بند کر کے بے دھڑک اندر کی سمت چل دیے۔

☆☆☆

فادر کونراڈ کی تاریکی میں آنکھ کھلی۔ پہلا خیال اسے یہی آیا کہ اس نے کوئی ڈراؤنا خواب دیکھا ہے۔ وہ سانس نہیں لے پا رہا تھا۔ وہ خواب نہیں تھا۔ دو سیاہ پوش اس کے کمرے میں تھے۔ ایک کا ہاتھ اس کے منہ پر جما ہوا تھا۔ دوسرے نے ٹارچ کی روشنی فادر کے خوف زدہ چہرے پر پھینکی۔

فادر نے مچلنا شروع کیا تو چاقو کی دھار اس کے گلے میں چبھنے لگی۔

''حرکت مت کرو۔ ہلے تو آخری بار ہلو گے۔'' پھنکار جیسی سرگوشی ابھری۔ ''منہ بھی بند رکھنا، کھولا تو پھر بند نہیں ہوگا۔''

فادر کا جسم ساکن ہو گیا۔ اس کی آنکھوں میں دہشت ناچ رہی تھی۔

فوراً بعد ہاتھ اس کے منہ پر سے ہٹ گیا۔

''جو پوچھوں، جواب دیتے جاؤ۔ جھوٹ بولا تو وہ آخری جھوٹ ہوگا۔'' پھنکار پھر ابھری۔

فادر نے سر ہلایا۔ اس کی حالت غیر ہو چکی تھی۔

''دو مہمان آئے تھے۔ کہاں ہیں؟ کوئی بات مت چھپانا؟''

فادر چپ رہا۔ اس کے اندر کھلبلی مچی ہوئی تھی۔ اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ ایک بدترین صورتِ حال سے دوچار ہو چکا ہے۔

''جواب دو، تیسری بار نہیں پوچھوں گا۔'' سیاہ پوش کی آواز سے زہر ٹپک رہا تھا۔

فادر نے پھنسی پھنسی آواز میں ساری کہانی سنا دی۔

''یہاں اور کتنے افراد ہیں؟''

''میرے علاوہ دو اور ہیں۔ برادر پاؤلو اور برادر فرانکو۔''

''ان کی لوکیشن بتاؤ۔''

''برادر پاؤلو یہاں سے تین دروازے دور ہے۔ برادر فرانکو اگلے کوریڈور کے پہلے کمرے میں ہے۔''

جواب ملتے ہی ہاتھ دوبارہ سختی سے فادر کے منہ پر جم گیا۔ دوسرے سیاہ پوش نے پھرتی اور صفائی سے فادر کا نرخرہ تراش دیا۔

☆☆☆

اچانک جینی کی آنکھ کھل گئی۔ وہی دیرینہ خواب تھا۔ اس مرتبہ کافی دنوں کے بعد دکھائی دیا تھا۔ اسے ادراک تھا کہ باہر طوفان جاری ہے۔

سینے میں دل جنگلی گھوڑے کی طرح سرپٹ دوڑ رہا تھا۔ جینی کا بدن پسینے میں بھیگا ہوا تھا۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس کی حالت ہمیشہ سے زیادہ ابتر تھی۔ خواب تو وہی تھا۔ ہمیشہ کی طرح پھر اس کی حالت اتنی ناگفتہ بہ کیوں ہے؟ قاتل کمرے کے اندر ہے لیکن وہاں تو کوئی نہیں تھا۔ اس نے ہراساں نظروں سے اِدھر اُدھر دیکھا... جینی کو مارک کی یاد آئی۔ دفعتاً اس کی سماعت سے مدھم آواز ٹکرائی۔ وہ اچھل پڑی۔ آواز کوریڈور سے آئی تھی۔ آواز دوبارہ سنائی دی۔

جینی کو بستر سے اٹھنے میں بے حد قوت صرف کرنی پڑی۔ کمرے میں تاریکی کا راج تھا۔ وہ اندازے سے دروازے کی طرف گئی۔ تیسری بار مختلف آواز آئی۔

کھڑکھڑاہٹ سے ملتی جلتی... کوئی دروازے کے ہینڈل پر تھا۔ وہ لڑکھڑا کر پیچھے ہٹی اور گرتے گرتے بچی۔ اسے لگا کہ بے قابو دھڑکن پسلیاں توڑ دے گی۔

معاً دروازہ کھل گیا۔ مدھم روشنی اندر در آئی۔ چیخنے کے لیے بے اختیار اس کا منہ کھلا جو بھی تھا بہت پھرتیلا تھا۔ کھردرا ہاتھ اس کے منہ پر جم گیا۔ چیخ حلق میں ہی گھٹ کے رہ گئی۔

سرگوشی ابھری۔ ''کوئی آواز نہیں۔''

جینفر مچلی۔ ''خدا کے لیے، جو کہہ رہا ہوں وہ کرو۔''

فرینک نے ہاتھ جینفر کے منہ پر سے ہٹالیا۔ جینی کی رکی ہوئی سانس بحال ہوگئی۔ فرینک نے ٹارچ نکالی۔ اس کے دوسرے ہاتھ میں مقتول وکٹر کا پسٹل تھا۔

''دروازہ بند کر دو۔'' اس نے انگلی ہونٹوں پر رکھ کر خاموشی کا اشارہ کیا۔ جینی نے دیکھا، فرینک کے پیروں میں موزے تھے۔ دونوں جوتے فیتوں کے بل پر گلے میں جھول رہے تھے۔ یقیناً وہ افراتفری میں اس تک پہنچا تھا۔

''کک... کیا ہوا؟''

''جلدی تیاری کرو۔ آواز دھیمی رکھو۔ ہم یہاں سے جا رہے ہیں۔''

''کیوں؟''

''دشمن پہنچ گئے ہیں... جو کہہ رہا ہوں، وہ کرو۔''

جینی کے ہاتھ پیر پھول گئے۔ کیا وہ خواب نہیں دیکھ رہی تھی؟ آج کا خواب کتنا حقیقی تھا۔ کیا یہ آخری خواب تھا؟

اچانک اسے اپنے ناکافی لباس کا خیال آیا۔ فرینک نے اسے تیاری کے لیے کہا تھا اور اس کے لباس کی طرف کوئی توجہ نہیں دی تھی۔ وہ ہمت جمع کر کے متحرک ہوگئی۔ فرینک کی موجودگی سے اسے ڈھارس کا احساس ہوا۔ کیا آج بھی وہ اسے بچالے گا؟ ''دشمن'' کون؟ کیا اس کے گھر کو برباد کرنے والے سفاک قاتل نے خواب کی دنیا سے باہر قدم رکھ دیا ہے؟ وہ سوچتی جا رہی تھی اور لباس تبدیل کر رہی تھی۔

فرینک دروازے سے کان لگائے کھڑا تھا۔ جینی اپنا بیگ اور جوتے اٹھا کر اس کے پاس آگئی۔ ''کیا ہو رہا ہے؟''

''کسی آواز سے میری آنکھ کھلی تھی۔ میں دیکھنے کے لیے باہر نکلا تو فادر کے کمرے کے قریب مجھے دو مسلح آدمی نظر آئے۔ دونوں کے چہرے سیاہ اسکائی ماسک میں چھپے ہوئے تھے۔ میں بروقت اپنے کمرے میں واپس گھس گیا۔

گن لے کر میں نے دوبارہ جھانکا۔ دونوں غائب تھے۔ میں ننگے پاؤں فادر کے کمرے تک گیا۔ وہ مر چکا تھا۔ تیز دھار آلے سے اس کا گلا کاٹ دیا گیا تھا پھر میں نے برادر پاؤلو کو چیک کیا۔ اسے بھی قتل کر دیا گیا تھا۔ یہاں موجود آخری راہب کو دیکھنا بے معنی تھا۔ اس کا انجام دیوار پر لکھا تھا اور ہمارا بھی۔ مہلت کم تھی... میں اسے بچا نہیں سکتا تھا۔ میں سیدھا یہاں آگیا۔''

جینی کے بدن کی کم ہوتی ہوئی لرزش پھر سے بڑھ گئی۔ ویسی ہی رات تھی... اسے لگا کہ وہ ماضی میں سفر کرتی ہوئی دو سال پیچھے چلی گئی ہے۔ فرق یہ تھا کہ اس مرتبہ قاتل دو تھے اور وہ بھی تنہا نہیں تھی۔

فرینک نے ٹارچ آف کر کے احتیاط سے دروازہ کھول کر جھانکا۔ پھر جینفر کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکل گیا۔ فرینک کا رخ تہ خانے کی جانب تھا۔ وہ سیڑھیوں کے قریب پہنچے تھے کہ عقب میں دو روشن لکیریں لہرائیں۔ یہ ٹارچ کی روشنی تھی۔

''بھاگو۔'' فرینک نے جینفر کو دھکیلا۔ اگلے لمحے وہ سیڑھیوں پر تھے۔ عقب میں بھاگتے قدموں کی دھمک سنائی دی۔ وہ ننگے پیر تیزی سے سیڑھیاں اترتے چلے گئے۔ تہ خانے میں جانے کے لیے شاہ بلوط کا چوبی دروازہ حائل تھا۔ چابی دیوار کے حلقے میں لٹک رہی تھی۔ جینفر نے چابی حلقے سے نکال کر دروازہ کھولا۔ فرینک بریٹا ہاتھ میں لیے عقب میں دیکھ رہا تھا۔

دروازہ کھلتے ہی وہ اندھا دھند تاریکی میں گھس گئے۔ جینی خوف اور بدحواسی پر قابو پانے کی کوشش کر رہی تھی۔

''دروازہ اندر سے لاک کر دو۔'' فرینک نے ٹارچ روشن کی۔ قدموں کی دھمک بتا رہی تھی کہ قاتل سیڑھیوں پر ہیں۔ جینی کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کس طرف بڑھے۔ تہ خانہ خاصا وسیع تھا۔ تاہم فرینک کا ذہن صاف تھا۔ وہ ٹارچ کی روشنی میں تہ خانے کی بھول بھلیوں میں بہ آسانی رواں تھا۔ فاصلے سے گولیوں کی چیخ سنائی دی۔ فرینک سمجھ گیا کہ دروازے کا لاک اڑا دیا گیا ہے۔

وہ سیدھا، بغیر کسی غلطی کے ''موت کے کمرے'' میں جا گھسا۔ جہاں ڈھانچے، ہڈیوں اور کھوپڑیوں کے ڈھیر لگے تھے۔ بعض ڈھانچے قیمتی لباس میں ماربل سے بنے شیلف میں لٹک رہے تھے۔

جینی نے بہ دقت خود کو سنبھالا ہوا تھا۔ اندر بھی موت اور باہر بھی موت... بیرونِ عمارت طوفان، اندرونِ

عمارت گھور تاریکی اور خون میں ڈوبی لاشیں۔۔۔ تہ خانے کا بھیانک منظر، تعاقب میں خونی درندے۔۔۔ جینی کو لگا کہ وہ کسی ہارر مووی کا حصہ ہے۔

وہ یہیں مرے گی اور اس کی ہڈیاں بھی ان ہڈیوں میں شامل ہو جائیں گی۔

ٹارچ کی بیٹری ڈاؤن ہو رہی تھی۔ فرینک ایک سرخی مائل ماربل کے شیلف کی طرف متوجہ تھا۔ جس میں ایک ''شاندار'' قدیم ڈھانچا بیش قیمت لباس میں لٹک رہا تھا۔ پتا نہیں کس طرح ڈھانچے کو صحیح حالت میں رکھا گیا تھا۔ ورنہ اتنے عرصے میں اس کی ہڈیوں کا برادہ بن جانا چاہیے تھے۔ لباس کی شان اور قیمت اس کے طلائی بٹن اور زرگری سے عیاں تھی۔ وقفے وقفے سے صفائی کے ذریعے لباس کی حفاظت کا انتظام رکھا گیا تھا۔ کمرے میں ناگوار بو پھیلی ہوئی تھی جس میں مختلف کیمیکلز کی بو بھی شامل تھی۔ فرینک کی یادداشت میں فادر کونراڈ کی تقریر کے الفاظ گونج رہے تھے۔ فادر نے شاہانہ ڈھانچے کا تعارف ''پادرے بونی فیس کے نام سے کرایا تھا۔ اسے نہیں پتا تھا کہ چوبیس گھنٹے کے اندر اندر وہ خود اس کمرے کی زینت بننے کی تیاری پکڑ چکا ہوگا۔

جینی ابکائی روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔

تھوڑی سی کوشش کے بعد پادرے بونی فیس کے شیلف نے آواز کے ساتھ اپنا رخ بدل لیا۔ اس عمل کے دوران میں اچانک ''پادرے'' کے استخوانی ہاتھ کی ایک انگلی ٹپک گئی۔ شیلف کے عقب میں خفیہ سرنگ بھی نمودار ہو گئی۔ فرینک نے انگلی اٹھا کر ''پادرے'' کے لباس کی جیب میں ڈال دی اور اپنا لائٹر نکالا۔ کیونکہ ٹارچ کی بیٹری نے جواب دے دیا تھا۔

فرینک جینفر کو لے کر سرنگ میں گھس گیا۔ اس نے شیلف کو واپس اصل جگہ پر لانے میں وقت ضائع نہیں کیا۔ وہ بخوبی آگاہ تھا کہ کسی کی رہنمائی کے بغیر تہ خانے کی بھول بھلیوں کو سمجھنا سہل نہیں تھا۔ قاتل ''پادرے بونی فیس'' تک پہنچنے میں خاصا وقت صرف کر بیٹھیں گے۔ ان کے نزدیک شکار تہ خانے کے پنجرے میں مقید ہو چکا تھا۔ ممکن ہے کہ ایک نے سیڑھیوں پر مورچا سنبھال رکھا ہو اور دوسرا انہیں تلاش کرنے پر لگا ہو۔۔۔ محض ٹارچ کی مدد سے تلاش اور دشوار ہو گئی تھی۔ فرینک کا اندازہ تھا کہ وقت صرف ہو گا تو قاتل بیٹری سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔

سرنگ کی اونچائی کم تھی اور وہ جھک کر آگے بڑھ رہے تھے۔ دیواروں کے ساتھ زمین پر بھی انسانی ہڈیاں پڑی تھیں۔ آگے سرنگ بلند تر ہونا شروع ہو گئی تھی۔ فرینک لائٹر آن، آف کر کے استعمال کر رہا تھا۔

آخر کار وہ سرنگ کے آخری سرے تک پہنچ گئے۔ دونوں کے چہرے اتر گئے۔ ان کی سمجھ میں آیا کہ گھٹن زیادہ کیوں تھی۔ اچھا ہوا کہ فرینک نے سرنگ کے اندر آنے کا راستہ بند نہیں کیا تھا۔ سرنگ کا بیرونی بند دہانہ ان کا منہ چڑا رہا تھا۔ یہاں پتھروں کا ڈھیر لگا تھا۔

فرینک نے چند بڑے پتھر اٹھا کر ایک طرف پھینکے۔ اس کی مایوسی غصے میں بدل گئی۔ اندھا دھند اس نے پتھر ہٹانے شروع کیے۔ تاہم راستہ نمودار نہ ہوا۔ فرینک نے لائٹر آف کیا اور ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

''اب کیا ہوگا؟'' جینفر نے لرزیدہ آواز میں سوال کیا۔

''یہاں تک پہنچے ہیں تو نکلیں گے بھی۔'' وہ پھر کھڑا ہو گیا۔ چند پتھر ایک طرف کر کے اس نے لائٹر آن کیا اور ہاتھ بلند کر کے بازو کو ادھر اُدھر گھمایا۔ ایک مقام پر شعلے میں جنبش ہوئی۔ فرینک نے لائٹر خلا میں اسی مقام پر رکھا۔ شعلہ آہستہ آہستہ تھرکنے لگا۔ جینی کے چہرے سے ناامیدی نے سرکنا شروع کیا۔

فرینک نے لائٹر اسے پکڑایا اور دونوں ہاتھوں سے مزدوری میں جت گیا۔ ذرا دیر بعد ہوا کی آمد واضح ہو گئی اور سوراخ نمودار ہوا۔ جینی نے ٹمٹماتا لائٹر بجھا دیا اور خود بھی چھوٹے پتھر ہٹانے میں مصروف ہو گئی۔ باہر آسمان پر رہ رہ کر بجلی چمکتی تو انہیں مناسب روشنی میسر آجاتی۔ بالآخر اتنا راستہ بن گیا کہ وہ رینگ کر نکل جائیں۔۔۔ اس کام میں جو وقت صرف ہوا، اس نے دونوں کے خدشات میں اضافہ کر دیا تھا۔

دس سیکنڈ تک فرینک نے تمام قوت سماعت سرنگ کے اندرونی سرے کی جانب لگائی۔ پھر جینفر کو باہر نکلنے کا اشارہ کیا۔ بریٹا اس کے ہاتھ میں واپس آ گیا تھا۔

یکے بعد دیگرے باہر نکل کر انہوں نے تیزی سے جوتے پہنے اور بھیگتے ہوئے نسان کی تلاش میں دوڑے۔

''دھیان سے۔'' فرینک نے تنبیہ کی۔ وہ جس رخ پر نکلے تھے، وہ مخالف سمت تھی۔ فرینک رک گیا۔ بجلی چمکی تو اس نے چرچ کو دیکھا اور رخ بدل کر گیٹ کی سمت دوڑ پڑا۔ جینفر اس سے چند قدم پیچھے تھی۔

کچھ دیر بعد وہ نسان میں نکلے جا رہے تھے۔ جینفر

سیٹ کی پشت سے ٹیک لگائے گہری گہری سانسیں لے رہی تھی۔

وہ لوگ ان تک کیسے پہنچے؟ یہ سوال جینی کے ذہن میں گردش کررہا تھا۔ اس نے فرینک سے پوچھ ہی لیا۔

''گاڑی میں ''بگ'' چھپایا گیا ہے اور کوئی صورت نہیں۔ یہ کام کہیں بھی کیا گیا ہوگا، ممکن ہے کہ آغاز میں ہی کر دیا گیا ہو۔ جب میں نے نسان چند گھنٹے کے لیے ورکشاپ میں دی تھی۔ اگر ہم ''بگ'' تلاش کرتے ہیں تو اس میں گھنٹے بھی لگ سکتے ہیں۔ دوسری طرف نسان کے ساتھ ہم مستقل خطرے میں ہیں۔''

''پھر؟''

''پھر یہ کہ جلد از جلد نسان کو چھوڑنا ہے۔ اگلا قدم وارزو ریلوے اسٹیشن سے ''برگ'' کے لیے ٹرین پکڑنی ہے۔''

☆☆☆

مارک اور جیک، اوپل میں وارزو کی سمت گامزن تھے۔ عقبی نشست پر گراہم براجمان تھا۔ بارش تھم گئی تھی۔ تاہم سڑکیں گیلی تھیں، جابجا پانی کھڑا تھا۔

مارک نے پھر سوالیہ کلام چھیڑ دیا۔

''حاصلِ کلام یا کاوش فی الحال ''تھیوری'' کی شکل میں ہے۔'' جیک نے بولنا شروع کیا۔ ''جس نے بھی پچاس ملین کا خزینہ چرایا ہے وہ خاص مدت کے لیے زیرِ زمین چلا گیا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ پلاسٹک سرجری کے بعد اس نے ایک نئی زندگی کا آغاز کردیا ہو۔ لیکن باڈی کی دریافت کے بعد ہلچل مچ گئی۔ مزید یہ کہ جینفر کی غیر متوقع شناخت نے صورتِ حال کو مزید الجھا دیا۔ بعدازاں جو تباہ کاری ہوئی اور لاشیں گریں یا گرائی گئیں، اس کے بعد پولیس کا رویہ یکسر بدل گیا.... واضح بطور پر وہ اندھیرے میں ہیں اور ظاہر ہے کہ اولین ترجیح کے طور پر [illegible] کو ڈھونڈتے پھر رہے ہیں۔ دوسری جانب رشین مافیا کا موسکایا کلین (CLAN) بھی اس کے تعاقب میں ہے، اس امید میں کہ پچاس ملین کا کوئی سراغ لگ سکے۔ تیسری جانب اصل مجرم اگر اس بھاگ دوڑ سے باخبر ہے تو وہ بھی نہیں چاہے گا کہ جینفر کے ذریعے موسکایا اپنے مجرم تک پہنچ جائے۔ مختصر یہ کہ جینفر کے لیے سہ طرفہ خطرات ہیں۔ فرینک میکال اس کے ساتھ ہے، بظاہر اس کا مسئلہ چک میکال کی موت ہے اور وہ خوامخواہ خطرناک جال میں الجھ گیا ہے۔ موسکایا خون بہانے میں کسی قسم کا تردّد نہیں کرتے۔''

''ضروری نہیں کہ اصل مجرم زندہ ہو؟'' مارک نے اعتراض کیا۔ ''تم نے کہا تھا کہ لاش لازار کی ہے۔ اصل مجرم تو وہی ہے... پال مارچ کا معاملہ مشکوک ہے۔ وہ زندہ ہوتا تو دو سال میں کسی نہ کسی طرح جینفر سے رابطے کی کوشش ضرور کرتا... دوسرے یہ بات بھی مشکوک ہے کہ لاش لازار کی ہے۔ ایسا ہوتا تو برفانی قبر سے پوری دولت نہیں تو کچھ حصہ ضرور ملتا...؟''

جیک پُرسوچ انداز میں سر ہلا رہا تھا۔

''موسکایا کو جینفر سے کلیو ملنے کی امید ہے تو وہ اسے کیوں ہلاک کریں گے؟''

''یہ صرف امید ہی ہے اگر وہ جینفر سے اپنے مطلب کی کوئی بات نہ اگلوا سکے تو وہ بے دریغ اسے ختم کردیں گے۔ انہیں اس سے کوئی غرض نہیں کہ وہ کچھ جانتی ہے یا نہیں جانتی... البتہ یہ بات یقینی ہے کہ اگر اسے کچھ پتا ہے تو موسکایا کو اس کی زبان کھلوانے میں زیادہ وقت نہیں لگے گا اور اس صورت میں بھی اس کی ہلاکت یقینی ہے۔ سب سے بڑا خطرہ موسکایا ہی ہے۔''

''عجیب بات ہے۔'' مارک نے اعتراض کیا۔ ''اگر یہ تھیوری صحیح ہے تو گلیشیر پر جینفر کو براہِ راست ہلاک کرنے کی کوشش کیوں کی گئی تھی؟''

''دو باتیں ہیں۔ ممکن ہے کہ یہ تیسرے فریق یعنی موسکایا کے مجرم کی کارستانی ہو، یا ہماری تھیوری غلط ہو... اگر ہم بہت دور کی کوڑی لائیں تو پھر فرینک موسکایا کا مہرہ ہے جو جینفر کا اعتماد جیت چکا ہے۔ وہ متواتر اس کوشش میں ہوگا کہ جینفر کو پولیس سے دور رکھتے ہوئے کوئی کام کی بات معلوم کرسکے۔''

''آخری بات ٹھیک ہے تو اس کا مطلب جینفر درحقیقت موسکایا کی گرفت میں ہے؟''

''بالکل۔ اگر فرینک، موسکایا کا بندہ ہے...''

''الجھن سی الجھن ہے۔ بہت سارے اگر، مگر اور مفروضے ہیں۔'' مارک نے منہ بنایا۔ ''ایک اور مفروضہ بھی شامل کرلو۔''

''کون سا؟'' جیک نے پوچھا۔

''یہی کہ سب کہانیاں ہیں اور فریق صرف ایک ہے۔''

''وہ کون ہے؟''

''وہ تم ہو۔'' مارک نے بے دھڑک انگلی اٹھائی۔

جیک کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔ وہ کم از کم ایک منٹ تک

ہنستا رہا۔ مارک سوچ رہا تھا کہ جیک یا تو بہت بڑا اداکار ہے یا پھر وہ خوامخواہ اس سے بدظن ہو رہا ہے۔

جیک کی ہنسی تھمی تو وہ بولا۔ ”چلو یہ مفروضہ بھی شامل کرلیتے ہیں... میں نے تمہیں ڈسک کے بارے میں بتایا تھا۔ اگر پال زندہ ہے اور ہمیں ڈسک مل جاتی ہے تو ہم موسکا یا کو لنک اپ کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ڈسک میں ”پرائم انٹرنیشنل“ کے سوئس کھاتوں کے نمبرز کے علاوہ بھی بہت کچھ ہے لیکن اگر یہ خواب پورا ہوتا ہے تو پال طے شدہ 1/2 ملین طلب کرے گا اور تحفظ کے لیے ”وٹنس پروٹیکشن“ کی سہولت مانگے گا... اپنے، جینفر اور بابی کے لیے۔“

”ہم سب جانتے ہیں کہ جینفر کو کچھ نہیں معلوم۔“ مارک نے کہا۔ ”یہ بھی ضروری نہیں کہ پال زندہ ہو۔“

”جینفر جب HQ بلڈنگ، باڈی کی تصدیق کے لیے گئی تھی تو اس نے اجنبی نعش کے ساتھ پاسپورٹ اور اپنے والد کے کپڑے شناخت کیے تھے۔ ہمارے آدمی کی فراہم کردہ اطلاعات کے مطابق اسے برف سے نکلنے والے مزید شواہد بھی دکھائے گئے تھے جو کپڑوں اور بیگ سے برآمد ہوئے تھے۔ ہمارا آدمی ان شواہد کی تفصیل بتانے میں ناکام رہا اور عمارت کی تباہی میں مارا گیا۔ ہمیں پتا ہے نہ موسکا یا کو کہ جینفر نے باڈی کے علاوہ کیا دیکھا... امکان موجود ہے کہ اس نے کوئی ایسی چیز نوٹ کی ہو جو گتھی کو سلجھا سکے۔“

پیشتر اس کے کہ مارک کوئی بات کرتا، جیک کا سیل فون گنگنانے لگا۔

مارک کو ”کالر“ کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی لیکن جیک کے چہرے کا تغیر اس کے سامنے تھا۔

”تمہیں یقین ہے کہ وہ جا چکے ہیں؟ اوکے، ہم تیس منٹ کے اندر پہنچ رہے ہیں۔ کسی چیز کو ہاتھ مت لگانا۔ سن رہے ہو۔ کسی شے کو مت چھونا۔“

☆☆☆

جینفر اور فرینک ٹرین کے درمیانی حصے کے ڈبے کے ایک کمپارٹمنٹ میں تھے۔ دونوں اس بات سے بے خبر تھے کہ ٹرین کی روانگی کے وقت سیاہ ٹویوٹا وہاں پہنچ چکی تھی۔ چند منٹ کے فرق سے سیاہ ٹویوٹا کی قاتل سواریوں نے ٹرین مس کر دی تھی۔ تاہم وہ دونوں ٹکٹ بوتھ سے یہ معلوم کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے کہ ان کے ”شکار“ کی منزل کون سی ہے۔

”انہوں نے فادر اور ان کے ساتھیوں کو کیوں...؟“ جینی فقرہ مکمل نہ کر سکی لیکن مطلب واضح تھا۔

”انہوں نے پہلے معلومات حاصل کی ہوں گی۔ بہ آسانی فرض کیا جا سکتا ہے کہ فادر نے پوری کہانی سنائی ہو گی۔ وہ اور کر بھی کیا سکتا تھا۔ رجسٹر کا ذکر بھی آیا ہوگا۔ ہم دونوں کی بات لازماً ہوئی ہوگی۔ دو سال پہلے بیس اپریل کو جو زخمی آدمی یہاں پہنچا تھا۔ فادر اور دیگر راہب اس کے بھی گواہ تھے۔ لہٰذا ان کو جان سے ہاتھ دھونے ہی تھے۔ میں نے پہلے بھی قیاس ظاہر کیا تھا کہ اس پُراسرار کیس کے پُراسرار مجرم ہر ایک گواہ، شواہد اور علامت مٹانے کے درپے معلوم ہوتے ہیں۔ اس اعتبار سے ہم دونوں بھی خطرے میں ہیں... یقیناً وہ ہمارے تعاقب میں ہی وہاں پہنچے تھے۔“

”ان کے وسائل اور پھرتیاں ظاہر کر رہی ہیں کہ وہ یہاں بھی پہنچ سکتے ہیں؟“ جینی کی آواز میں ہراس کی جھلک نمایاں تھی۔

”ہاں، یہ خارج از امکان نہیں ہے۔“

فرینک دروازے کی جانب بڑھا تو جینی کے ذہن میں خوف نے سر اٹھایا۔ ”تم کہاں جا رہے ہو؟“

”واش روم، کیا تمہیں جانا ہے؟“

”نہیں۔“ فرینک کی موجودگی اسے سہارا دیتی تھی۔

فرینک نے اس کی سراسیمگی کو محسوس کر لیا۔

”گھبراؤ نہیں، میں جلد ہی واپس آجاؤں گا۔ دروازہ بند رکھنا، اوکے؟“

جینی نے سر ہلایا اور نشست پر بیٹھ گئی۔ فرینک نے دروازہ کھول کر کوریڈور کی دونوں سمتوں میں نظر ڈالی اور نکل گیا۔

جینی کے تصور میں چرچ کے دہشت ناک مناظر گھومنے لگے۔ اسے پھر مارک اور بابی کا خیال آیا۔ جینی نے بیگ میں فون تلاش کیا اور اس پر انکشاف ہوا کہ وہ سیل فون کہیں گرا چکی ہے۔ غالب امکان تھا کہ وہ چرچ میں کہیں گرا ہے یا پھر خفیہ سرنگ میں۔

فرینک جلد واپس آ گیا۔ اب اس کا حلیہ کافی بہتر دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے واش روم اور ڈائننگ کار کی نشاندہی کی اور کافی کے بارے میں پوچھا۔

”میں پہلے واش روم ہو آؤں۔“ جینی نے اپنے ابتر حلیے کا جائزہ لیا۔

☆☆☆

واش روم میں اس نے اپنا چہرہ اور لباس درست کیا۔ پانی سے لباس کے داغ دھبے حتی الامکان دور کیے۔

جینی باہر نکلی تو کوریڈور کے سرے پر اسے دو آدمی دکھائی دیے۔ اس کا دل بڑی زور سے دھڑکا۔ غور اور تصدیق کا وقت نہیں تھا۔ اولین خیال چرچ کے سنگ دل قاتلوں کا تھا۔ ایک بھورے بالوں والا تھا۔ اس کی آنکھ کے نیچے زخم کا لمبا نشان تھا۔ دوسرا پستہ قد اور گنجا تھا۔ ان کے چہروں پر لکھا تھا کہ وہ کس قماش کے آدمی ہیں۔ ٹرین کی اسپیڈ میں فرق پڑا۔ وہ ایک سرنگ میں داخل ہو رہی تھی۔

جینی چیخ مار کر اندھا دھند دوڑی۔ اسے کچھ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔ اس نے عقب میں دوڑتے قدم کی دھمک سنی اور ایک کمپارٹمنٹ میں گھس گئی۔ جہاں طلبا کا رش تھا۔ وہ چلاتی ہوئی راستہ بنا رہی تھی۔ دونوں آدمی اس سے زیادہ دور نہیں تھے۔

جینی کی واحد امید فرینک تھا۔ کم از کم وہ مسلح تو تھا۔ وہ پھر کوریڈور میں نکل گئی۔ اس کا کمپارٹمنٹ بیس قدم دور تھا۔ قاتل دس گز کے فاصلے پر تھے۔ وہ حلق پھاڑ کر فرینک کو آوازیں دے رہی تھی۔

دروازہ کھول کر وہ اپنے کمپارٹمنٹ میں پہنچی۔ قاتل سر پر تھے۔ وہ سکتے کے عالم میں پھٹی پھٹی آنکھوں سے خالی کمپارٹمنٹ کو گھور رہی تھی۔ فرینک وہاں نہیں تھا۔

☆☆☆

کہر آلود شام تھی۔

وہ ایک دور افتادہ فارم تھا۔ قریبی گاؤں بھی کوئی تین میل کے فاصلے پر تھا۔ وہ شخص تنہا رہائش پذیر تھا۔ اس کے ساتھی دو ''ڈوبرمین'' (کُتّے) تھے۔ وہ باڑے میں گائے کا دودھ دوہنے میں مصروف تھا۔ ڈوبرمین اس کے قدموں میں لوٹ رہے تھے۔

وہ کام سے فارغ ہو کر اٹھا تو دونوں ڈوبرمین ساتھ ساتھ تھے۔ دودھ کے برتن اس نے کچن میں رکھے۔ اس کی جسامت اچھی تھی۔ اس نے جیکٹ اور سبز رنگ کے ربر بوٹ پہنے ہوئے تھے۔ اس کے چہرے پر موسم و سفر کے سرد و گرم کے نمایاں اثرات تھے۔ علامات بتا رہی تھیں کہ وہ کسی برفانی علاقے میں فراسٹ بائٹ کا شکار ہو چکا ہے۔

پلاسٹک سرجن کی کاوشوں کے باوجود اس کی ناک کا ایک نتھنا غائب تھا۔ بائیں ہاتھ کی تین انگلیاں غائب تھیں۔ اس نے پردوں کی جھریوں سے باہر جھانکا۔ پھر میز کی جانب گیا جہاں ایک دوربین اور اخبار پڑا تھا۔

اس نے دوربین اٹھائی۔ واپس کھڑکی پر آ کر اس نے دوربین مرکزی سڑک پر مرکوز کر دی۔ وہاں کسی آدمی یا کار کا نام و نشان نہ تھا۔

جب سے ویزن ہارن پر زیر برف ''باڈی'' دریافت ہوئی تھی۔ تب سے اس کے روز و شب خوف کے زیر سایہ گزر رہے تھے۔ تین دن قبل اس نے ایک کار دیکھی تھی جو کئی بار فارم کے آس پاس دکھائی دی تھی۔ اس نے دوربین رکھ کر پسٹل نکالا اور اسے چیک کرنے لگا۔ بعدازاں اس نے دونوں کُتّوں کے نام لیے۔ ڈوبرمین اس کے ساتھ ہی لگے رہتے تھے۔ اس نے دونوں کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ ان کے خونخوار جبڑے ایک اشارے پر کسی کو بھی چیر پھاڑ سکتے تھے۔ اس کے کہنے پر ڈوبرمین فرنٹ پورچ میں جا بیٹھے۔

کچن کے قریب وڈیو/ ٹی وی سیکیورٹی اسکرین موجود تھی جس کا کنکشن دو کیمروں کے ساتھ تھا جو فارم ہاؤس کے سامنے اور عقبی حصوں کو مانیٹر کرتے تھے۔ اس نے اسکرین آن کر کے بیرونی مناظر کا جائزہ لیا۔ مطمئن ہونے کے بعد پسٹل اس نے واپس جیب میں رکھ لیا۔ ''باڈی'' کی دریافت کے بعد اس کا راز خطرے میں پڑ گیا تھا لیکن وہ کسی بن بلائے مہمان کے استقبال کے لیے تیار تھا۔

☆☆☆

نیویارک۔

''گاردا'' لانگ بیچ پولیس ڈپارٹمنٹ کے دفاتر میں موجود تھا۔ پرائم انٹرنیشنل سیکیورٹیز کے بارے میں تفصیل جاننے کے لیے اس نے انٹرنیٹ کو تادیر کھنگالا تھا۔ تاہم کوئی نئی خاص بات معلوم کرنے میں ناکام رہا... کمپنی بند ہو چکی تھی۔ بہرحال اسے ایک کلیو مل گیا کہ کمپنی کا فارمر وائس پریذیڈنٹ فریڈرک کریمر اب مین ہٹن انویسٹمنٹ بینک میں ملازم ہے۔ کریمر بینک کے سیکیورٹیز کے شعبے میں متعین تھا۔

گاردا نے نمبر تلاش کر کے فون ملایا۔ فون کریمر کی سیکریٹری نے وصول کیا۔ گاردا نے اپنا تعارف کرایا۔ کچھ دیر بعد وہ کریمر سے مصروفِ گفتگو تھا۔ اس نے کریمر کو پال مارچ کا اشارہ دیا۔

''کیا یہ بات چیت آفیشل ہے؟'' کریمر نے سوال کیا۔

''نہیں۔ دو سال قبل پال غائب ہو گیا تھا۔ اس کی بیوی کو قتل کر دیا گیا۔ اس وقت میں اس کیس پر کام کر رہا تھا۔''

''ہاں، وہ بڑا المناک واقعہ تھا۔ پال اپنے کام میں ماہر تھا اور اسٹاف کے لیے باعثِ تکریم۔''

کریمر نے کہا۔ ''تاہم مجھے اس کے ساتھ کام کرنے کا زیادہ موقع نہیں ملا۔ غالباً ایک سال کام کیا ہوگا اس لیے میں اس کو بہت زیادہ نہیں جانتا تھا۔''

''کمپنی کو کیوں بند کیا گیا؟'' گاردا نے سوال کیا۔

''میں کوئی خیال پیش کرنے سے قاصر ہوں۔ کام اچھا چل رہا تھا۔ یقیناً مالکان کے پاس کوئی معقول وجہ ہو گی۔''

''تم مالکان کے بارے میں کیا جانتے ہو؟''

''کوئی شیل کمپنی تھی، 'کے مین' کی۔''

''کچھ وضاحت کر سکتے ہو؟''

''کے مین والی شیل کمپنی کو کوئی اور کمپنی اون کرتی تھی۔ جبکہ اس کمپنی کے اونر کا اونر کوئی اور تھا۔ یہ ایک پیچ دار ''کارپوریٹ اونر شپ اسٹرکچر'' کی قسم ہے جس کا مقصد گمنامی، ٹیکس چوری وغیرہ ہوتا ہے۔'' کریمر خاموش ہوگیا۔

''او کے، خبر یہ ہے کہ پال مارچ کی باڈی، سوئس، اٹالین بارڈر پر زیرِ برف گلیشیئر پر سے دریافت ہو چکی ہے۔''

''ہم... مجھے خبر نہیں تھی۔ حیرت انگیز۔'' کریمر کے چہرے پر حیرانگی کے سوا کچھ نہ تھا۔ فون پر یہ حیرانگی گاردا نہ دیکھ سکا۔

''میں ''کیس'' پر واپس آنے کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔ کچھ سوالات ہیں شاید تم مدد کر سکو۔''

''معذرت خواہ ہوں مسٹر گاردا، میں پہلے ہی جو جانتا تھا، وہ بتا چکا ہوں۔ گڈ ڈے۔'' لائن بے جان ہوگئی۔

☆☆☆

اٹلی۔

لاشوں کی تعداد تین تھی۔ دو کے گلے کٹے ہوئے تھے جبکہ معلوم ہوتا تھا کہ تیسرے نے پھندا لگا کر خودکشی کی تھی۔

''تینوں راہب ہیں۔'' ایجنٹ فیلوز نے بتایا۔ اس کے ہاتھ میں الیکٹرک ٹارچ تھی۔ گیٹ کھلا ہوا تھا اور ہر طرف ویرانی تھی۔

''جینفر اور میکال غائب ہیں۔'' جیک نے کہا۔

''ہاں، دو کمروں کے شواہد بتاتے ہیں کہ وہ وہاں ٹھہرے تھے۔''

''چلو، دکھاؤ اور جلدی۔''

''انٹرسٹنگ۔'' مارک نے تبصرہ کیا۔ ''دو سال پہلے مارچ کے گھر میں جو کچھ ہوا، اسے یہ رنگ دینے کی کوشش کی گئی تھی کہ پال مارچ فیملی کو قتل کر کے نکل گیا۔ تھیوری کمزور اس لیے پڑ گئی کہ جینفر بچ گئی تھی۔ اس کے بیان کے مطابق قاتل نے اس پر مجرمانہ حملے کی کوشش کی تھی۔

''دوسری بار جینفر کو گلیشیئر پر نشانہ بنایا گیا۔ وہ کامیاب ہو جاتا تو حادثہ ہی معلوم ہوتا۔ جیک میکال کی ہلاکت کو بھی پولیس حادثہ سمجھتی رہی جبکہ کیپٹن وکٹر اور اس کی بیوی کی واردات میں بھی یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی کہ وکٹر نے بیوی کو قتل کر کے خود کو گولی مار کے ہلاک کر لیا۔ اب یہاں بھی یہی صورتِ حال ہے۔ جیسے ایک راہب نے دیوانگی کے عالم میں اپنے ساتھیوں کو قتل کیا پھر خودکشی کر لی۔'' مارک نے تجزیہ پیش کیا۔

''ٹھیک کہتے ہو۔'' جیک بولا۔

''یعنی ایک بات عیاں ہے کہ یہ ساری کارستانی ایک ہی گروہ کی ہے۔ وارداتوں کا انداز یکساں ہے اور شاید وہ گروہ/تنظیم یا فرقہ ''موسکایا'' ہے۔''

''یہ بھی ٹھیک ہے۔''

''ایک اور اہم بات۔'' مارک نے نکات اٹھانے کا سلسلہ جاری رکھا۔ ''جینفر پر کُل تین حملے ہوئے اور وہ تینوں بار بچ گئی۔ نہ وہ پولیس میں ہے، نہ ہی اسے اس قسم کے حالات و معاملات سے نمٹنے کا کوئی تجربہ ہے... ایسا کیوں اور کیسے؟''

''قسمت، اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ اس کی اور ہماری بھی خوبیٔ قسمت۔'' جیک نے جواب دیا۔

''صرف قسمت؟''

''تم کیا کہو گے؟''

''ایک بار... دو بار... تین بار... اگر یہ قسمت ہے تو ''گولڈن لک'' ہے۔'' مارک نے بتایا۔ ''ایک بار چلتا ہے، تین بار ہضم نہیں ہوتا۔''

''گولڈن گرل۔ گولڈن لک... اور کوئی توجیہہ نہیں ہے جب تک متبادل توجیہہ سامنے نہ آئے۔'' جیک نے کہا۔

''ویسے تم نے دور کی کوڑیاں لانا شروع کر دی ہیں۔''

''تو کیا کروں۔ اگر اسے قسمت مان لیا جائے تو مزید کتنی دیر چلے گی۔ مطلب یہ کہ اگر یہ قسمت ہے تو وہ جلد ہی ماری جانے والی ہے۔ موسکایا حقیقت ہے تو سی آئی اے ہر مرتبہ دو قدم پیچھے کیوں رہ جاتی ہے؟''

''بدقسمتی۔'' جیک نے سابقہ انداز میں جواب دیا۔

''بہت خوب۔ تو پھر بھاگ دوڑ بند کرو۔ تم لوگ بدقسمت ہو اور وہ خوش قسمت۔ للہٰذا صحیح سلامت خود ہی واپس آ جائے گی۔'' مارک نے کھلا طنز کیا۔

''مارک تمہارا غصہ اور تشویش بجا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہم بہت جلد کامیاب ہوں گے اور تمہارے تمام سوالات حل ہو جائیں گے۔ ہمیں ایک ہی کامیابی ملے اور وہی آخری اور فیصلہ کن ہو گی۔ قبل اس کے پولیس پہنچے، یہاں سے نکلو۔ گراہم تم فیلوز کے ساتھ ہو گے اور مارک میرے ساتھ جائے گا۔''

☆☆☆

نصف گھنٹے بعد نیلی نسان وارزور ریلوے اسٹیشن سے کچھ فاصلے پر مل گئی۔ مارک نے لائسنس پلیٹ پہچان لی۔ نسان کی چابیاں اگنیشن میں تھیں۔ محسوس ہوتا تھا کہ گاڑی کو لاوارث چھوڑ دیا گیا تھا۔ گراہم ٹارچ لے کر گاڑی کے نیچے گھسا ہوا تھا۔

''یعنی اب انہیں گاڑی کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ریل گاڑی کی ضرورت ہے۔'' مارک نے قدرے فاصلے پر ریلوے اسٹیشن کو دیکھا۔

''اچھے جا رہے ہو۔'' جیک نے ستائش کی۔ زیادہ وقت نہیں گزرا۔ ٹکٹ ایشو کرنے والا یقیناً جوڑے کو بھولا نہیں ہو گا۔ دونوں امریکن ہیں... میں معلوم کر کے آتا ہوں۔'' جیک اسٹیشن کی طرف بڑھ گیا۔

''کیا ڈھونڈ رہے ہو؟'' مارک، گراہم کے قریب ہو گیا۔ وہ کوئی ننھی سی شے لے کر نسان کے نیچے سے نکل رہا تھا۔ مارک نے اس کی کھلی ہتھیلی کو دیکھا۔ ''بگ؟''

''ہاں، ہماری طرح کوئی اور بھی ان کے پیچھے لگا ہوا ہے۔'' گراہم نے کہا۔

''اور ہم پھر دو قدم پیچھے ہیں۔'' مارک بڑبڑایا۔ وہ لوگ جیک کا انتظار کرنے لگے۔ جیک مثبت خبر لے کر آیا تھا۔

''وہ دونوں 'برگ' کی سمت گئے ہیں۔''

☆☆☆

جینی نے چند لمحے ضائع کیے اور بعد ازاں پلٹ کر پھر کوریڈور میں بھاگی۔ قاتل بس چند قدم دور تھے۔ مایوسی کا اندھیرا ذہن میں اترنے لگا۔ اس نے سر جھٹکا اور اندھادھند پوری قوت سے دوڑ پڑی۔ اس کا ذہن خالی تھا۔ یہ خیال بھی نہیں آیا کہ قاتل بہ آسانی اسے گولی مار سکتے تھے... وہ متواتر چیخ رہی تھی۔ شاید فرینک کہیں سے آ جائے لیکن امید بر نہ آئی۔ وہ ریل ڈبے کے سرے پر تھی۔ وہ بلا سوچے سمجھے ایک کھلے کمپارٹمنٹ میں گھس گئی۔ وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔ اس کی نظر کھلی کھڑکی پر پڑی۔ ذہن نے کہا کود جاؤ لیکن ٹرین برق رفتاری سے ابھی تک سرنگ میں دوڑ رہی تھی۔ اس کی حالت دہشت زدہ ہرنی کی طرح تھی، دماغ ماؤف تھا۔ مہلت ختم ہو گئی تھی۔

تین سیکنڈ بعد گنجا قاتل نمودار ہوا۔ اس کے ایک ہاتھ میں مشینی پسٹل تھا۔ خوف و دہشت نے جینی کو مفلوج کر دیا تھا۔ پستہ قد گنجے نے اسے بے بس چڑیا کی طرح دبوچ لیا۔ اس کے مکروہ لمس نے جینی کو پھر بیدار کر دیا۔ وہ تڑپ اٹھی۔ ردعمل کے طور پر اسے تھپڑ کھانا پڑا پھر پستہ قد گنجے نے اسے گلے سے دبوچ کر کھلی کھڑکی سے لگا دیا۔

جینی سمجھ گئی کہ وہ اسے گولی نہیں مارے گا بلکہ کھڑکی سے باہر پھینکے گا۔ وہ دیوانہ وار ہاتھ پیر چلا رہی تھی۔ ایک بار پھر مدد کے لیے اس نے چیخنا شروع کر دیا۔ گنجے کے ہاتھ کا دباؤ بڑھا تو اس کی چیخ بھی گھٹ گئی۔

جینی نے اندھوں کی طرح اپنا بیگ کھول کر اس میں ہاتھ ڈالا۔ کوئی سخت چیز اس کے ہاتھ سے ٹکرائی۔ یہ بال پین تھا۔ اس نے ڈوبتے ہوئے ذہن کے ساتھ قوت جمع کی اور گنجے کے چہرے پر وار کیا۔ بال پوائنٹ اس کی آنکھ میں جا گھسا۔

گنجے کی کرب میں ڈوبی ہوئی چیخ بلند ہوئی۔ جینی آزاد ہو گئی۔ قاتل کے ہاتھ سے مشینی پسٹل گر گیا تھا۔ وہ خود بھی لڑکھڑا کر گرا اور ایک ہاتھ سے بال پین باہر کھینچا... ساتھ ہی خون کی پچکاری اچھلی۔ وہ لوٹ پوٹ ہو گیا۔ اتفاق سے وہ دروازے میں گرا تھا۔ جینی نے پھلانگ کر باہر نکلنا چاہا لیکن گنجے نے اس حالت میں بھی اس کی ایک ٹانگ پکڑ لی۔

جینی کی نظر مشینی پسٹل پر پڑی، وہ ہاتھوں کے بل پر نیچے گئی اور لیٹ کر مہلک ہتھیار پر قبضہ کر لیا پھر ٹانگ کو بل دے کر زخمی قاتل کی گرفت سے چھڑا لیا۔ جینی کا سانس دھونکنی کی طرح چل رہا تھا۔ سیکنڈ کے دسویں حصے میں فادر کی لہولہو لاش اس کے تصور میں ابھری۔ جینی نے بلا تامل ٹریگر دبا دیا۔ مشینی پسٹل کی تڑتڑاہٹ گونجی۔ بیشتر گولیاں خالی گئیں۔

تاہم پھر بھی دو گولیوں نے اس کا دایاں شانہ ادھیڑ ڈالا۔ وہ چیختا ہوا دروازے کے باہر جا پڑا... اسی وقت فرینک بریٹا ہاتھ میں لیے بگولے کی طرح گنجے کو پھلانگتا ہوا اندر داخل ہوا اور پسٹل جینفر کے ہاتھ سے لے لیا۔

جینی کٹی پتنگ کی طرح فرینک کی بانہوں میں جا گری۔ وہ ہچکیوں سے رو رہی تھی۔ وہ ابھی تک دوسرے قاتل کو بھولی ہوئی تھی۔ فرینک اسے دلاسا دے رہا تھا۔

''فرینک... مم... میں... میں نے اسے مار

دیا؟''

''ٹھیک کیا ورنہ وہ تمہیں مار دیتا۔ پتا نہیں مرا بھی ہے یا زندہ ہے۔ خود کو سنبھالو... شاباش حوصلہ کرو۔''

''تم... کہاں چلے گئے تھے؟''

''میں کافی کے لیے گیا تھا، چلو آؤ۔'' فرینک نے اس کا ہاتھ پکڑا۔

جینی نے دیکھا کہ کچھ فاصلے پر گنجے کا ساتھی بھی فرش چاٹ رہا تھا۔

''کیا وہ مر گیا؟''

''پتا نہیں۔ البتہ میں نے بریٹا سے اس کا سر اچھی طرح ٹھونک دیا تھا۔'' فرینک نے دونوں کے ہتھیار جمع کیے۔ میگزین الگ کر کے بریچ ایمونیشن سے خالی کر دیے۔ پھر ناکارہ مشینی پسٹل کھڑکی سے باہر اچھال کر ہاتھ جھاڑے۔

تب ہی جینفر نے نوٹ کیا کہ فرینک کے چہرے پر خون آلود خراشیں پڑی تھیں اور ایک آنکھ کے نیچے زخم تھا۔

''یہ... یہ کیسے...؟'' جینی کی آواز میں تاسف تھا۔

''ہوتا ہے معمولی بات ہے۔ گنجے کا ساتھی جسامت کے برعکس خاصا سخت جان تھا۔ یہ دونوں وہی ہیں جو چرچ تک پہنچے تھے۔''

''ان کی پھرتیاں ناقابلِ یقین ہیں۔ دونوں یہاں تک اتنی جلدی پہنچے کیسے؟''

''اس پر پھر بات کریں گے۔ نکلنے کی تیاری کرو۔ ہمیں اسٹیشن سے پہلے اترنا ہوگا۔ ٹرین سرنگ سے نکل گئی ہے۔ ہم کھڑکی سے کود دیں گے۔ میں لیور کھینچ کرا تا ہوں۔''

ایمرجنسی اسٹاپ لیور کے استعمال کے بعد ٹرین کی رفتار کم ہونے لگی۔

☆☆☆

وہ لوگ برگ مارکیٹ اسکوائر مین تھے۔ قصبہ تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ سڑکیں سنسان تھیں۔ رات کا ایک بج رہا تھا۔

''اس وقت کچھ نہیں کیا جا سکتا۔'' جیک نے کہا۔ فی الحال چند گھنٹے یہیں آرام کرنا ضروری ہے۔'' وہ واکس ویگن میں تھے۔ جیک نے گراہم کو ہوٹل کی تلاش پر مامور کیا تھا۔

☆☆☆

دونوں ریلوے ٹریک کے ساتھ پیدل چلتے رہے۔ ''برگ'' کی حدود کے قریب انہیں ایک کیب مل گئی جس نے انہیں ایمبیسڈر ہوٹل تک پہنچا دیا۔

انہوں نے دو متوازی کمروں کی خواہش ظاہر کی۔ دونوں کے حلیے مشکوک تھے۔ نہ کوئی سامان تھا۔ وقت بھی نصف شب کا تھا۔ ریسپشنسٹ کی آنکھوں میں شک کی جھلک تھی۔ اس نے ریزرویشن کے بارے میں سوال کیا۔

جواب نفی میں ملا۔ ''ہماری کار قصبے کے باہر خراب ہو گئی تھی۔'' فرینک نے کریڈٹ کارڈ نکالا۔

''دو ملحقہ کمرے دستیاب نہیں ہیں۔'' استقبالیہ کلرک نے معذرت کی۔ ''تین سو چھ اور تین سو نو مل سکتے ہیں دونوں میں تین کمروں کا فاصلہ ہے۔''

جینی اور فرینک نے رجسٹریشن کارڈ بھرے۔ کلرک نے بغور ان کے پاسپورٹ چیک کیے۔ نیز اس نے فرینک کے کریڈٹ کارڈ کی نقل بھی رکھ لی۔ پھر دو عدد ڈور کارڈ ان کے حوالے کیے۔

جینی اکیلے کمرے میں رکنے سے ہچکچا رہی تھی۔ وہ خاصی خوف زدہ ہو چکی تھی۔

''جینفر تم اتنی کمزور نہیں ہو۔ ٹرین میں تم نے استطاعت سے بڑھ کر حالات کا مقابلہ کیا تھا۔ مضبوط رہو... صبح ہم ''وو گل'' کو تلاش کریں گے۔''

فرینک نے اسے حوصلہ دیا اور اگلے قدم کے بارے میں بتایا۔

☆☆☆

جینی اپنے کمرے کی کھڑکی میں کھڑی برگ کی روشنیوں کو تک رہی تھی۔ گزرے ہوئے پے در پے خوفناک واقعات نے اس کی توانائی نچوڑ لی تھی۔ اس کا ذہن پریشان تھا۔ نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ وہ دونوں رات کے اس پہر کوئی سرگرمی دکھانے کے قابل نہیں تھے۔ کھڑکی میں کھڑے کھڑے اس کے دماغ میں ایک خیال رینگا۔

فرینک نے اسے کمرے تک محدود رہنے کی تاکید کی تھی لیکن اس نے نائٹ اسٹینڈ سے کارڈ اٹھایا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔

☆☆☆

وہ ہوٹل برگ ریلوے اسٹیشن سے قریب تھا۔ چاروں امریکنز کے ہاتھوں میں ایک ایک بیگ تھا۔ نائٹ پورٹر نے گیسٹ رجسٹریشن کارڈ بھروا کر انہیں چار سنگل روم الاٹ کر دیے۔

جیک نے اس سے اکیلے میں کچھ بات کی اور اسے بھاری ٹپ سے نوازا۔ بعدازاں وہ اپنے ساتھیوں کی جانب آیا۔ ''اپنے اپنے بیگ کمروں میں چھوڑ کر دو منٹ

کے لیے میرے کمرے میں آجاؤ۔'' اس نے مختصر میٹنگ کی خواہش کا اظہار کیا۔

مارک نے اپنے کمرے کا لاک کھولا تو اس کا ارادہ تھا کہ گاردا سے بات کرے اور بابی کی خیریت بھی معلوم کرے۔ اس نے حساب لگایا کہ اس وقت نیویارک میں شام کے ساڑھے سات بج رہے ہوں گے۔ مارک کے علم میں تھا کہ گاردا گھر پہنچنے سے قبل بار میں ضرور رکے گا۔ اس نے جیک سے میٹنگ کے بعد کال کرنے کا فیصلہ کیا۔

کمرا زیادہ بڑا نہیں تھا۔ گراہم اور فیلوز مارک سے پہلے ہی جیک کے کمرے میں پہنچ چکے تھے۔

''میرا اندازہ ہے کہ انہیں ٹرانسپورٹ کی ضرورت پڑے گی۔'' اس نے کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ صبح کے آغاز میں وہ کار ہائر کریں گے۔ نائٹ پورٹر نے بتایا ہے کہ ٹاؤن میں معقول کار ہائر آفس ایک ہے اور وہ ہے ''ہرٹز''۔ تو ہمیں ابتدا بھی وہیں سے کرنی ہے۔ مارک تم آفس کھلنے سے پہلے ہی وہاں پہنچ جانا۔ میں اسٹیشن پر رہوں گا۔ گراہم ہوٹلوں میں فون کرے گا۔ فیلوز بسوں کے اڈے پر ہوگا۔ علاوہ ازیں میں ہیڈ آفس فون کرکے پچاس میل کے دائرے میں تمام ہوٹلوں کی بکنگ ریکارڈ کا ڈیٹا بھی حاصل کروں گا۔ ہم اپنے ٹارگٹ سے بہت قریب ہیں اور کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں رکھیں گے، کوئی سوال؟'' وہ چپ ہوگیا۔ خاموشی۔

''گڈ!'' جیک پھر بولا۔ ''پورٹر کو میں نے چھ بجے کی کال کی ہدایت کی ہے۔ یعنی آرام کے لیے ہمارے پاس چار گھنٹے ہیں۔''

☆☆☆

مارک انڈر گارمنٹس میں بستر پر بیٹھا تھا۔ اس نے گاردا کے گھر پر کال کی تھی۔ وہ ابھی تک باہر تھا۔ آنسرنگ مشین پر اس نے پیغام میں اپنے ہوٹل کا نام کمرا نمبر بتا کر کال بیک کا پیغام چھوڑ دیا۔

پھر وہ کھڑکی کے پاس آگیا۔ وہ محسوس کررہا تھا کہ جینی کہیں آس پاس ہے۔ اس کے ساتھ فرینک ہے اور کئی روز سے متواتر جینی کے ساتھ ہے۔ جینی کے تصور نے اسے اضطرابی ہیجان میں مبتلا کردیا۔ ساتھ ہی اسے حسد کا احساس ہوا۔ ''خادم'' تو وہ تھا جبکہ کئی روز سے فرینک متواتر جینی کی ''خدمت'' کے فرائض انجام دے رہا تھا اور بظاہر بخوبی دے رہا تھا۔

جو خیالات مارک کے کردار سے مطابقت نہیں رکھتے تھے، ان خیالات نے اچانک یلغار کردی۔ کیا وہ دونوں ایک کمرے میں ہوتے ہوں گے؟ کیا جینی، فرینک سے متاثر ہوچکی ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔

جلد ہی اس نے منفی سوچوں پر قابو پالیا۔ اسے جینی پر اعتماد تھا اور جینی کو اس پر۔ وہ جانتا تھا کہ اس کے لیے جینی کے دل میں کیا ہے اور کیوں دل کی بات جینی کی زبان پر آتے آتے رک جاتی ہے۔ وہ بخوبی آگاہ تھا کہ جینی بھی اس کے حالِ دل سے بے خبر نہیں ہے۔ جینی کی زندگی میں ایک ہی مرد ہے، مارک۔ چاہے وہ فاصلے پر ہی صحیح۔

اسے کچھ دیر قبل کے اپنے گھٹیا خیالات پر شرم محسوس ہوئی۔ وہ عام مردوں کی طرح سوچنے لگا تھا جبکہ جینی کوئی عام لڑکی نہیں تھی۔ جینی کا پیمانۂ معیار بھی عمومی نہیں تھا۔ اس نے ہونٹ اپنے ہاتھ کی پشت پر وہاں رکھ دیے جہاں امریکا سے روانہ ہونے سے قبل جینی نے قرض اتارنے کے بہانے اپنے لبوں کی مٹھاس منتقل کی تھی۔

مارک نے بستر پر لیٹ کر آنکھیں بند کرلیں۔ چند منٹ بعد ہی فون کی گھنٹی نے اسے آنکھیں کھولنے پر مجبور کر دیا۔ اسے یقین تھا کہ گاردا کی کال ہے۔

''بابی کا کیا حال ہے؟''

''وہ ٹھیک ہے لیکن ہو کیا رہا ہے؟ تم سوئٹزرلینڈ میں کیا کررہے ہو؟''

''بڑی لمبی کہانی ہے۔ اس وقت نہیں سنائی جاسکتی۔ فی الحال میری بات سنو۔ ایک اور کام تمہیں کرنا ہے...'' مارک نے اسے سمجھایا کہ وہ کیا چاہتا ہے۔

''میں واپس ڈیسک پر آگیا ہوں۔ ہم دونوں مل کر یہ کیس ہمیشہ کے لیے ختم کرسکتے ہیں... بڑا چانس ملا ہے مجھے۔'' گاردا نے کہا۔

''اچھی بات ہے۔ میں جلد بات کروں گا۔'' مارک نے جواب دیا۔

☆☆☆

جینی ساڑھے چھ بجے بیدار ہوگئی تھی۔ وہ گہری نیند سوئی تھی اور اپنی رات والی دریافت پر خوش تھی۔

اس نے شاور لے کر لباس تبدیل کیا اور کوریڈور میں نکل آئی۔ وہ فرینک کے کمرے پر تھی۔ دستک پر فرینک نے دروازہ کھولا۔ وہ بھی ڈریس اپ تھا۔ تاہم اس کے بال ابھی گیلے تھے۔

''نیند آگئی تھی؟'' فرینک نے اسے اندر آنے کے لیے جگہ دی۔

''میں تو تکیے سے ٹکراتے ہی سوگئی تھی۔''

''پُرجوش دکھائی دے رہی ہو، کیا بات ہے؟''

''بہت تیز نگاہ ہے تمہاری۔ رات ایک کارنامہ انجام دیا ہے میں نے۔''

''اوہ... ہو... یہ کام کب سے شروع کر دیا تم نے؟''

''نیچے چلتے ہیں۔ ناشتے کے بعد بتاؤں گی۔''

ہوٹل ریسٹورنٹ میں خاصے لوگ موجود تھے۔ ایک ویٹر انہیں کارنر ٹیبل پر لے گیا۔

جینی نے بتایا کہ وہ رات سونے سے قبل استقبالیہ پر گئی تھی، اس نے مقامی فون ڈائریکٹری عاریتاً لی اور واپس کمرے میں آگئی۔ ڈائریکٹری میں اسے کم از کم بارہ عدد نام ''ووگل'' کے ملے لیکن کسی کے شروع میں بھی "H" نہیں تھا۔

''میں نے آپریٹر کو فون کیا اور بتایا کہ میں امریکی سیاح ہوں اور اپنے ایک سوئس رشتے دار سے ملنے یہاں آئی ہوں۔ میں نے اسے بتایا کہ ڈائریکٹری میں مجھے ایچ ووگل دستیاب نہیں اور مجھے اس کی رہنمائی درکار ہے۔ آپریٹر نے مجھے دو نام مہیا کیے۔ دونوں اَن لسٹڈ تھے۔ دونوں ایچ ووگل تھے۔''

فرینک دلچسپی سے جینفر کی کہانی سن رہا تھا۔ ایک ووگل ''مرناؤ'' نام کی جگہ پر مقیم تھا، یہاں سے پانچ میل کے فاصلے پر۔ دوسرا ایچ ووگل بھی مرناؤ کے آس پاس ہے۔''

''کیا اس نے دونوں کے پتے اور فون نمبر دیے؟''

''نہیں۔ کیونکہ اَن لسٹڈ ناموں کے لیے قانونی رکاوٹ ہے۔ لیکن اس نے مشورہ دیا کہ مجھے مرناؤ کے ٹاؤن ہال میں کوشش کرنی چاہیے۔ ٹاؤن ہال میں تفصیلی رجسٹر ہوتا ہے۔''

''ویری گڈ، تم نے تو سراغ رسانی شروع کر دی۔ چلو جلدی ناشتا ختم کرو۔ ہم کار ہائر کر کے ''مرناؤ'' جائیں گے۔'' فرینک کے چہرے پر دبا دبا جوش نظر آرہا تھا۔

وہاں زیادہ تر اسٹور آٹھ بجے تک کھل جاتے تھے۔ دونوں نے ایک اسٹور سے چند ضروری نئے کپڑوں کی خریداری کی۔ جس میں ایک بیگ اور جیکٹ بھی شامل تھے۔ دوبارہ ہوٹل واپس آکر انہوں نے لباس تبدیل کیا۔ چیک آؤٹ کرنے سے پہلے جینی نے ڈیسک کلرک سے کار ہائر کرنے کے لیے معلومات لیں۔

کلرک نے ایک نام تجویز کیا اور راستہ بھی سمجھا دیا۔

☆☆☆

مارک سڑک کے دوسری جانب سے ہرٹز کی نگرانی کر رہا تھا۔ اس نے رین کوٹ اور ہیٹ لیا ہوا تھا۔

اچانک ایک فیاٹ کے پہیے چرچرائے۔ مارک چونک اٹھا۔ ''اندر بیٹھو۔'' جیک نے دروازہ کھولا۔

''کیا ہوا؟'' مارک فیاٹ کی نشست پر آگیا۔

''ڈیٹا بیس سے معلوم ہوا ہے کہ رات سوا ایک بجے دو مہمان ہوٹل آئے تھے۔''

''کون سا ہوٹل؟''

''ایمبیسڈر۔''

فیاٹ چند منٹ میں ایمبیسڈر پر تھی۔ اندر سے گراہم تقریباً بھاگتا ہوا نکلا۔ ''وہ آدھا گھنٹا پہلے کار ہائر کرنے نکلے ہیں۔'' اس نے خبر دی۔

''ممکن نہیں ہے۔ مارک ہرٹز کی نگرانی کر رہا تھا۔''

''وہ ہرٹز نہیں گئے تھے۔ کلرک نے انہیں ایک دوسری چھوٹی کمپنی کی جانب بھیجا ہے۔'' گراہم نے نئی اطلاع دی۔

اسی وقت فیلوز کی کال آئی۔ ''وہ لوگ نیوی بلیو کلر کی واکس ویگن گالف میں نکلے ہیں۔''

''کہاں؟''

''مرناؤ، ٹاؤن ہال۔ لائسنس پلیٹ کا نمبر میرے پاس ہے۔''

☆☆☆

مرناؤ ایک خوب صورت قصبہ تھا۔ ایک درجن کے قریب چھوٹے چھوٹے مہمان خانے اور اسکائی لاجز تھیں۔ ٹاؤن ہال کی بلڈنگ صدیوں پرانی تھی۔ جینی نے کار پارک کی اور دونوں عمارت میں داخل ہو گئے۔

''کیا مدد کر سکتی ہوں؟'' ڈیسک کلرک نے پوچھا۔ وہ نوجوان اور خوش مزاج خاتون تھی۔ جینی نے اپنا مدعا بیان کیا۔

خاتون کلرک کمپیوٹر کی جانب متوجہ ہو گئی۔

''ہربرٹ ووگل۔ باؤل اسٹراس میں مقیم ہے۔ یہ جگہ اولڈ مارکیٹ اسکوائر کے قریب ہے۔ وہ ایک ریٹائرڈ پولیس مین ہے۔'' خاتون نے بتایا۔ ''دوسرا ہرہیرچ ووگل، مرناؤ سے پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر ایک فارم میں رہتا ہے۔ وہ ایک ماؤنٹین گائیڈ اور کلائمبنگ انسٹرکٹر ہے۔''

''کیا فون نمبر مل سکتے ہیں؟'' جینی نے درخواست کی۔

''کیوں نہیں۔'' خاتون نے نمبر فراہم کردیے۔
جینیفر نے نمبر دیکھے۔ اس کی رفتارِ قلب بڑھ گئی۔ ہیزچ ووگل کے فون نمبر کے آخری تین ہندسے "705" تھے۔ کار بیزی میں HQ بلڈنگ میں وکٹر نے جو ادھوری سلپ دکھائی تھی۔ اس کا معما حل ہوگیا تھا۔
''میں کس طرح ہیزچ ووگل تک رسائی حاصل کرسکتی ہوں؟''
خاتون کلرک نے فارم کے مقام کے بارے میں رہنمائی کی۔ فارم کا نام تھا۔ ''برگ ایڈل ویز'' مذکورہ لفظ بھی گمنامی سے باہر آگیا۔ ''ایڈل ویز'' کا معما بھی حل ہوگیا تھا۔

☆☆☆

برگ ایڈل ویز ایک وسیع روایتی قسم کا فارم ہاؤس تھا۔ مین فارم ہاؤس سے ہٹ کر وسیع علاقے میں کئی عمارات بکھری ہوئی تھیں۔ فارم ہاؤس صبح کی دھند میں لپٹا ہوا تھا۔
جینی نے واکس ویگن پتھریلے ڈرائیووے پر روک دی۔ فارم کے ایک طرف اصطبل نما احاطہ اور ڈبل گیراج نظر آرہا تھا۔ گیراج کے دروازے کھلے ہوئے تھے۔
اندر ایک براؤن کلر کی پرانی مرسیڈیز کھڑی تھی۔
ڈوبر مین کا جوڑا فارم ہاؤس کے مرکزی دروازے پر پہلو بہ پہلو بیٹھا تھا۔ دونوں کتوں نے کوئی آواز نکالی نہ حرکت کی۔
فرینک نے گاڑی سے باہر قدم رکھا۔ ''میرے قریب رہنا اور چال دھیمی رکھنا۔'' دونوں نے چند قدم بڑھائے۔ ڈوبرمین دھیرے سے غرائے۔ دونوں کے کان کھڑے ہوگئے۔
فرینک نے جینیفر کا بازو تھاما۔ ''ایک منٹ کے لیے ساکت کھڑی رہو۔'' ڈوبرمین کی آنکھوں میں عداوت عیاں تھی۔ تاہم وہ اب بھی اپنی جگہ پر تھے۔
فرینک نے ایک قدم بڑھایا۔ ڈوبرمین کے حلق سے کینہ پرور غراہٹ خارج ہوئی۔ دونوں کھڑے ہوگئے۔
اچانک ایک مردانہ آواز بلند ہوئی جو بظاہر کتوں کو پکار رہی تھی۔ کتے فرمانبرداری سے دوبارہ بیٹھ گئے۔
ایک آدمی دروازے میں نظر آیا۔ اس کی عمر پچاس کے لگ بھگ تھی۔ بالوں میں سفیدی بکثرت تھی۔ اس نے جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ ایک ہاتھ جیب میں تھا۔
جینی نے دیکھا کہ اس کی ناک کا ایک نتھنا غائب تھا۔
''انگلش سمجھتے ہو؟'' جینی نے سوال کیا۔
''ہاں۔'' اس نے انگریزی میں مختصر جواب دیا۔
''ہم ہیزچ ووگل سے ملنے آئے ہیں۔''
''میں ہوں ایچ ووگل۔ تم کون ہو؟'' اس کا لہجہ سوئس تھا۔
''میرا نام جینیفر مارچ ہے اور یہ فرینک میکال۔''
''اگر تمہیں گائیڈ کی ضرورت ہے تو میں معذرت خواہ ہوں۔ آج کل میں مصروف ہوں۔''
''ہمیں گائیڈ کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم بات کرنا چاہتے ہیں۔'' جینی نے کہا۔
ووگل کی آنکھیں سکڑ گئیں۔ ''کس سلسلے میں؟''
''ہر ووگل، میں شکر گزار ہوں گی، اگر ہم اندر بیٹھ کر بات کرلیں۔''
ووگل نے سیٹی بجائی اور ڈوبرمین کا جوڑا اندر غائب ہوگیا۔
''آجاؤ۔'' ووگل نے اشارہ کیا۔ ووگل انہیں نشست گاہ کے بجائے وسیع کچن میں لے گیا۔ ہوسکتا ہے کہ وہ ناشتے کی تیاری کررہا ہو۔
کمرا مخصوص سوئس کچن تھا۔ ایک بڑے جسم کا پائن ڈریسر تھا۔ درمیان میں پائن ٹیبل تھی۔ میز پر اخبارات بکھرے تھے اور ایک دوربین پڑی تھی۔ ڈریسر کے قریب، دیوار کے بریکٹ میں وڈیو مانیٹر موجود تھا جو فارم کے فرنٹ یارڈ کا عکس دکھا رہا تھا۔
جینی نے ڈریسر پر کئی فریم شدہ تصاویر دیکھیں۔ ایک فریم میں چار آدمیوں کا گروپ تھا۔ جنہوں نے پہاڑی لباس پہنا ہوا تھا۔ دیگر ضروری اشیا بھی دکھائی دے رہی تھیں۔ چاروں کوہ پیماؤں میں ہیزچ ووگل کی تصویر بھی تھی۔ ووگل کے ساتھ جو آدمی کھڑا تھا اس کے بال سیاہ اور بھویں گھنی تھیں۔ آنکھیں بھی سیاہ تھیں۔ اس نے نیلے رنگ کا ''پارکا'' لیا ہوا تھا۔ جینی کو اس کا چہرہ شناسا سا معلوم ہوا۔
وہ لوگ درمیان میں پڑی میز پر بیٹھ گئے۔
''کیا معاملہ ہے؟'' ووگل نے آغاز کیا۔
جینیفر نے کہانی بیان کرنی شروع کی پھر سوال کیا۔
''تم نے ویزن ہارن سے نکلنے والی باڈی کے بارے میں سنا ہوگا؟''
ووگل نے جواب دینے سے پہلے ویڈیو مانیٹر پر نگاہ ڈالی۔ ''ہاں، وہ خبر مجھ تک پہنچی تھی بلکہ اس علاقے میں اور بھی لوگوں کے علم میں ہے۔''
''باڈی کے ساتھ پولیس کو یہ بھی ملا تھا۔ جو یقیناً

تمہاری توجہ کے قابل ہوگا۔'' جینی نے بیگ سے ایک نوٹ نکالا۔

ووگل کا بایاں ہاتھ ابھی تک جیب میں تھا۔ اس نے دائیں ہاتھ سے کاغذ کا ٹکڑا لے کر پڑھا۔ اس کی پیشانی پر لکیریں دکھائی دیں۔

''تمہارا نام لکھا ہے۔ ''ایڈل ویز'' کا نام اور تمہارے فون نمبر کے آخری تین ہندسے... کیا تم وضاحت کر سکتے ہو کہ دو سال قبل برف میں مدفون آدمی کی ملکیت میں ان اطلاعات کا کیا مطلب ہو سکتا ہے؟'' جینی نے استفسار کیا۔

''مجھے کوئی آئیڈیا نہیں ہے۔'' ووگل نے محتاط انداز اختیار کیا۔ ''کیا تم دونوں کا تعلق پولیس سے ہے؟''

''نہیں، میں ایک نجی سراغ رساں ہوں۔'' فرینک بولا۔ ووگل نے مانیٹر پر نظر ڈالی۔ پھر کھڑکی کو دیکھا اور ہونٹوں پر اضطرابی انداز میں زبان پھیری۔ ''میں ایک ماؤنٹین گائیڈ ہوں۔ شاید اس آدمی نے کبھی ویزن ہارن پر میری خدمات حاصل کی ہوں۔ اس کا نام کیا ہے؟''

''اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ پولیس نے اس کی باڈی کو جہاں رکھا تھا، وہ عمارت تباہ ہو گئی یا اسے تباہ کر دیا گیا تھا۔'' فرینک نے بتایا۔

ووگل نے نشست پر پہلو بدلا۔ ''ہاں دھماکے کی خبر میں نے اخبار میں پڑھی تھی۔'' اس نے میز پر پڑے اخبارات کی جانب اشارہ کیا۔ ''لیکن میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ میرا نام پتا اس کے پاس کیونکر تھا؟''

جینی نے محسوس کیا کہ ووگل صاف گوئی سے کام نہیں لے رہا تھا۔ ''تمہارا کام قانونی اور رجسٹرڈ ہے؟''

''ہاں۔ سوئس قانون ایسے معاملات میں خاصا سخت ہے۔''

''تو پھر جو افراد یا سیاح تمہاری خدمات حاصل کرتے ہیں، تمہیں ان کا ریکارڈ رکھنا پڑتا ہوگا؟'' جینی نے عمدہ نکتہ اٹھایا۔

''ہم... م... ہاں... آں... ایسا ہے۔'' ووگل کی آواز بکھرنے لگی۔

''پولیس کے مطابق یہ حادثہ دو سال قبل پندرہ اپریل کے قریب پیش آیا ہے۔ کیا تم ریکارڈ دیکھ کر بتا سکتے ہو؟'' جینی نے استدعا کے انداز میں کہا۔

''کیا تم یہ سمجھ رہی ہو کہ میں گلیشیئر پر اس کا گائیڈ تھا؟''

''نہیں، یہ ایک چانس ہے۔ اگر ریکارڈ میں مل گیا تو ہمیں اس کی شناخت مل جائے گی۔''

ووگل نے کوئی جواب نہیں دیا اور فرینک نے مداخلت کی۔ ''دیکھو ووگل، اس میں شک نہیں کہ یہی سوال پولیس بھی کرے گی۔ کیا نقصان ہے اگر تم ہماری مدد کر دو۔''

ہچکچاتے ہوئے ووگل کھڑا ہوا اور اپنا بایاں ہاتھ جیب سے نکالا۔ دونوں نے دیکھ لیا کہ اس کے ہاتھ کی تین انگلیاں غائب تھیں۔ فرینک اور جینی اس کی ناک کی حالت دیکھ کر چونکے تھے لیکن خاموش رہے۔ فرینک نے پلاسٹک سرجری کو بھی تاڑ لیا تھا۔ ہاتھ کی حالت دیکھ کر وہ چونکے بغیر نہ رہ سکے۔ جینی کو فادر کی باتیں یاد آ رہی تھیں۔ کیا یہ وہی آدمی ہے جو زخمی حالت میں چرچ پہنچا تھا؟

''فراسٹ بائٹ۔'' ووگل نے ان کی نگاہ کا رخ دیکھتے ہوئے ازخود وضاحت کی۔

''آئی ایم سوری۔'' جینی نے کہا۔

''نہیں معذرت خواہ مجھے ہونا چاہیے۔ میں خوامخواہ تم لوگوں کو مشکوک سمجھ رہا تھا، میں دیکھتا ہوں کہ میں کیا کر سکتا ہوں۔'' ووگل معذرت کرتا ہوا کمرے سے نکل گیا۔ جاتے جاتے اس نے ویڈیو مانیٹر پر اچٹتی سی نظر ڈالی تھی۔

فرینک، اس کی یہ حرکت شروع سے نوٹ کر رہا تھا۔ اس کے جاتے ہی جینی کھڑی ہو گئی۔ دونوں ڈوبرمین دروازے پر مستعد تھے۔

جینی ڈریسر کے قریب چلی گئی۔ اس کے گروپ والی تصویر کی جانب اشارہ کیا۔ ''دیکھو۔''

''کیا ہے؟'' فرینک بھی قریب آ گیا۔

''نیلے ٹوپ والے کی تصویر... اس کی آنکھیں، اس کا منہ... میرا مطلب اس کے دہانے کا خاص انداز۔ یہ مجھے شناسا لگتا ہے۔'' جینی نے کہا۔

''مطلب؟''

''اوہ مائی گاڈ، یہ وہی ہے جو برف کی قبر سے برآمد ہوا تھا۔'' جینی تصویرِ حیرت بنی ہوئی تھی۔

فرینک نے غور سے تصویر دیکھی۔ اسی لمحہ ڈوبرمین کی غراہٹ بلند ہوئی۔ دونوں پلٹ پڑے۔ ووگل دروازے میں کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں پسٹل دبا ہوا تھا۔ فرینک نے بریٹا نکالنا چاہا۔

''ہاتھ جیب سے دور رکھو۔'' ووگل پوری طرح چوکنا تھا۔ ''اور تم بہت دھیرے سے اس کی گن نکالو۔'' اس نے جینی کو آرڈر دیا۔

بریٹا کو چھوتے ہی جینی کا ہاتھ کانپ گیا۔
"بہت آہستہ۔" ووگل نے پھر کہا۔ "گن میز پر رکھ دو۔"
جینی نے ایسا ہی کیا۔ ووگل نے آگے بڑھ کر بریٹا اپنی جیب میں رکھ لیا۔
"دونوں ہاتھ میز پر رکھ کر بیٹھ جاؤ۔ کوئی غلط حرکت کی تو میں بے دریغ گولی چلا دوں گا۔"
"ہم یہاں تمہیں نقصان پہنچانے نہیں آئے، مسٹر ووگل۔" جینی نے کہا۔ "صرف معلومات درکار تھیں۔ وہ پرائیویٹ ڈیٹکٹو ہے۔ اپنے تحفظ کے لیے اسے گن رکھنا پڑتی ہے۔"
"تم دونوں کیا باتیں کر رہے تھے؟" ووگل نے پوچھا۔
"جو باڈی ویزن ہارن پر دریافت ہوئی، وہ اس شخص کی ہے۔" جینی نے تصویر کی جانب اشارہ کیا۔ "ووگل تم جانتے تھے کہ ویزن ہارن پر کیا ہوا۔ اور کون آدمی حادثے کا شکار ہوا تھا؟ کیا تم تردید کرو گے؟ وہ اکیلا نہیں تھا۔ غالباً میرے والد بھی ہمراہ تھے۔ شاید تم بھی جانتے ہو؟"
"تمہارے والد؟ تم کیا کہہ رہی ہو؟" ووگل کے تاثرات میں حیرت اور سچائی تھی۔
"ان کا نام پال مارچ تھا۔ دو برس قبل وہ غائب ہو گئے تھے۔ ان کا پاسپورٹ برف میں سے نکلنے والی لاش کے ساتھ تھا۔ وہ تصویر، جس نے نیلا کوٹ اور ٹوپ پہنا ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم یہاں موجود ہیں۔ میرے پاس اپنے والد کی تصویر بھی ہے۔ میں تمہیں دکھا سکتی ہوں۔"
ووگل کی آنکھوں میں شک کا سایہ لہرایا۔ "نہیں، بیگ میری جانب بڑھا دو، آہستہ سے۔"
جینی نے حسبِ ہدایت حرکت کی۔ تھوڑی کوشش کے بعد ووگل نے تصویر برآمد کر لی۔ تصویر دیکھتے ہی ووگل کا چہرہ سفید پڑ گیا۔ لیکن فوراً ہی اس کے تاثرات پھر بدل گئے۔ اب وہاں تجسس کی حکمرانی تھی۔ اس نے جینفر کو دیکھا۔
"ٹھیک ٹھیک بتاؤ کہ یہاں کیوں آئے ہو؟"
جینی نے گہری سانس لی اور مزید تفصیل کے ساتھ کہانی دوبارہ سنائی۔
کمرے میں سناٹا تھا۔ محض کلاک کی ٹک... ٹک سنائی دے رہی تھی۔ فرینک نے دیکھا کہ ووگل کے ہاتھ میں خفیف سی لرزش تھی۔
"تم ویزن ہارن پر ہلاک ہونے والے شخص کو جانتے ہو... اس میں کوئی شک وشبہ باقی نہیں رہ گیا ہے۔" جینی نے پُراعتماد لہجے میں کہا۔
"ہاں، میں جانتا ہوں۔" اس کی آواز بھرائی ہوئی تھی۔
"کون تھا وہ؟"
"میرا بھائی پیٹر۔" قطعی غیر متوقع جواب ملا۔
جینی اور فرینک نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔
"وہ وہاں کیا کر رہا تھا؟" دونوں کو اس جواب نے الجھا دیا۔
"جب وہ طوفان کی نذر ہوا۔ اس سے ایک رات قبل پیٹر دو آدمیوں کے ساتھ یہاں آیا تھا۔ ان میں سے ایک کارل لازار تھا اور دوسرا یہ..." اس نے پال مارچ کے فوٹو کی جانب اشارہ کیا۔ "اس کا نام تم نے پال بتایا ہے... پال کو میں نے پہلی بار دیکھا تھا لیکن لازار کو میں جانتا تھا۔ لازار کئی برس سے مرناؤ اسکینگ کے لیے آتا تھا۔ لہٰذا وہ ہم دونوں بھائیوں کو جانتا تھا۔"
"وہ دونوں پیٹر کے ساتھ یہاں کیوں آئے تھے؟"
"لازار کی خواہش تھی کہ میں اور میرا بھائی ان دونوں کو گائیڈ کریں۔ وہ بہت جلدی میں تھے۔ ان کا مقصد ویزن ہارن کے ذریعے اٹلی میں داخلہ تھا۔ یہ مجھے بعد میں پتا چلا کہ وہ اپنے دوستوں یعنی رشین مافیا سے فرار چاہتے تھے۔" ووگل نے بتایا۔
جینی سناٹے میں رہ گئی۔ "میں کچھ سمجھی نہیں؟"
"کیا؟"
"مافیا... رشین مافیا؟ کیا اس معاملے میں مافیا ملوث ہے؟" جینی کے بدن میں سنسنی کی لہر دوڑ گئی۔ کیا وہ مافیا سے الجھ رہی ہے؟ کیا اس کا باپ مافیا کے لیے... نہیں... نہیں اس نے مضطرب نظروں سے فرینک کو دیکھا لیکن وہ شانے اچکا کر رہ گیا۔
"ہاں، لازار، رشین مافیا کے لیے کام کرتا تھا۔" ووگل نے جواب دیا اور مافیا اس معاملے میں ملوث ہے۔"
"اور میرے والد؟ تم نے پہلی بار انہیں دیکھا تھا؟"
"یہ ٹھیک ہے کہ میں نے پہلی بار پال مارچ کو دیکھا تھا۔ ان دونوں کا رویّہ عجیب تھا۔ بظاہر پال، لازار کے ساتھ تھا لیکن میں یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ پال بھی مافیا کا رکن تھا۔"

جینی کا ذہن بری طرح منتشر تھا۔ اسے دو سال پہلے کی رات یاد آئی اور چرچ کی رات... دونوں حملوں میں مماثلت تھی۔ وہی انداز، چھری کا استعمال، اسکائی ماسک وغیرہ۔ جینی کو نادیا یاد آئی۔ اسے ماسکو سے اسمگلنگ کے لیے زبردستی بھیجا گیا تھا۔ اسمگلنگ کا انداز... جینی کا بدن لرز اٹھا۔ اسے نادیا کے ساتھ اپنی بات چیت یاد آئی۔ اسے کئی سوالات کے جواب مل گئے لیکن مزید کئی سوال پوری شدت سے ابھر آئے۔

''پیٹر کے ساتھ کیا ہوا اور پال مارچ کہاں ہے؟'' فرینک نے کافی دیر بعد سوال کیا۔

''پہلے میں معذرت کروں گا۔'' ووگل کا پسٹل والا ہاتھ جھک گیا۔ ''میں سمجھا تھا کہ تم لوگ مجھے ہلاک کرنے آئے ہو۔ پیٹر اور پال مارچ...'' معاً ووگل نشست سنبھالتے سنبھالتے اچھل پڑا۔ اس کی بات بھی ادھوری رہ گئی۔ وہ ویڈیو مانیٹر کو تک رہا تھا۔

''وقت نہیں ہے۔ وہ پہنچنے والے ہیں۔ اب میں سمجھا وہ فارم کی نگرانی کیوں کر رہے تھے... تمہاری وجہ سے۔ وہ تمہارا انتظار کر رہے تھے... ہم سب مارے جائیں گے۔''

فرینک نے مانیٹر کو دیکھا لیکن وہاں منظر صاف تھا۔

''کون آرہا ہے؟ کون مارا جائے گا؟ تم کیا باتیں کر رہے ہو؟''

''تم لوگ فوراً نکل جاؤ۔'' ووگل نے پھر پسٹل سنبھال لیا تھا۔ وہ کھڑکی کی جانب گیا۔

ڈوبرمین کے جوڑے نے غرانا شروع کر دیا۔

''انہیں چپ کراؤ۔'' فرینک کی آواز میں اضطراب تھا۔

''سیز، فررڈی! سیز، ہانس!'' ووگل نے حکم جاری کیا۔ وہ دونوں خاموش ہو کر ساکت بیٹھ گئے۔

باہر سے کسی کار انجن کی مدھم آواز آئی۔

''دونوں کو باہر نکال دو، جلدی۔'' فرینک نے کہا۔

''دراسین، ڈراسین سوفور۔''

کتوں کے نکلتے ہی فرینک نے جھپٹ کر دروازہ بند کیا اور پسٹل کے لیے ووگل پر جست لگائی۔ دونوں الجھ کر گرے۔ ووگل نے بریٹا کے لیے جیب میں ہاتھ ڈالا۔ اسی کشمکش کے دوران دھماکا ہوا۔ گولی فرینک کے بازو میں لگی۔ ''فرینک۔'' جینی کی چیخ بلند ہوئی۔ وہ بے اختیار فرینک کی مدد کے لیے اس کشمکش میں ملوث ہوگئی۔

فرینک نے گن ووگل سے چھین لی۔

''پلیز... پلیز... مجھے مت مارو۔'' ووگل گڑگڑایا۔ ''میں خود کو بچا رہا تھا۔ گولی چل گئی۔ میرا کوئی ارادہ نہیں تھا۔''

فرینک نے ایک ہاتھ سے اپنا بازو دبایا ہوا تھا۔ ووگل کی گن اس کے زخمی ہاتھ میں لٹک رہی تھی۔

''ٹھیک ہے ووگل، ہم ایک ہی کشتی میں آگئے ہیں۔ بریٹا جینفر کو دے دو۔''

فرینک باہر اور اندر دونوں جانب سے چوکنا تھا۔ اس کے چہرے پر تکلیف کے آثار تھے۔ بریٹا قبضے میں کرنے کے بعد فوری طور پر جینی کو تولیا نما کپڑا مل گیا۔ خون روکنے کے لیے جینی نے دبیز کپڑا اس کے فرینک کے بازو پر باندھ دیا۔

''ٹھیک ہو؟''

''ہاں، ہڈی بچ گئی۔''

گولی جیکٹ کی راہ گوشت پھاڑتی ہوئی نکل گئی تھی۔ بیرونی جانب کار انجن کی آواز قریب آگئی تھی۔ فرینک نے جینی کو کھڑکی پر جانے کا اشارہ کیا۔

سیاہ رنگ کی ٹویوٹا دیکھ کر وہ سراسیمہ ضرور ہوئی تاہم اسے حیرانی نہیں ہوئی۔ وہ جان چکی تھی کہ ان کا واسطہ مافیا سے ہے۔ عام مجرم یا گروہ اس طرح جناتی انداز میں کام نہیں کر سکتا۔ اس کے لیے وسیع نیٹ ورک بشمول مادی اور افرادی وسائل ضروری ہیں۔ ''مافیا'' محض ایک لفظ ہے۔ لیکن اس لفظ کے اندر کیسی خوفناک دنیا اور فلسفہ چھپا ہے، اس سے پوری طرح وہ خود بھی آگاہ نہیں تھی۔

فرینک بھی کھڑکی تک آگیا تھا۔ ووگل بھی ہمراہ تھا۔ سیاہ ٹویوٹا سے دو افراد اترے۔ ایک وہی تھا بھورے بالوں والا جسے فرینک نے ٹرین میں زخمی کیا تھا۔ اس کے سر پر بینڈیج نظر آرہی تھی۔ وہ سیل فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔ اس کا ساتھی بدل گیا تھا۔ نیا آدمی کافی جاندار دکھائی دے رہا تھا۔ عمر تیس کے لگ بھگ ہوگی۔ دونوں مشینی پسٹل سے مسلح تھے۔

''یہ دونوں کون ہیں؟'' فرینک نے سوال کیا۔

''مم... مجھے نہیں پتا۔ میرا اندازہ ہے کہ یہ انہی میں سے ہیں جو کئی روز سے فارم کی نگرانی کر رہے تھے۔ جب سے ''پیٹر'' کی باڈی دریافت ہوئی ہے، اس کے کچھ عرصے بعد ہی نگرانی کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔'' ووگل نے جواب دیا۔

''رشین مافیا؟''

''دونوں کو میں شکل سے نہیں جانتا۔لیکن یہ رشین مافیا کے ہی آدمی لگتے ہیں۔''
بھورے بالوں والے نے فون پر بات ختم کی اور ہتھیار نکال لیا۔دونوں نے اپنا درمیانی فاصلہ بڑھا لیا اور عمارت کی جانب بڑھنے لگے۔ان کی ہر حرکت پیشہ ورانہ تربیت کی غماز تھی۔
''پیچھے ہٹ جاؤ۔'' فرینک خود بھی پسپا ہوگیا۔''کوئی راہِ فرار ہے؟'' اس نے ووگل سے پوچھا۔
''ہم کچن کے عقبی دروازے سے تہ خانے کے ذریعے اصطبل میں نکل کر گیراج تک پہنچ سکتے ہیں۔''
''مرسیڈیز کی چابیاں دو۔''
''لیکن میرے کتے؟'' ووگل نے چابیاں نکالیں۔
''میں ان کو بلاتا ہوں۔''
''بھول جاؤ۔'' فرینک نے کہا۔''وقت نہیں ہے۔ کتوں کی محبت میں کتوں کی موت مارے جائیں گے۔دعا کرو کہ ان دونوں کے علاوہ کوئی اور نہ ہو۔میں ان ''کتوں'' کو زیادہ بہتر جانتا ہوں۔'' فرینک نے ووگل کو گھسیٹا۔
کچن کے عقبی دروازے سے نکل کر اس نے دروازے کو لاک کیا۔پھر وہ ووگل کی رہنمائی میں تہ خانے میں جا گھسے۔
اندر جانے سے قبل انہوں نے کتوں کے بھونکنے اور فائرنگ کی آواز سنی۔
''حرام زادوں نے میرے کتوں کو مار دیا۔'' ووگل چیخنے والے انداز میں بولا۔اس کے چہرے پر اذیت تھی۔
''پلیز آواز دھیمی رکھو۔خود کو بچانے کی فکر کرو۔'' فرینک نے اسے سمجھایا۔پھر جینی کی طرف دیکھا۔''بریٹا تمہارے پاس ہے۔وہ تہ خانے کا راستہ بہ آسانی ڈھونڈ لیں گے۔کوئی سیڑھیوں پر آنے کی کوشش کرے تو بے دریغ بریٹا استعمال کرنا۔'' فرینک نے جینی کو ہدایت دی۔''خود آڑ میں رہنا، کوئی بھی غلطی کہانی ختم کردے گی۔''
''کیا مطلب؟تم کہاں جارہے ہو؟''
''ہم اندھا دھند گیراج میں قدم نہیں رکھ سکتے، میں جائزہ لے کر آتا ہوں۔'' فرینک یہ کہہ کر دوسرے راستے سے باہر نکل گیا۔

☆☆☆

کتے مر چکے تھے۔فرینک تہ خانے سے باہر تھا۔ قاتل اندرونِ عمارت انہیں تلاش کررہے ہوں گے۔ فی الوقت ہر جانب سناٹا تھا۔جینی کو احساس تھا کہ یہ خاموشی عارضی ہے۔اس نے سرگوشی کی۔
''ووگل! مجھے بتاؤ اس روز کیا ہوا جب تم میرے والد کو لے کر ''ویزن ہارن'' گئے تھے؟''
ووگل نے فوری جواب نہیں دیا۔غالباً اسے اپنے کتوں سے بہت محبت تھی۔معمولی وقفے کے بعد وہ بولا۔
''لازار کے پاس گن تھی اور وہ مرنے مارنے پر تلا ہوا تھا۔میں نے اسے سمجھانے کی کوشش کی کہ رات کے وقت گلیشیر کے ذریعے سرحد پار کرنا موت کو دعوت دینے والی بات ہے۔لیکن وہ کچھ سننے کے لیے تیار نہ تھا۔اس نے وہاں جانے کے لیے ضروری سامان طلب کیا اور تین عدد رک سیک بھی مانگے۔میرے تجربے کے مطابق موسم غیر یقینی تھا۔یہ بات بھی میں نے اسے بتائی۔جواب میں اس نے مجھ پر گن تان لی۔مجھے احساس ہوگیا کہ کوئی سنگین معاملہ ہے اور وہ نہیں مانے گا۔''
''جب وہ روانگی کے لیے تیار ہوگئے تو میں نے دیکھا کہ دو رک سیک میں اس نے چھوٹے سائز کے کئی بریف کیس ٹھونس دیے اور تیسرے میں کچھ کپڑے رکھ دیے۔ مجھے اندازہ ہوگیا کہ وہ مافیا سے دغابازی کرنے جارہا ہے۔ ہم آدھی رات کے قریب ویزن ہارن پر پہنچے اور موسم کے تیور بگڑنے لگے۔نگاہ کی رسائی چند میٹر تک محدود ہوکر رہ گئی تھی۔''
''وہ ایک خوفناک طوفانی رات تھی پھر مجھے پیٹر کی چیخ سنائی دی۔میں سمجھ گیا کہ وہ کسی برفانی دراڑ میں گر گیا ہے۔ میں بے بس تھا بلکہ ہم تینوں بے بس تھے۔موسم کے تیور بگڑتے جارہے تھے۔''
''میرے والد؟''
''انہیں اور لازار دونوں کو میں کھو چکا تھا۔مجھے اپنی جان کے لالے پڑے تھے۔میں جلد از جلد واپس جانا چاہتا تھا۔خطرے سے نکلنے میں میرے چار گھنٹے صرف ہوئے۔ میری ناک اور انگلیاں ضائع ہوچکی تھیں۔میری قسمت تھی جو میں بچ نکلا۔''
''تم نے پولیس کو اطلاع دی؟''
''یہ خودکشی کے مترادف تھا۔پیٹر کے بارے میں، میں نے اُڑا دیا کہ وہ زیورچ شفٹ ہوگیا ہے۔''
''خودکشی کا مطلب؟'' جینی نے سوال کیا۔
''چند برس قبل لازار نے اپنے مافیا فرینڈ کے لیے مجھے بطور ''کوریئر'' ہائر کیا تھا۔ہر چند ماہ بعد ویزن ہارن کے راستے میں اٹلی میں داخل ہوتا اور رقم سے بھرا ایک بیگ

وہاں سے لاکر لازار کے دوست کے حوالے کرتا۔ زیورچ میں ایک بینک تھا جہاں اس رقم کو دھویا جاتا۔ منی لانڈرنگ۔ میں جانتا تھا کہ یہ غیر قانونی ہے لیکن مجھے خاص پروا نہیں تھی۔ کیونکہ روسی مجھے ایک موٹی رقم بطور معاوضہ ادا کرتے تھے۔''

''کیا میرے والد اس کھیل کا حصہ تھے؟''

''میں کیسے بتا سکتا ہوں؟ مجھے صرف یہ معلوم تھا کہ دو پریشان افراد ''دولت'' کے ساتھ فرار ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔''

''کیا مطلب ہے تمہارا؟'' جینی نے کلائی کی گھڑی پر نظر ڈالی۔

''جب ہم گلیشیئر کے لیے روانہ ہو رہے تھے تو لازار نے مجھے بتایا کہ وہ اور پال رشین مافیا کا مال لے کر فرار ہوئے ہیں۔ اس نے آفر کی کہ اگر میں اور پیٹر اپنا منہ بند رکھیں گے تو وہ ہمیں غیر معمولی معاوضہ دے گا۔ میرا واسطہ ان لوگوں سے رہ چکا تھا لہٰذا مجھے کوئی شک نہیں تھا کہ کام نکلنے کے بعد لازار بلاتکلف ہم دونوں بھائیوں کو قتل کر دے گا۔ اس لیے موقع ملتے ہی میں نکل گیا۔''

''تم نے کوئی ایسی بات نہیں بتائی جہاں تمہاری میرے والد سے کوئی بات ہوئی ہو؟''

''ایسا کچھ نہیں ہوا۔ جو بات بھی کی، وہ لازار نے کی۔''

''کیا یہ ممکن نہیں کہ لازار کے ساتھ میرے والد کی موجودگی کی کوئی اور وجہ رہی ہو؟''

''اس بارے میں، میں کوئی رائے دینے سے قاصر ہوں۔''

''میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ میرے والد برفانی طوفان سے بچ نکلے تھے؟''

''ناممکن۔ صورتِ حال جس قدر مخدوش تھی، دونوں کا بچنا ناممکن تھا۔ وہ بھی پیٹر اور میرے بغیر۔''

''پھر بھی ایک بچ نکلا؟''

''اسے کرشمہ کہہ لو یا میری قسمت۔''

''بعد میں تم ان لوگوں کی تلاش میں نہیں گئے؟''

''حالت سنبھلنے پر چھ ہفتے بعد گیا تھا۔ تاہم کسی کا بھی کوئی نشان ہاتھ نہ آیا۔ یقیناً وہ تینوں برفانی دراڑوں کی نذر ہو گئے تھے۔''

''تم غلطی پر ہو یا غلط بتا رہے ہو؟'' جینی نے اعتراض کیا۔ ''ایک آدمی بچ گیا تھا جو پانچ دن بعد ''کراؤن آف تھارن'' پہنچا تھا۔''

''تمہارا مطلب ہے کہ میرے علاوہ بھی کوئی زندہ بچا تھا؟''

''ہاں۔'' جینی نے جواب دیا۔ اول اول وہ سمجھی تھی کہ ووگل وہ شخص تھا جو ''کراؤن آف تھارن'' پہنچا تھا۔ تاہم بعد ازاں اس نے فادر کی باتیں یاد کیں تو اس کی امید پھر بیدار ہو گئی۔ فادر کے مطابق وہاں پہنچنے والا درمیانی عمر کا تھا اور انگریزی بول رہا تھا۔ نیز فراسٹ بائٹ سے چہرے کے ساتھ اس کا پاؤں متاثر ہوا تھا، ہاتھ نہیں۔ مختصر یہ کہ ووگل سچ نہیں کر رہا تھا۔ ووگل کی عمر بھی زیادہ تھی اور وہ سوئس تھا۔ اگرچہ انگریزی بول لیتا تھا۔ اس لیے اس نے بڑے اعتماد سے کہا تھا کہ اس کے علاوہ بھی اس رات کوئی تھا جو زندہ بچ گیا تھا۔ دوسرے یہ کہ ووگل کوئی بات چھپا نہیں رہا تھا۔ اگر وہ ''کراؤن آف تھارن'' پہنچا تھا تو ظاہراً بتا دیتا۔

''ممکن نہیں ہے۔ ان حالات میں پانچ دن نکالنا ناممکن ہے۔''

''تم بھول رہے ہو کہ پناہ کے لیے اس علاقے میں ایک ہٹ بھی ہے۔ ''برگ ہٹ''۔''

ووگل نے پلکیں جھپکائیں۔ تاہم وہ خاص قائل دکھائی نہیں دیا۔ ''تم ایک بہت کمزور امید کا سہارا لے رہی ہو۔ میرا یقین کرو۔''

جینی نے پھر گھڑی دیکھی۔ اسی وقت پانچ فٹ کا چوبی دریچہ دھیرے دھیرے کھلنا شروع ہوا۔ یہ تہ خانے سے باہر نکلنے کا راستہ تھا۔ جہاں سے فرینک باہر گیا تھا۔ جینی نے احتیاطاً بریٹا سیدھا کر لیا، وہ فائر کرنے کے لیے تیار تھی۔ اس کی دھڑکن بڑھنے لگی۔

''میں ہوں...'' فرینک کی سرگوشی سنائی دی۔

''کیا رہا؟''

''بظاہر تو کوئی نہیں ہے۔'' فرینک نے کہا۔ اسی وقت تہ خانے کے دروازے پر کھڑبڑ ہوئی۔

''وہ تہ خانے تک پہنچ گئے ہیں۔'' فرینک کی پیشانی پر ننھے ننھے موتی نظر آرہے تھے۔ ووگل پر بدحواسی طاری تھی۔ جینی کی سانس بھی رک گئی۔ وہ سمجھ رہے تھے کہ مرسڈیز میں نکل جائیں گے۔ تاہم اب بھی گویا وہ چوہے دان میں پھنسے ہوئے تھے۔

''دیوار کے ساتھ لگ جاؤ۔'' فرینک نے کہا اور ٹارچ نکال کر روشن کی۔ ''ووگل! وہ پیٹی لاؤ۔'' فرینک نے کاٹھ کباڑ میں ایک پیٹی کی جانب اشارہ کیا۔ ساتھ ہی اس

نے اپنا صحت مند ہاتھ جیکٹ کی آستین سے باہر نکال لیا۔ تہ خانے کی چھت نیچی تھی۔ پیٹی پر چڑھ کر جیکٹ کی آستین کی مدد سے فرینک نے واحد بلب اتار لیا۔

تہ خانہ تاریک ہو گیا۔ ووگل کی لائی ہوئی پیٹی پر چڑھنے سے قبل فرینک نے جو ڈنڈا نما شے تاڑی تھی، اب وہ اس کے ہاتھ میں تھی۔ اس کی لمبائی کرکٹ بیٹ سے کچھ زیادہ تھی۔ وہ کیا چیز تھی اس پر غور کرنے کا وقت نہیں تھا۔ اتنا ہی کافی تھا کہ وہ فرینک کے مطلب کی تھی۔ ٹھوس اور وزنی۔

تہ خانے کی چھت پر کھڑ کھڑ عروج پر تھی۔ فرینک نے ایک نظر سیڑھیوں پر ڈالی۔ پھر ہونٹوں پر انگلی رکھ کر خاموشی کا اشارہ دیا اور ٹارچ آف کر دی۔ تاریکی میں وہ تیزی سے لٹھ نما شے ہاتھ میں لیے سیڑھیوں کی جانب لپکا۔

جینی اور ووگل دیوار کے ساتھ لگے تھے۔ جینی کو کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ تاہم اس نے بریٹا تیار حالت میں رکھا تھا۔ جینی، فرینک کی قوتِ فیصلہ اور پھرتیوں پر حیران تھی۔ نڈر اور باہمت ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی پیش بینی اور مشاہدہ بھی قابلِ تعریف تھا۔ اس وقت وہ پہلی بار جینی کو سراغ رساں سے آگے کی چیز معلوم ہوا۔ اس کی موجودگی میں جینی بدتر حالات میں بھی پُرامید رہتی تھی۔ فرینک کے نزدیک بغیر فالتو ایمونیشن کے محض بریٹا اور عام پسٹل کے بل بوتے پر فائر فائٹ خودکشی کے مترادف تھی۔

فرینک نے تاریکی میں ایک حد تک فاصلہ طے کیا۔ پھر رک کر لمحہ بھر کے لیے ٹارچ آن کی۔ ٹارچ کی مدھم روشنی میں اس نے سیڑھیوں کا ہیولا اور فاصلہ ناپا اور ٹارچ آف کر دی۔ چند سیکنڈ بعد وہ سیڑھیوں کے ساتھ دبکا ہوا تھا۔ تہ خانے کی چھت نیچی تھی لہٰذا سیڑھیاں بھی تعداد میں کم تھیں۔ بمشکل دو سیکنڈ گزرے ہوں گے کہ تہ خانے کا دریچہ نما در کھل گیا۔ تاریکی کے باعث آنے والے نے ٹارچ روشن کی اور سوچ اوپر نیچے کیا۔ تہ خانے میں بلب ہوتا تو روشنی ہوتی۔ اس کے منہ سے گالی برآمد ہوئی۔ وہ ٹارچ کی روشنی میں ہی نیچے اترا۔

فرینک نے جھپٹ کر لٹھ اس کی کھوپڑی پر بجایا۔ آنے والا بلبلاتا ہوا جھکا۔ فرینک نے دوسرا وار اس کی گردن پر کیا اور چت لیٹ گیا۔ حواس چھوڑنے سے پہلے آنے والا اندھا برسٹ چلا چکا تھا۔ اس کے گرنے سے پہلے مشینی پسٹل اور ٹارچ گری۔ ٹارچ روشن تھی۔ فرینک نے پھرتی سے مشینی پسٹل پر قبضہ کیا پھر کئی واقعات ایک ساتھ ہوئے۔

ووگل پتا نہیں کیا سمجھا اور بدحواس ہو کر بھاگا۔ فائرنگ کی آواز سے تہ خانے کا در پورا کھل گیا۔ ایک ٹارچ زمین پر روشن پڑی تھی، کچھ روشنی باہر سے آئی اور دوسرا آدمی اندر گھسا۔ فرینک نے ٹارچ آف کرنے کا ارادہ ملتوی کیا اور پھر دبک گیا۔ آنے والے نے اپنے ساتھی کو زمین بوس اور ووگل کو بھاگتے دیکھا۔ اس نے ایک گولی فائر کی جو ووگل کی پشت سے گھسی اور سینے سے نکل گئی۔ وہ منہ کے بل گرا۔ یہ سب کارروائی دو تین سیکنڈ میں مکمل ہو گئی۔

آنے والا دوسری سیڑھی پر رکا ہوا تھا۔ وہ جینی اور فرینک کی جائے پناہ سے لاعلم تھا۔ اس نے اپنے ساتھی کو آواز دی اور نہ نیچے اترا۔ مشینی پسٹل بیلٹ کے ذریعے اس کے گلے میں لٹکا تھا۔ دائیں ہاتھ سے اس نے گن سنبھالے سنبھالے ٹارچ نکالی۔ فرینک نے ذرا جگہ بنا کے جوابی برسٹ مارا جس نے اس کے سر کے قریب دیوار کو ادھیڑ ڈالا۔ حملہ آور نے الٹے قدموں نکلنے کی کوشش کی اور ٹارچ چھوڑ دی۔ فرینک نے لمحہ ضائع کیے بغیر اس کے سر پر برسٹ مارا۔ گولیاں چھت پر لگیں۔ یہ فیصلہ کن وارننگ تھی۔

''گن پھینک دو۔'' فرینک دہاڑا اور آڑ سے باہر آ گیا۔ چھت کی دھول، مٹی کنکر وغیرہ حملہ آور کے سر پر پڑے تھے۔ پلاسٹر کا کوئی ٹکڑا اس کے دائیں آنکھ میں لگا تھا۔ وہ ایک لمحہ کے لیے ٹھٹکا پھر گن کی بیلٹ گلے سے نکالی۔

''بہت آہستہ، ورنہ سر میں چھید گننے کے قابل نہ رہو گے۔'' فرینک کی نگاہ اس پر جمی ہوئی تھی۔ ''جینفر، ووگل کو دیکھو۔'' وہ سیڑھیاں چڑھ گیا۔ حملہ آور وہی تھا جو ٹرین میں زخمی ہوا تھا اور فرینک کے چہرے پر بھی خراشیں آئی تھیں۔ وہ کینہ توز نظروں سے فرینک کو گھور رہا تھا۔ فرینک نے قریب پہنچتے ہی دایاں گھٹنا اس کے زیرِ ناف رسید کیا۔ وہ ''اوغ'' کی آواز کے ساتھ دہرا ہو گیا۔ فوراً ہی گن کا دستہ ایک بار پھر اس کے سر پر بجا۔ دوسری ضرب کی نوبت ہی نہیں آئی۔ وہ لڑھکتا ہوا نیچے اپنے ساتھی کے پاس جا گرا۔

جینی کا چہرہ دھواں دھواں تھا۔ ووگل اپنی حماقت کے باعث جان سے ہاتھ دھو بیٹھا تھا۔ اس کے اترے ہوئے چہرے نے فرینک کو جواب دیا۔

☆☆☆

دونوں مافیا مین کچن میں کرسیوں پر بندھے ہوئے تھے۔ فرینک کے ہر سوال کا جواب وہ گالیوں سے دے رہے تھے یا پھر خاموشی... جینی نے بھی چند سوالات کیے لیکن کچھ حاصل نہ ہوا۔ فرینک نے جینفر کے روکنے کے

باوجود دونوں کی اچھی خاصی دھلائی کی۔ ایک کرسی سمیت فرش پر جا پڑا۔ یہ وہی تھا جس نے ووگل کو ہلاک کیا تھا۔ فرینک نے اسے لہولہان کر دیا۔

''وقت ضائع مت کرو، گولی مار دو۔'' اس نے خون تھوک کر کہا۔ وہ سمجھ گیا کہ وہ دونوں مر جائیں گے، مگر کچھ بتائیں گے نہیں جبکہ وہاں زیادہ دیر رکنے میں خطرہ تھا۔

فرینک نے ان کی اچھی طرح تلاشی لی۔ تاہم کوئی کام کی چیز ہاتھ نہ آئی۔ اس کا زخمی بازو دکھ رہا تھا۔ ایک ایک منٹ قیمتی تھا۔ فرینک کا ذہن تیزی سے کام کر رہا تھا۔ یہاں ان کا کام ختم ہو گیا تھا۔ ووگل نے ضرور کچھ نئی معلومات فراہم کی تھیں۔ تاہم خود اس کا بھی کام تمام ہو چکا تھا۔ فرینک نے دونوں کی جیبوں سے نکلنے والی کرنسی سمیٹ لی۔

''اٹھو، نکلو یہاں سے، وقت کم ہے۔'' فرینک نے جینفر کو اشارہ کیا۔ ''پولیس پتا نہیں کس کس کو تلاش کرتی پھر رہی ہوگی۔''

جینی نے کوئی سوال کرنا چاہا پھر ارادہ ملتوی کر دیا۔ فرینک پر اس کا اعتماد روز بروز بڑھتا جا رہا تھا۔ بس آج اسے یوں لگا تھا کہ فرینک پرائیویٹ ڈیٹکٹو سے بڑھ کر کوئی چیز ہے۔ جینی کو اس چیز نے بھی بہت متاثر کیا تھا کہ کسی مرحلے پر بھی فرینک نے مرد کی حیثیت سے اس کے قرب کا فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کی تھی۔

فرینک نے چلتے چلتے ان کے ہتھیاروں کو خالی کر کے رومال سے صاف کر دیا۔ ووگل کا پسٹل بھی خالی کر کے صاف کیا۔ اچانک اسے خیال سوجھا۔ تہ خانے میں مافیا کے آدمیوں کی گولیوں کے نشان تھے اور ووگل مرا پڑا تھا۔

''ایک منٹ آیا۔ بریٹا ہاتھ میں رکھنا۔'' اس نے جینفر کو چوکنا رہنے کا اشارہ کیا اور تہ خانے کی جانب لپکا۔ اندر کر اس نے چند فائر سیڑھیوں پر کیے اور بقیہ اِدھر اُدھر... پھر خالی گن ووگل کے ہاتھ کے قریب ڈال کر واپس آ گیا۔

''نکلو۔'' وہ بولا۔ جاتے جاتے اس نے ایک ایک ضرب بریٹا کی مزید دونوں کے سروں پر... آزمائی... پھر جینفر کا ہاتھ پکڑ کر تقریباً دوڑتا ہوا باہر نکل گیا۔

جینی، فرینک پر اتنا اعتماد کرنے لگی تھی کہ وہ واپس اس کے ساتھ نیویارک جانے کے لیے تیار ہو گئی۔ حالانکہ اس کا خیال تھا کہ انہیں پولیس کے سامنے ساری کہانی رکھ دینی چاہیے... تاہم فرینک نے اسے بہ آسانی قائل کر لیا۔

☆☆☆

پہلا شاک انہیں ڈوبرمین کی گولیوں سے چھلنی لاشیں دیکھ کر لگا۔ وہ اطراف میں پھیل کر تلاشی لے رہے تھے۔ گراہم نے تہ خانہ دریافت کیا۔ کچھ دیر میں چاروں وہیں تھے۔

''اصل غارت گری یہیں مچی ہے۔'' مارک کی آنکھوں میں تشویش تھی۔ جیک مردہ ووگل کا لائسنس چیک کر رہا تھا۔

''یہی بندہ کام کا تھا۔'' وہ بڑبڑایا۔

''اب کس کام کا؟'' مارک نے چڑ کر کہا۔ اسے جینی کہیں نظر نہیں آئی تھی۔

تہ خانے سے نکل کر وہ کچن میں جمع ہو گئے۔

''یہ دونوں کون ہیں؟'' مارک نے بے ہوش افراد کی جانب اشارہ کیا۔

''موسکایا؟''

''کیسے؟''

''دونوں ہتھیار روسی ہیں اور ہماری طرح وہ بھی ووگل کی تلاش میں تھے۔'' جیک نے جواب دیا۔ ''یہاں کا خونی ڈراما ختم ہو چکا ہے۔ نکلو یہاں سے۔'' جیک نے کہا۔

''اور جینفر؟'' مارک نے جیک کا گریبان پکڑ لیا۔

''یہ تازہ واردات ہے۔ جینفر زیادہ دور نہیں ہے۔ ہم اس تک پہنچ جائیں گے۔ تم جذباتی ہوتے جا رہے ہو۔'' جیک بولا۔

''کئی روز ہو گئے ہیں اور ہم اسے دیکھ تک نہیں سکے ہیں۔ کیا اس کے مرنے کا انتظار کر رہے ہو؟'' مارک بپھرا ہوا تھا۔ اسے توقع نہیں تھی کہ یہاں بھی وہ بروقت نہیں پہنچ سکیں گے۔

''کیا بکواس ہے؟''

''بکواس؟ اگر وہ چرچ میں یا یہاں اکیلی ہوتی تو کیا وہ ہمیں زندہ ملتی؟ بتاؤ... بکو...''

''وہ فرینک...''

''کون فرینک؟ کون ہے وہ؟ کیا ہے اس کی اصلیت؟ کیا اس نے ٹھیکا لیا ہوا ہے جینی کو بچانے کا؟'' غصے میں پہلی مرتبہ دوسروں کے سامنے اس کے منہ سے جینی نکل گیا۔ ''ووگل تمہارا مطلوبہ بندہ تھا۔ تو تم نے شروع میں ہی جینی کو کیوں نہیں بتایا۔ مجھے کیوں نہیں بتایا؟''

''مجھ سے کچھ غلطیاں ہوئی ہیں۔ میں مانتا ہوں۔'' جیک نے اپنا گریبان چھڑایا۔

''ووگل کے بارے میں تمہیں شروع سے پتا تھا؟''

''ہاں، ہیڈ کوارٹر کے ذریعے... لیکن صرف نام کی حد تک۔ اور اطلاع بھی مجھے یہاں پہنچنے کے بعد ہی ملی تھی۔''

''کس حوالے سے؟'' مارک بغور اسے تک رہا تھا۔

''لازار اور موسکایا کے حوالے سے... میں سب بتا دوں گا۔ یہاں سے نکلو پولیس کے پہنچنے کا امکان ہے۔''

''آنے دو پولیس کو، ہم نے کچھ نہیں کیا ہے اور تم آسانی سے نمٹ لو گے۔'' مارک نے کہا۔ ''مجھے یہ بتاؤ کہ ووگل چاہیے تھا تو تم جینفر کے پیچھے کیوں لگے ہوئے تھے؟'' مارک قدرے حواس میں آ گیا تھا۔ اس نے پھر سے جینفر کا لفظ استعمال کرنا شروع کر دیا۔

''کیونکہ ووگل کے کلیوز جینفر کے پاس تھے۔''

''کیسے؟''

''کار بیزی کی HQ بلڈنگ میں مقتول وکٹر نے دکھائے تھے۔'' جیک کا رویہ مسلسل مدافعانہ تھا۔

''یعنی تم نے پہلے اس بارے میں مجھ سے جھوٹ بولا؟''

جیک خاموش رہا۔

''سب سے بڑھ کر تم نے ووگل تک پہنچنے کے لیے جینفر کو چارے کے طور پر استعمال کیا... اب یہ بھی بتا دو کہ فرینک تمہارا آدمی ہے؟''

''نہیں۔ یہ غلط ہے۔ اس کا بیٹا موسکایا کے ہاتھوں مارا گیا۔ اس لیے وہ یہاں آیا ہے۔''

''اور بیٹے کو بھول کر جینفر کا باڈی گارڈ بن گیا؟'' مارک کا لہجہ کاٹ دار تھا۔ ''اور کیا تباہ ہونے والی HQ بلڈنگ میں فرینک نے ووگل کے کلیوز نہیں دیکھے ہوں گے؟ وہ بھی ساتھ گیا تھا؟''

''ممکن ہے اور نہیں بھی... بس کرو۔ ان دونوں تک پہنچنے تو دو پھر فرینک کی حقیقت بھی سامنے آ جائے گی۔''

''اور ڈسک؟''

''جینفر ہی کوئی مدد کر سکتی ہے۔''

''تمہیں پتا ہے کہ وہ کچھ نہیں جانتی۔ اگر اس نے ڈسک کی شکل بھی دیکھی ہوتی تو مجھے ضرور بتاتی۔''

''کیا تم نے اس سے پوچھا تھا؟''

''ہاں، معلوم کیا تھا۔'' مارک نے آدھا سچ بولنے کا فیصلہ کیا۔

''ٹھیک ہے۔ ابھی تو چلو یہاں سے۔ اب کیا بچا ہے۔ کچھ بچا بھی ہے تو بعد میں پوچھ لینا۔''

☆☆☆

جنیوا۔

فرینک نے گاڑی جنیوا ائرپورٹ کی پارکنگ لاٹ میں چھوڑ دی۔ ٹرمینل کے قریب ایک قطار میں دکانیں تھیں۔ جینفر نے فارمیسی کی دکان سے اینٹی سیپٹک کریم، پلاسٹر اور گاز خریدا۔ بغیر نمبر کا ایک شیڈ والا چشمہ لیا، پھر دونوں گفٹ شاپ میں گئے۔ وہاں سے دو سفری بیگ، ایک ہیٹ، ایک بیس بال کیپ، اونی اسکارف اور دھوپ کے چشمے خریدے۔

بغیر نمبر کا ریڈنگ والا چشمہ لگا کر فرینک نے ہیٹ سر پر رکھ لیا۔ دھوپ کا چشمہ جینفر نے چہرے پر سجایا۔ اس نے عمداً قدرے بڑے شیشوں والے چشمے لیے تھے۔ اس کے حسین چہرے نے چشمے کا یہ عیب بھی جدت میں بدل دیا تھا اور اس کے چہرے کا بالائی حصہ کافی حد تک چھپ گیا تھا۔ بیس بال کیپ بھی جینی نے بڑی لی تھی۔ پونی ٹیل سمیٹ کر اس نے بال کیپ میں چھپا لیے۔ اسکارف اس نے گلے کے گرد لپیٹ لیا۔

فرینک ٹکٹ کے لیے قطار میں نہیں گیا تھا بلکہ دو ٹکٹ اس نے ٹریول آفس سے لے لیے تھے۔ کیش کی صورت میں وہ مافیا کے آدمیوں کی رقم خرچ کر رہے تھے۔ نیویارک کے لیے کل تک کوئی فلائٹ نہیں تھی۔ ایک گھنٹے میں جو فلائٹ دستیاب تھی، وہ پیرس سے ہوتی ہوئی نیویارک پہنچتی۔ فرینک نے اسی کے دو ٹکٹ خریدے تھے۔ کمپنی ائر فرانس تھی۔

گفٹ شاپ سے نکل کر وہ بورڈنگ گیٹس کی طرف چل دیے۔ فرینک کی ہدایت کے مطابق جینی اس کی ہمراہی میں نہیں تھی بلکہ قدرے فاصلہ رکھ کر چل رہی تھی۔

☆☆☆

چالیس میل دور جیک، ہیڈ کوارٹر ''لینگلے'' سے سیل فون پر بات کر رہا تھا۔ ان کی گاڑی کا رخ جنیوا کی طرف تھا۔ سی آئی اے کمپیوٹر ہیکر کی اطلاعات کے مطابق سہ پہر چھ بجے پیرس کے انٹرنیشنل ائر لائن بکنگ کمپیوٹر نے دو نام ریکارڈ کیے تھے۔ ائر فرانس شٹل ٹو پیرس کے لیے دو ٹکٹ خریدے گئے تھے۔ خریداروں نے بارہ پینتالیس پر جنیوا چھوڑ دیا تھا۔ پیرس سے ائر فرانس شٹل نے جے ایف کے ائرپورٹ، نیویارک پہنچنا تھا۔ ٹکٹ ہولڈرز، فرینک میکال اور جینفر مارچ ہیں۔

جیک نے کافی دیر بات کی تھی۔ اس نے مارک کو مزید بتایا کہ لینگلے کمپیوٹر سے مانیٹرنگ جاری ہے۔ جیسے ہی

وہ JFK پر اتریں گے، انڈر کور ایجنٹس کی نظروں میں ہوں گے۔ میں نے تین انڈر کور ایجنٹس تعینات کیے ہیں جو ائرفرانس میں پیرس سے سوار ہوجائیں گے۔''

''اِٹ از ڈن، ناؤ۔''

''اور ہم کیا کریں؟'' مارک اپنی ناگواری کو نہ چھپا سکا۔

''ولینگلے نے نیویارک کے لیے ہمارے لیے پرائیویٹ جیٹ بک کیا ہے۔''

''اس کے بعد کیا ہوگا؟''

''شاید تم صحیح تھے۔'' جیک نے اعتراف کیا۔ ''ہمیں جینفر کو ساری کہانی بتا دینی چاہیے۔''

''لوٹ کے بدھو گھر کو آئے۔'' مارک بولے بغیر نہ رہ سکا۔ ''وہ بھی خالی ہاتھ۔''

☆☆☆

نیویارک۔

گاردا، مین ہٹن ڈاؤن ٹاؤن کے دفاتر پہنچا۔ ایلیویٹر کے ذریعے وہ جس سوئیٹ میں گیا، وہاں دروازے کی پیشانی پر لکھا تھا:

''فرینک میکال، پرائیویٹ انویسٹی گیٹر۔''

دروازے پر کئی بار ''ناک'' کرنے کے باوجود کوئی ردِعمل سامنے نہیں آیا۔ وہ نیچے آکر ایک اور آفس میں چلا گیا جہاں درمیانی عمر کی ایک عورت اندر کمپیوٹر پر مصروفِ کار تھی۔

''کیا خدمت کرسکتی ہوں؟'' وہ سر اٹھا کر مسکرائی۔

گاردا نے مدعا بیان کیا اور فرینک کے بارے میں پوچھا۔

''کچھ روز قبل وہ سوئٹزرلینڈ گیا تھا۔ جہاں ایلپس پر اس کے بیٹے کے ساتھ ایک اندوہناک حادثہ پیش آیا تھا۔''

گاردا نے اظہارِ افسوس کیا اور بولا۔ ''میرا اندازہ ہے کہ تم فرینک کو خاصا جانتی ہو؟''

''ہاں ایسا ہے۔ دراصل کئی بار وہ میری خدمات حاصل کرچکا ہے۔ کیا تم اسے ہائر کرنا چاہتے ہو؟''

گاردا نے مسکرا کر اپنا بیج دکھایا۔ خاتون نے دلچسپی سے اس کی شناخت اور لانگ بیچ پولیس ڈپارٹمنٹ کی مہر دیکھی۔

''اگر تم تعاون کرو تو فرینک کے بارے میں مجھے کچھ باتیں کرنی ہیں؟''

''ضرور، کیا پیو گے؟''

''گاردا جس لت میں مبتلا تھا۔ وہی مطالبہ اس کے منہ سے نکل چلا تھا۔ تاہم بروقت قابو پا کر اس نے کافی کی خواہش کا اظہار کیا۔

☆☆☆

ائرفرانس 747 میں وہ پینتیس ہزار فٹ کی بلندی پر تھے۔ جینی سکون سے پانچ گھنٹے گہری نیند سوئی۔

''خوب سوئیں تم۔''

''ہاں بالکل بچوں کی طرح۔ تمہارا بازو کیسا ہے؟''

''زیادہ بہتر نہیں ہے لیکن فی الحال میں سوچ رہا ہوں کہ پینتیس ہزار فٹ پر بھی صورتِ حال اطمینان بخش نہیں ہے۔'' فرینک نے سنجیدگی سے کہا۔

''کیا مطلب؟'' جینی کی نیند کا خمار تحلیل ہوگیا۔

''پتا نہیں کون فرشتے جان کو آئے ہوئے ہیں۔ یہاں بھی تین عدد سفر کر رہے ہیں۔ سفر کیا... ہماری نگرانی کر رہے ہیں؟''

''کون تین؟'' جینی سٹپٹا گئی۔ وہ تو یہ سوچ کر سکون سے سوگئی تھی کہ وبال سے جان چھوٹ چکی ہے۔

''خبردار، اِدھر اُدھر مت دیکھنا۔ ایسے ہی بیٹھی رہو۔'' فرینک نے دھیمے سے کہا۔ ''آٹھ نشستوں کے فاصلے پر دو فرشتے ساتھ بیٹھے ہیں۔ ایک سرخ بالوں والا ہے، گرے بزنس سوٹ میں۔ دوسرے کا ملبوس گہرا نیلا ہے اور چشمہ لگایا ہوا ہے۔ تیسری سنہرے بالوں والی عورت ہے، لباس چارکول ٹو پیس میں ہے۔ عقبی سمت میں درجن بھر نشستیں چھوڑ کر رو نمبر چھتیس میں موجود ہے۔''

''تم اتنے یقین سے کیسے کہہ رہے ہو؟'' جینی نے سوال کیا۔

''دو یہاں سے گزرے تھے جب تم خوابِ غفلت میں تھیں۔ بظاہر وہ دونوں معصوم دکھائی دے رہے تھے۔ میری ایک پر نظر پڑی تھی۔ اس نے عام سے انداز میں تمہیں دیکھا تھا۔ تاہم مجھ سے چھپ نہ سکا کہ وہ تصدیق کے لیے تمہیں دیکھ رہا تھا لیکن گھبرانے کی بات نہیں ہے۔ کم از کم جب تک ہوا کے دوش پر ہیں، خطرے کی کوئی بات نہیں۔

''تم سامنے واش روم کی طرف جاؤ لیکن ان دونوں سے نگاہیں چار مت کرنا۔ واپسی میں عقبی سمت اسٹیورڈس کے پاس ڈرنک کے بہانے جاؤ گی تو وہ عورت بھی نظر آجائے گی... بے فکری کا انداز اپنائے رکھنا۔'' فرینک نے بات ختم کی۔

جینی نے من و عن فرینک کی ہدایات پر عمل کیا۔ واش روم سے ہو کر وہ عقبی سمت میں گئی۔ سنہرے بالوں والی

عورت کوئی میگزین دیکھ رہی تھی۔ جینی نے آنکھ کے کونے سے دیکھ لیا کہ اس نے لمحہ بھر کے لیے میگزین سے نظر اٹھائی تھی۔ جینی پانی کا گلاس لے کر واپس آ گئی۔

''اب ان سے کیسے جان چھڑائیں؟'' اس نے فرینک سے استفسار کیا۔

''ایک آئیڈیا ہے۔'' فرینک نے کال بٹن دبایا۔

ایک اسٹیورڈان کے پاس آ گیا۔

''جناب؟'' وہ مسکرایا۔

''آن بورڈ سیٹلائٹ فون سسٹم ہے؟''

''جی ہاں، لیکن صرف فرسٹ کلاس میں۔''

''برائے مہربانی میری راہنمائی کریں۔ یہ ایک ذاتی ایمرجنسی ہے۔''

☆☆☆

سامان تو لینا نہیں تھا۔ لہٰذا جینی اور فرینک امیگریشن کی قطار میں سب سے آگے تھے۔ پاسپورٹ کی پڑتال کے بعد وہ کسٹم کی جانب بڑھے۔ آدھا راستہ ہی طے ہوا تھا کہ معاً فرینک نے جینی کا رخ ریسٹ روم کی طرف کر دیا۔

''یہاں رکو اور ایسے اداکاری کرو کہ بیگ میں کچھ ڈھونڈ رہی ہو۔''

''تم کیا کرنے چلے ہو؟''

''بھروسا رکھو... ڈوانٹ وھاٹ آئی سے۔''

جینی نے بیگ کھولا۔ اس کے بائیں ہاتھ پر ٹھوس فولادی دروازہ تھا۔ اس نے کن انکھیوں سے دیکھا دو مسلح پولیس والے دائیں جانب کھڑے تھے۔ پھر اس کی نگاہ ستون کے قریب تین مسافروں پر پڑی۔ جینی نے فی الفور نگاہ ہٹالی۔ وہ تینوں وہی تھے جن کی فلائٹ پر نشاندہی فرینک نے کی تھی۔ جینی کو بے کلی کا احساس ہوا۔ فرینک کیا کر سکتا ہے؟

فرینک نے سیل فون پر نمبر پنچ کیے۔ ''مارٹی، تم کہاں مر گئے؟ مصیبت سر پر ہے۔'' کچھ سن کر اس نے فون بند کر دیا۔ جینی ہراساں تھی۔ فولادی دروازے سے تو وہ گزر نہیں سکتے تھے۔

اچانک ایک اجنبی آواز سنائی دی اور جینی کے دل نے چھلانگ لگائی۔ فولادی دروازہ اندر سے دفعتاً کھل گیا تھا۔ وہاں ایک بھاری بھرکم آدمی نظر آیا جس کی مونچھیں خوب گھنی تھیں۔ اس نے آفیشل یونیفارم پہنا ہوا تھا۔ سر پر کیپ اور ہاتھ میں کلپ بورڈ تھا۔ فوٹو آئی ڈی چین کے ساتھ گردن میں جھول رہی تھی۔

''کہاں رہ گئے تھے؟'' فرینک بڑبڑایا۔

''حتی الامکان تیزی سے پہنچا ہوں۔'' مارٹی نے جواب دیا۔ ''چلو جلدی کرو۔'' وہ برانکس لہجہ میں بات کر رہا تھا۔

دونوں دروازے سے گزر گئے۔ جینی نے شانے پر عقب میں نگاہ دوڑائی۔ ستون کے پاس کھڑے تینوں مسافر تیزی سے ادھر ہی آ رہے تھے۔

تاہم اتنی دیر میں دروازہ واپس بند ہو چکا تھا۔ چند سیکنڈ کا فرق رہ گیا تھا۔ ورنہ وہ تینوں نہیں تو ایک آدھ اندر گھس ہی آتا۔ فرینک بھی تاڑ گیا تھا اور ٹانگ چلانے کے لیے تیار تھا۔

فولادی دروازے سے گزر کر وہ تینوں ایک کوریڈور میں آگے بڑھ رہے تھے۔

''مارٹی کا تعلق ائرپورٹ سیکیورٹی سے ہے۔'' فرینک نے تعارف کرایا پھر اس نے جینفر کا نام بتایا۔

''کون کتّے پیچھے لگے ہوئے ہیں؟'' مارٹی نے پوچھا۔

''لمبی کہانی ہے۔ کار کا کیا ہوا؟''

مارٹی نے چابیاں نکال کر فرینک کو پکڑائیں۔ ''ایلیویٹر سے نکل کر لیول فور پر آنا۔ لاٹ تھری میں نیلے رنگ کی شیوی امپالا کھڑی ہو گی۔ خیال رکھنا، گاڑی کئی ٹکڑوں میں واپس نہ ملے... ابھی دو سال کی قسطیں ادا کرنی ہیں۔''

''وعدہ رہا۔'' فرینک نے اسے اطمینان دلایا۔

☆☆☆

چارٹرڈ ''گلف اسٹریم''، ائرفرانس 747 کے پیچھے تیس منٹ بعد فضا سے زمین پر آیا۔ سب سے پہلے جیک نے باہر قدم رکھا۔

انہوں نے چاروں سمت دوڑ لگائی اور سیل فون نے دھن بجائی۔ فون جیک نے کان سے لگایا۔ ''وھاٹ؟'' اس کی آواز میں غصہ ابل رہا تھا۔ ''کیا بکواس ہے... ہر ایگزٹ کی نگرانی ہو رہی تھی... تین ایجنٹ ساتھ چپکے ہوئے تھے۔ لعنت ہے تم لوگوں پر۔ تلاش کرو، ورنہ دوسرے تمہیں تلاش کرتے رہ جائیں گے۔'' جیک اچھا خاصا مشتعل دکھائی دے رہا تھا۔

''اب کیا افتاد آن پڑی؟'' مارک نے زہرخند سے کہا۔

''وہ دھوکا دے کر نکل گئے۔'' جیک نے اکھڑی

آواز میں کہا۔

''وہ تو مجھے پتا تھا۔'' مارک کا چہرہ بھی سرخ ہوگیا۔

''زندہ باد سی آئی اے... میرا مشورہ ہے کہ ان کو اور اپنے ''نامعلوم'' مشن کو بھول کر آرام کرنا چاہیے۔'' مارک نے کھل کر مذاق اڑایا۔

جیک نے بمشکل خود کو جواب دینے سے باز رکھا۔ اس کے پاس جواب بھی کیا تھا۔ وہ خفت کا شکار تھا۔

☆☆☆

مارٹی، دروازے سے ان دونوں کو جاتا دیکھ رہا تھا۔ بعدازاں اس نے یونیفارم اور کیپ اتار کر ''گاربیج بن'' کی نذر کی اور سیل فون نکالا۔

''وہ دونوں نیلے رنگ کی شیوی امپالا میں ہیں۔'' مارٹی کا برانکس لہجہ بدل گیا تھا۔

''ہونہہ۔'' دوسری جانب سے محض ایک لفظ سنائی دیا۔

''اسکرپٹ کے مطابق کام جاری ہے۔'' اس نے مزید بتایا۔ ''وہ دہرے جال میں پھنس گئی ہے۔ میں اور نک اسکرپٹ کے مطابق جا رہے ہیں۔ کام ختم سمجھو۔'' مارٹی نامی شخص نے مزید کہا۔

''پرفیکٹ، فنش دی جاب۔''

☆☆☆

گاردا، لانگ آئی لینڈ میں فرینک میکال کے گھر پر تھا۔ یہ ایک پُرامن اور خاموش مقام تھا۔ مکھن کے رنگ والا فرینک کا گھر ''باڑ'' نے گھیرے میں لیا ہوا تھا۔ کار لاک کر کے اس نے صحن میں قدم رکھا۔ آس پاس اسے کوئی نظر نہیں آیا تھا۔ گاردا نے دروازے کی گھنٹی پر انگلی رکھ دی۔ ایک بار، دو بار، تین بار... کوئی ردِعمل سامنے نہیں آیا۔ اس نے دو تین بار دستک دی، وہی خاموشی۔

گاردا نے والٹ نکالا جس میں ایک ملٹی پل پین نائف تھا، تین بلیڈ تھے، ایک تار کی طرح پتلا تھا... معمولی کوشش کے بعد وہ پولیس سے ''برگلر'' بن چکا تھا اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہو رہا تھا۔ ہال وے سے گزر کر وہ لاؤنج میں آیا اور دیواروں پر سجی تصاویر دیکھتا ہوا سیڑھیوں کے ذریعے اوپر جانے لگا۔ اس کا ارادہ تھا کہ پہلی منزل کے کمروں سے آغاز کیا جائے۔ اوپر آ کے ابھی وہ پہلے کمرے کا دروازہ کھولنے جا رہا تھا جب اس کی سماعت سے مدھم آواز ٹکرائی۔ آواز نیچے ہال وے سے ابھری تھی۔

وہ تھم گیا۔ دوسری بار آواز سیڑھیوں پر سے آئی۔ یہ قدموں کی آہٹ تھی۔ گاردا نے گلوک نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔ گلوک سنبھال کر اس نے اسٹیئرز کا رخ کیا۔

ایک درمیانی عمر کا فارغ البال (گنجا) آدمی سیڑھیوں سے اوپر آرہا تھا۔

''دوست، وہیں رک جاؤ۔'' گاردا نے حکم جاری کیا۔ اس آدمی نے گن کی جھلک دیکھتے ہی چند قدم پسپائی اختیار کی۔ ''پولیس'' گاردا نے بیج نکالا۔ ''یہاں کیا کر رہے ہو؟''

بیج دیکھ کر اجنبی کے چہرے سے خوف کا سایہ ہٹ گیا۔

''آفیسر! یہی سوال میں بھی پوچھنا چاہتا ہوں۔ میرا نام نورس ہے۔ میں سڑک کی دوسری جانب قیام پذیر ہوں۔ فرینک اور میں اچھے پڑوسی ہیں۔ میں نے تمہیں دیکھا تھا۔ لہٰذا ضروری خیال کیا کہ صورتِ حال کا جائزہ لوں۔''

''سن کر خوشی ہوئی، مسٹر نورس۔'' گاردا نے گلوک نیچے کرلیا۔ ''یہ فرینک کی رہائش گاہ ہے، ٹھیک؟''

''شیور، فرینک کی غیر موجودگی میں، میں خیال رکھتا ہوں۔'' وہ بولا۔

''بات اچھی ہے۔ تم نے آخری بار فرینک کو کب دیکھا تھا؟''

''وہ کچھ روز پہلے۔ اسے اپنے بیٹے کے لیے ملک سے باہر جانا تھا۔ اس کا بیٹا چک میکال مارا گیا تھا۔ یو نو۔''

''ہاں، میں نے سنا تھا۔ افسوس ناک خبر تھی۔'' گاردا نے کہا۔ ''کیا تم ٹھیک ٹھیک بتا سکتے ہو کہ فرینک کس وقت یا کس دن نکلا تھا؟''

''اتوار کی دوپہر اسے زیورچ کے لیے پرواز کرنی تھی۔ وہ کافی نڈھال تھا۔ وہ خبر ہی ایسی تھی۔ چند آدمی اس کے سہارے کے لیے آئے تھے اور اسے ائرپورٹ تک پہنچایا تھا۔''

گاردا کی تیوریوں پر بل پڑ گئے۔ ''تم نے کہا اتوار کی دوپہر۔ آر یو شیور؟''

''اس میں مغالطے والی کوئی بات ہی نہیں ہے۔ آخر مسئلہ کیا ہے؟'' نورس نے سوال کیا۔

گاردا کی پیشانی اب تک ناہموار تھی۔ اس نے نورس کا سوال نظرانداز کرتے ہوئے استفسار کیا۔ ''اسے کون ائرپورٹ لے گیا تھا؟''

''سیاہ سیڈان میں دو آدمی تھے۔ میں نے پہلے انہیں

کبھی نہیں دیکھا۔" نورس کی آنکھوں میں شک کا سایہ لہرایا۔
"اگر تم برا نہ مانو آفیسر تو میں جاننا چاہوں گا کہ تم اندر کیسے آ گئے؟"
"کوئی جواب نہیں آ رہا تھا اور دروازہ کھلا ملا تھا۔"
"عجیب بات ہے۔ میں نے کل ہی لاک چیک کیا تھا۔" "آفیسر، نام..." نورس کی بات ادھوری رہ گئی۔
"ڈیٹیکٹو اسمتھ۔" گاردا نے سیڑھیاں اترنا شروع دیں۔

☆☆☆

مارک JFK ائرایئول ٹرمنل کے باہر کھڑا جیک کو دیکھ رہا تھا۔ جیک تین افراد سے الجھ رہا تھا، ان میں ایک عورت تھی۔ جیک کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ خاصا برافروختہ ہے... ان سے جدا ہو کر اس نے احکامات جاری کرنے شروع کیے۔ گراہم اور فیلوز کو اس نے پارکنگ لاٹس کی جانب روانہ کیا۔ جن پر وہ برس رہا تھا، تینوں کو ٹرمینل کی جانب بھیجا تھا۔ میں خود "کار ہائر" اور لیمو (لیموزین) ڈیسک کو دیکھوں گا۔ وقت نہیں ضائع کریں گے بلکہ پندرہ منٹ بعد یہیں ملیں گے۔
پھر اس نے مارک کو مخاطب کیا۔ "بارز، ریسٹورنٹس اور ریسٹ رومز پر نظر ڈالو۔ پندرہ منٹ بعد واپس آ جانا۔"
مارک بیزاری کے ساتھ ایسکیلیٹر کی جانب چلا گیا۔ اس نے گھڑی دیکھی، جیک پر لعنت بھیجی اور اِدھر اُدھر گھوم پھر کر پے فون پر آ گیا۔ وہ گاردا کا نمبر ملا رہا تھا۔
دوسری رنگ پر گاردا کا جواب آیا۔ "کہاں غائب ہو، مارک؟"
"میں یہاں پہنچ گیا ہوں۔ JFK پر ہوں۔ میرے پاس دس پندرہ منٹ ہیں۔ جلدی بتاؤ کیا پروگریس رہی؟"
"تمہاری خواہش کے مطابق میں نے کام شروع کر دیا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے سب ٹھیک ٹھاک ہے۔ لیکن کچھ کچھ مشکوک حقائق بھی ہیں۔" گاردا نے کہا۔
"کیا مطلب؟"
"فرینک کے پڑوسی نے بتایا ہے کہ وہ اتوار کے روز روانہ ہوا تھا۔ اسے دو آدمی سیاہ بیوک سیڈان میں ائرپورٹ لے گئے تھے۔ اس کا مطلب فرینک کو حد سے حد پیر کے روز صبح سوئٹزرلینڈ پہنچ جانا چاہیے تھا لیکن ریکارڈ کے مطابق وہ منگل کے روز وہاں اترا تھا۔ پورا ایک دن درمیان سے غائب ہے۔"
"سن رہا ہوں۔" مارک نے کہا۔

"فرینک کے دفتر والی عمارت سے معلوم ہوا تھا کہ اس نے زیورچ کے لیے ڈائریکٹ فلائٹ ہفتے کی شام ہی بک کر لی تھی۔ JFK کی بکنگ چیک کرنے سے یہ بات سامنے آئی کہ اتوار کو روانگی سے ایک گھنٹے قبل وہ بکنگ کینسل کر دی گئی تھی پھر اسے رات میں دوبارہ "ری بک" کیا گیا۔ یہ بات میری سمجھ سے باہر ہو رہی ہے۔" گاردا نے بات ختم کی۔
"ہاں، بات تو مشکوک ہے اور کچھ؟" مارک کی نظر گراہم پر پڑی۔ اس نے آڑ بڑھائی۔
"نہیں اور کچھ نہیں۔ آخر ہو کیا رہا ہے؟"
"جلد بتاؤں گا۔ اس وقت مزید بات جاری رکھنا ممکن نہیں۔" مارک نے جواب سنے بغیر فون رکھ دیا۔
مارک کا ذہن برق رفتاری سے کام کر رہا تھا۔ یہ کیونکر ممکن ہے کہ پیر کے بجائے منگل کو سوئٹزرلینڈ پہنچا؟ اسے ائرپورٹ کون لے کر گیا؟ بکنگ کس نے کینسل کی وغیرہ...

☆☆☆

انہیں ڈرائیو کرتے ہوئے نصف گھنٹا بیت گیا تھا۔ جینی بار بار مڑ کر عقب میں دیکھتی۔ تاہم ہیوی ٹریفک میں یہ اندازہ لگانا دشوار تھا کہ کوئی تعاقب میں ہے یا نہیں۔
"جینفر، پریشان مت ہو۔ ہم انہیں غچا دے چکے ہیں۔" فرینک نے ڈرائیو کرتے ہوئے جینی کو اطمینان دلایا۔ جینی کو امید تھی کہ وہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔
"ہم اس راستے پر کیوں جا رہے ہیں؟" جینی نے سوال کیا۔
"اس راستے سے ہم "لانگ بیچ" نسبتاً جلدی پہنچ جائیں گے۔"
"فرینک! میں پہلے بابی کو دیکھنا چاہتی ہوں۔ اگر ہم وہ ذیلی سڑک پکڑیں تو صرف دس منٹ میں کلاڈ ویل، بابی تک پہنچ جائیں گے۔" جینی نے بتایا۔
"او کے۔" فرینک نے کار روک دی۔ "تب تک میں ایک کال کر لوں۔"
جینی نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی اور فرینک اتر کر پسنجر سیٹ پر آ گیا۔ اس نے گلو کمپارٹمنٹ کھولا۔ جینی کی نگاہ پڑی۔ وہاں ایک سیل فون کے ساتھ آٹومیٹک پسٹل بھی رکھا تھا۔ فرینک نے پسٹل نکال کر گود میں رکھ لیا اور سیل فون پر نمبر پنچ کرنے لگا۔
جینی پسٹل کو گھور رہی تھی۔ "پسٹل وہاں کس نے رکھا؟"

''اپنا منہ بند رکھو اور مجھے بات کرنے دو۔''
جینی کو کرنٹ سا لگا۔ اسے اپنی سماعت پر یقین نہیں آیا۔
''میں ہوں۔ کوواینڈ کی جانب جارہا ہوں۔ آدھے گھنٹے میں وہیں ملو۔'' اس نے مبہم بات کرکے فون بند کردیا۔
''گاڑی اسٹارٹ کرو۔'' اس نے خشک لہجے میں کہا۔
جینی سکتے کے عالم میں اسے دیکھ رہی تھی۔
''فرینک، فرینک کیا ہوگیا ہے تمہیں؟''
فرینک نے پستول اٹھالیا۔ ''اور مجھے فرینک کہنا بند کرو جیسا کہہ رہا ہوں، ویسے ہی کرو۔ لانگ بیچ کی طرف چلو۔''

☆☆☆

مارک نے دیکھا کہ جیک سیل فون پر بات کررہا تھا اور فیلوز سیاہ رنگ کی لیموزین کو سائڈ واک کے ساتھ لگا رہا تھا۔
مارک کو دیکھ کر اس نے فون بند کردیا۔
''گاڑی میں آجاؤ، باقی لوگ تلاش جاری رکھیں گے۔ شاید چانس لگ جائے۔''
''مجھے یاد پڑتا ہے کہ تم نے فرینک کی اصلیت چیک کرلی تھی؟'' مارک نے مشکوک نظروں سے جیک کو دیکھا۔
''ہاں، تو کیا ہوا؟''
''میری تفتیش کے مطابق تم نے جھوٹ بولا تھا جیک، یا پھر کوئی سنجیدہ غلطی کی تھی۔'' اس لمحے گراہم بھی گاڑی کی جانب آتا دکھائی دیا۔ جیک نے کہا۔
''اس وقت ہم اس موضوع پر بات نہیں کرسکتے۔ اگر تم جاننا چاہتے ہو تو اندر آجاؤ۔''
مارک کی کھوپڑی چٹخ گئی۔ ''میں کہیں نہیں جارہا جب تک مجھے سچ نہ معلوم ہوجائے۔'' وہ چیخنے لگا۔ ''اسی وقت سچ بتاؤ۔ سی آئی اے کس چکر میں ہے، کیا کھیل کھیلا جارہا ہے؟''
راہ گیر گاڑی کی طرف متوجہ ہوگئے۔
فیلوز نے لپک کر مارک کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ مارک نے بازو موڑ کر کہنی کی ضرب فیلوز کے جبڑے پر ٹکائی۔ اس نے کراہ کر اپنا ہاتھ ہٹایا۔ اسی وقت گراہم پہنچ گیا۔ اس نے آرم لاک لگا کر مارک کو گاڑی میں دھکیلا... جیک نے تماشائیوں کو اپنی آئی ڈی دکھائی۔
''پولیس، یہ آدمی ہماری تحویل میں ہے۔'' جیک نے دروازہ بند کیا اور ایک گھونسا مارک کے چہرے پر رسید کیا۔
''ایڈیٹ، یہ پبلک میں شور مچانے کے لیے تھا۔''

فیلوز نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور انجن اسٹارٹ کرکے لیمو (لیموزین) آگے بڑھادی۔
''کہاں لے جارہے ہو؟'' مارک کی آواز تپ رہی تھی۔
''گراہم نے تمہیں پے فون پر بات کرتے دیکھا تھا، مارک۔'' جیک نے بتایا۔ ''بہتر ہے کہ جلدی سے بتادو، تم کس سے بات کررہے تھے؟''
''تم مجھے اغوا کرکے قانون شکنی کے مرتکب ہورہے ہو۔''
''اس وقت میں ہی قانون ہوں۔ اب سوال کا جواب دو۔'' جیک کا رنگ بدلا ہوا تھا۔
''میرا ایک دوست تھا جو فرینک کے بارے میں معلومات کررہا تھا... اس نے بتایا ہے کہ فرینک نے اتوار کو فلائی کرنا تھا۔ دو آدمی سیاہ بیوک میں اسے ائرپورٹ لے گئے تھے۔ ایک گھنٹا پہلے بکنگ کینسل کی گئی۔ رات میں پھر ری بکنگ کرائی گئی اور وہ اتوار کے بجائے پیر کو نکلا... کیا مطلب ہوا اس کا؟''
جیک کشیدگی کا شکار نظر آیا۔ اس نے ایک لفافہ نکال کر فوٹو برآمد کیا اور گاڑی کی اندرونی لائٹ آن کی۔
''یہ تصویر دیکھو۔'' اس نے فوٹو مارک کے حوالے کیا۔
فوٹو کچھ دھندلا تھا۔ مارک نے بغور اس کا جائزہ لیا۔
''کیا یہی فرینک ہے؟ جسے اٹلی میں HQ بلڈنگ کی تباہی سے ذرا پہلے تم نے جینفر کے ساتھ دیکھا تھا؟''
''یہ تم پہلے بھی دکھا چکے ہو۔'' مارک نے فوٹو دیکھتے ہوئے کہا۔ ''فوٹو دھندلا ہے۔ لیکن ظاہر ویسا ہی معلوم ہوتا ہے۔'' مارک نے جواب دیا۔ ''ہیئر اسٹائل اور ہیئر کلر بھی۔''
جیک نے نفی میں سر ہلایا۔ ''مارک، یہ اتنی اہم بات نہیں ہے۔ ہیئر کٹ بدلنا معمولی بات ہے اور ہیئر ڈرائی کی کوئی بھی سستی بوتل بالوں کا رنگ بدل سکتی ہے۔ اب میں سمجھا کہ ویزن ہارن پر جینفر کو جو خطرناک حادثہ پیش آیا تھا، وہ پہلے سے طے شدہ تھا۔ یعنی فرینک میکال وہ نہیں ہے، جو ہم سمجھ رہے ہیں۔'' جیک نے تشریح کی۔
مارک کے چہرے پر زردی نظر آئی۔ ''لیکن تم نے کہا تھا کہ فرینک کا پس منظر چیک کیا گیا تھا؟''
''میں نے ٹھیک کہا تھا۔ کیا تمہارے دوست نے نہیں بتایا کہ فرینک میکال، چک میکال کا باپ ہے اور وہ

پرائیویٹ ڈیٹکٹو ہے، وغیرہ وغیرہ۔ وہ بیٹے کی وجہ سے سوئٹزرلینڈ گیا۔"

"بھی بیک گراؤنڈ ہم نے بھی چیک کیا تھا۔ اگر دال میں کچھ اور کالا ہے تو سو فیصد تصدیق کے لیے فرینک تک پہنچنا ہوگا۔"

"اگر وہ فرینک نہیں ہے تو پھر کون ہے۔ نیز اصلی فرینک کہاں ہے؟" مارک کی آواز میں الجھن تھی۔ "کیا تمہاری پچھلی بات ٹھیک ہو سکتی ہے کہ وہ موسکایا کا آدمی ہے؟"

☆☆☆

"تم کون ہو؟" جینی ہائی وے پر لانگ آئی لینڈ کی طرف جارہی تھی۔ آسمان سے برف کی باریک تہ اتر رہی تھی۔ وائپرز آن تھے۔

"میرا نام نک استاوز ہے۔ میں سی آئی اے کے لیے کام کرتا ہوں۔"

جینی اسے گھور کے رہ گئی۔

"اصلی فرینک کہاں ہے؟"

"نیویارک سے باہر "سیف ہاؤس" میں۔"

"تم نے اس کی جگہ کیوں لی؟"

نک نے پسٹل واپس جیب میں رکھ لیا۔ "تاکہ میں تمہارے قریب رہتے ہوئے ان لوگوں سے تمہاری حفاظت کرسکوں جو تمہیں ہلاک کرنا چاہتے ہیں۔"

"مجھے کون ہلاک کرنا چاہتا ہے؟"

"اس آدمی کا نام جیک گیلسو ہے۔"

جینی نے یادداشت کو کریدا۔

"اس نے تم سے جھوٹ بولا تھا کہ وہ تمہارے باپ کا دوست ہے۔" نک استاوز نے وضاحت کی۔

جینی کا بدن چند لمحے کے لیے سن ہوگیا۔ اسے جیک کا نام اور حلیہ یاد آگیا۔ وہ دو سال قبل قاتل رات کی واردات کے بعد جینی سے ملنے اسپتال آیا تھا۔ جینی کو سب یاد آگیا۔ جیک کچھ معلوم کرنا چاہتا تھا۔ وہ پال مارچ کے دوست کی حیثیت سے وقتاً فوقتاً ملتا رہا۔ پھر بددل ہوکر آہستہ آہستہ غائب ہوگیا۔

نک استاوز دوبارہ گویا ہوا۔ "جیک بھی سی آئی اے کا آدمی ہے۔ چند سال قبل اس نے ایک خفیہ آپریشن شروع کیا تھا جس کا کوڈ نیم "اسپائڈرویب" رکھا گیا۔ آپریشن کا ٹارگٹ "پرائم انٹرنیشنل سیکیوریٹیز" نامی بینک تھا۔"

جینی ایک بار پھر چونک پڑی۔ یادداشت کے نہاں خانوں سے "اسپائڈر ویب" کا نام ابھر کر شعور کی سطح پر آگیا۔ اس نے باپ کی اسٹڈی روم میں سیکیورٹی باکس کے ساتھ زرد رنگ کا نوٹ پیڈ دیکھا تھا۔ اس پر کچھ لکھا تھا۔ جینی "اسپائڈرویب" کے الفاظ ہی پڑھ پائی تھی۔ اس نے ڈسک بھی دیکھی تھی اور نقرئی کنجی بھی۔

وہ چاندی کی کنجی اب بھی اس کے پاس تھی۔ تاہم اسے نہیں معلوم تھا کہ سوئٹزرلینڈ کے وکٹر کے دفتر (HQ بلڈنگ) میں جینی نے بے خیالی میں وہ کنجی اپنے بیگ میں رکھ لی تھی۔ کیا فرینک/نک نے دیکھ لیا تھا؟ خیالات سے باہر آکر اس نے نک سے سوال کیا۔ "لیکن کیوں؟"

"پرائم کمپنی کو آف شور کمپنی کنٹرول کرتی تھی۔ آف شور کمپنی کو ایک اور کمپنی اون کرتی تھی۔ یہ کھیل رشین مافیا کے موسکایا کلین (CLAN) کے زیرِ سایہ کھیلا جارہا تھا۔ غیر قانونی آف شور اکاؤنٹس کے ذریعے موسکایا کی دولت کا بیشتر حصہ امریکا میں انویسٹ کیا جارہا تھا۔ "اسپائڈرویب" کا مقصد اس کاروبار کو مستقل بنیادوں پر بند کرنا تھا۔"

"بالفاظ دیگر پرائم انٹرنیشنل کو رشین مافیا اون کرتی تھی؟"

نک نے سرہلایا۔ "ڈرٹی منی کو دھونے (لانڈرنگ) کے لیے وہ پرائم انٹرنیشنل کو استعمال کرتے تھے۔ پال مارچ اس کھیل سے بے خبر تھا۔ پھر جیک سامنے آیا اور اس نے پال کو قائل کیا کہ پرائم انٹرنیشنل کے اصل مالکان کو گھٹنوں پر گرانے میں مدد کی جائے۔ اس کے لیے پیپر ایوی ڈینس کی ضرورت تھی۔"

اگلے ایک دو میل تک نک نے جینفر کو بتایا کہ جیک نے کس طرح پال کے ماضی کو استعمال کرتے ہوئے اسے دوبارہ ایک خطرناک کھیل میں اس وقت الجھا دیا جب وہ اپنا ماضی بہت پیچھے چھوڑ کر ایک نئی باعزت زندگی شروع کرچکا تھا۔

جینی کا ذہن لٹو کی طرح چکرا رہا تھا۔ وہ اپنے آنسو روکنے کی کوشش کررہی تھی۔ یہ خوشی کے آنسو تھے۔ بالآخر اسے اپنے باپ کی ساکھ کے بارے میں ایک مضبوط شہادت مل گئی تھی۔

"لیکن وہ سوئٹزرلینڈ میں کیا کررہے تھے؟"

انہیں ہدایت کی گئی تھی کہ پرائم کو استعمال کرتے ہوئے زیورچ بینک سے پچاس ملین کی مالیت کے مساوی دولت کارل لازار نامی شخص کے سپرد کردی جائے۔ لازار، موسکایا کا گینگسٹر تھا۔ پال مارچ سی آئی اے (جیک) کی

مدد کر رہا تھا۔ لازار والی ڈیل سامنے آئی تو جیک کی نیت خراب ہوگئی۔ وہ پال کی مدد سے موسکایا کے خلاف جال بُن رہا تھا۔ اس نے دھوکے اور غداری کا دوسرا جال پھینکا۔''

''کیا مطلب ہے اس بات کا؟'' جینی نے پوچھا۔

''جیک اور سی آئی اے میں اس کے چند کرپٹ ساتھیوں نے مل کر لازار سے ڈیل کرلی... ٹارگٹ پچاس ملین کی دولت تھی... پال بے خبر تھا۔ اتنا لمبا ہاتھ مارنے کے لیے پال مارچ کو پھنسانے کا منصوبہ بنایا گیا۔ پال کو مار کر اس کی لاش سے چھٹکارا پانا تھا تاکہ یوں معلوم ہو کہ وہ لازار کو جھانسا دے کر دولت لے کر غائب ہوگیا۔

''ایسا کیوں، وہ تو سی آئی اے کی مدد کر رہے تھے؟''

''لالچ، طمع... خالصتاً ہوسِ زر۔ منصوبے کی کامیابی کے بعد شریکِ جرم گروپ کی قسمت پلٹ جاتی۔ لازار گن پوائنٹ پر پال کو ویزن ہارن پر لے گیا۔ بہت سی اگلی باتیں شاید تم وو گل سے معلوم کر چکی ہو۔ لازار کا منصوبہ تھا کہ وو گل برادرز اور پال کو قتل کر کے کسی گہری برفانی دراڑ کے سپرد کر کے نکل جائے اور بعد میں ''جیک گروپ'' کے ساتھ دولت شیئر کرلے لیکن عین وقت پر تمام ہوشیاریاں دھری رہ گئیں۔ برفانی طوفان نے سارا منصوبہ خاک... میرا مطلب ہے برف میں ملا دیا۔''

''تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟ تم نے مجھے ان تمام مرحلوں سے کیوں گزارا؟'' جینی نے منطقی سوال کیا۔

''سی آئی اے کے احکامات تھے۔ تمہیں جتنا کم علم ہوتا، اتنا ہی اچھا تھا۔ کم از کم اس وقت تک جب تک ڈسک نہ مل جائے اور جیک بے نقاب ہوجائے۔ ہمیں جیک کی ٹیم کو بھی اندھیرے میں رکھنا تھا کہ ہم ان کی اصلیت سے واقف ہیں۔ کیونکہ اس بات کا بھاری امکان تھا کہ وہ جان جاتے کہ فرینک میکال، جینیفر کے ساتھ ہے، ''فرینک'' ناٹ نک''...

''تم ''ہم'' کا استعمال کر رہے ہو؟''

''ظاہر ہے کہ میں بھی اس پیچیدہ سازش کے تاروپود بکھیرنے کے لیے اکیلا نہیں تھا۔ مارنی سے تو تم مل چکی ہو۔''

''تم ڈسک کی بات کر رہے تھے؟ کیسی ڈسک؟'' جینی نے انجانے پن سے سوال کیا۔

''ڈاکٹر کے مرڈر کے بعد جب ہم پولیس کے پہنچنے سے پہلے وہاں سے نکل گئے تھے۔ راستے میں تم نے ''برگ ہٹ'' اور چرچ کے بارے میں بتایا تھا۔ نیز اپنے ماضی کے بارے میں، میرے پوچھنے پر بہت سی باتیں بتائی تھیں۔ وہیں تم نے ایک سیکیورٹی باکس کا ذکر کیا تھا، جو تم نے اپنے والد کی اسٹڈی میں دیکھا تھا۔ میرے اندازے کے مطابق وہ ڈسک سیکیورٹی باکس میں ہے پھر نک نے مختصراً اسے بتایا کہ ڈسک میں کیا ہے اور اس سے موسکایا کے خلاف کیا کام لیا جاسکتا ہے۔'' نک نے اپنی کہانی میں مزید اضافہ کیا۔

''ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔'' جینی بولی۔ ''لیکن میں نے تمہیں یہ بھی بتایا تھا کہ جب اسپتال سے فارغ ہو کر میں گھر پہنچی تو ایک روز میں نے تلاشی لی تھی اور مجھے وہاں کچھ نہیں ملا تھا۔''

''تمہاری اور میری تلاش میں فرق ہے۔ اتنی اودھم بازی اور خون خرابے کے بعد ہمیں یہ چانس تو لینا چاہیے۔''

جینی کا ذہن ایک الجھی ہوئی گتھی بن چکا تھا۔ بات کہاں سے نکلی اور الجھتی، سلجھتی... سلجھ کے الجھتی کہاں آن پہنچی۔ نئے نئے انکشافات، نت نئے سوالات، ناقابلِ یقین، ناقابلِ قیاس۔ وہ پھر خالی ہاتھ نیویارک میں موجود تھی۔

''میری ماں کا قاتل کون ہے؟'' اس نے پوچھا۔

''جیک۔''

''وہاٹ؟'' جینی کا منہ کھل گیا۔

''سامنے دیکھو۔ جیک کا مقصد تھا کہ اسے ایک اندرونی ٹریجڈی سمجھا جائے اور فریم میں پال کو ملزم کے طور پر فٹ کیا جائے۔ پال کے لیے ایسا ہی منصوبہ اس نے لازار کے ساتھ مل کر ویزن ہارن گلیشیئر پر بنایا تھا۔''

''اور... اور... میرے والد؟''

''یہ بات تقریباً یقینی ہے۔'' نک چپ ہوگیا۔

''کہ... کہ ویزن ہارن پر اس رات برفانی طوفان سے صرف وو گل بچ کر نکلا تھا۔ پال کی باڈی اب بھی کہیں گلیشیئر کی آغوش میں ہوگی۔ تمہیں حقائق کا سامنا کرنا چاہیے۔''

''لیکن کوئی اور بھی زندہ بچ گیا تھا۔ جو... جو کراؤن آف تھارن، فادر کے پاس پہنچا تھا۔''

''کیا کہہ سکتے ہیں۔ وہاں پہنچنے والا کوئی اور بھی ہو سکتا ہے۔''

''نہیں، وہ میرے والد تھے۔ ان کے علاوہ کون ہو سکتا ہے؟'' رنج و غم کی تند لہر نے اسے بے حال کر دیا۔ اس نے گاڑی روک کر سر اسٹیئرنگ وہیل پر رکھ دیا۔ سسکیوں کے ساتھ اس کا جسم واضح انداز میں لرز رہا تھا۔

نک نے نرمی سے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا۔ ''مجھے دکھ ہے... میرا یقین کرو، جینیفر۔''

''میں نہیں جانتی، کیا یقین کروں، کیا نہ کروں۔''
جینی نے آنکھیں صاف کیں۔
نک نے والٹ سے آئی ڈی نکال کر سی آئی اے کا ''لوگو'' جینی کو دکھایا۔ اس کا نام بھی لکھا ہوا تھا اور فوٹو بھی ابھر انظر آرہا تھا۔
''تم اپ سیٹ ہو۔'' اس نے آئی ڈی اور والٹ جیب میں رکھ لیا۔ میں ڈرائیو کرتا ہوں اور تمہیں بتاتا ہوں کہ جیک اور مارک رائن کس چکر میں ہیں؟''
''مارک؟ کیا کہنا چاہ رہے ہو؟'' جینی کی سانس رک گئی۔

☆☆☆

لیموزین کا رخ مین ہٹن کی جانب تھا۔ بارش جاری تھی۔ بارش کیا، برفاب تھا جو گاڑی کی چھت کو کوٹ رہا تھا۔
جیک نے نشست میں خود کو ترچھا کیا۔ ''فیلوز، گاڑی روکو۔''
فیلوز نے گاڑی ایک طرف کھڑی کر دی۔ جیک کے ہاتھ میں پستل تھا۔ اس نے سائلنسر لگایا اور پستل کا رخ مارک کی جانب کر دیا۔
''کیا کر رہے ہو؟'' مارک بوکھلا گیا۔
عقبی نشست پر گراہم بھی بے چین نظر آرہا تھا۔
جیک نے دفعتاً رخ بدلا۔ گلوک سے کھانسی کی آواز نکلی۔ گولی گراہم کے سینے پر لگی اور وہ نشست پر لڑھک گیا۔ فیلوز نے گردن گھمائی، اس کے چہرے پر الجھن تھی۔
تاہم مارک کا ذہن صاف تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ یہ اظہارِ حیرت کا وقت نہیں ہے۔ گلوک دوسری بار کھانسا۔ فیلوز کی الجھن معدوم ہو گئی۔ گولی اس کے سر میں جا گھسی اور وہ اسٹیئرنگ پر اوندھا ہو گیا۔
مارک، جیک پر جھپٹا۔ جیک کو یہ سبقت حاصل تھی کہ وہ پہلے ہی ذہنی طور پر فیصلہ کر چکا تھا۔ مارک کامیاب نہ ہو سکا۔
''ہیرو مت بنو، ابھی تمہارا وقت نہیں آیا۔'' جیک نے پہلو بدل کر مارک کی جھپٹ کو ضائع کیا اور گلوک اس کے سینے کی جانب پھر دیا۔
''تمہارا دماغ خراب ہو چکا ہے۔'' مارک نے اسے گھور کر دیکھا۔
جیک نے گراہم کی لاش کو نشست پر سے نیچے گرایا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔
''باہر نکلو۔'' اس نے مارک کے لیے حکم صادر کیا۔
''فیلوز کو پیچھے گراہم کے ساتھ ڈال دو۔''
مارک نے اس کی ہدایت کے مطابق حرکت کی۔
جیک نے عقبی دروازہ بند کر دیا۔ ''سیٹ سنبھالو اور ڈرائیو کرو۔'' اس نے مارک کو دوسرا حکم دیا۔
تادیر متواتر الجھتے الجھتے بالآخر گتھی نے سلجھنے کا آغاز کر دیا تھا۔

☆☆☆

نک، لانگ بیچ کی جانب رواں دواں تھا۔ بارش ونڈ اسکرین پر چابک کی طرح برس رہی تھی۔ برسات طوفان میں تبدیل ہو رہی تھی۔
''تم نے ٹھیک دیکھا تھا۔ ٹیورن میں اوپل کے ساتھ مارک ہی تھا۔ وہ اور جیک تمہارا پیچھا کر رہے تھے۔'' نک نے لب کشا کیے۔ ''تمہارے سوئٹزر لینڈ میں اترتے ہی وہ لوگ تمہارے تعاقب میں مصروف ہو گئے تھے۔''
جینی کو یوں لگا جیسے کسی نے اسے اٹھا کر سڑک پر دے مارا ہو۔
''کک... کیوں؟'' اس کے حلق سے پھنسی پھنسی آواز نکلی۔
''جیک چاہتا تھا کہ کوئی تم پر نظر رکھے تاکہ کوئی کلیو تمہارے ہاتھ لگے تو اسے پتا چل سکے۔ شاید وہ یہ چاہتا تھا کہ مارک تمہاری نظر میں آجائے تو وہ اس کی جگہ لے سکے... منظرنامے میں میرے شامل ہونے سے بات بگڑ گئی۔ مارک یہی سمجھ رہا تھا کہ جیک تمہاری حفاظت کرنا چاہتا ہے۔''
جینی کچھ سمجھی کچھ نہیں سمجھی۔ اسے لگ رہا تھا کہ وہ ایک مہیب چیستان یا گنبد بے در میں پھنس گئی ہے۔
''جیک کیا چاہتا ہے؟''
''گلیشیئر پر باڈی دریافت ہونے کے بعد... پہلے تو اس کی دلچسپی پچاس ملین کے شیئر میں تھی پھر اسے خیال آیا کہ پال کی باڈی مل گئی ہے تو ڈسک تک بھی پہنچا جا سکتا ہے۔ اس نے پروگرام بنایا کہ ڈسک کے لیے وہ موسکایا سے سودے بازی کرے گا۔ اس طرح موسکایا کی بھی بچت ہو جائے گی اور ڈسک کے عوض اسے مال بھی مل جائے گا۔ ہمیں اندازہ تھا کہ وہ یا اس کا کوئی آدمی چک میکال سے مل کر معلوم کرنا چاہتا تھا کہ رک سیک میں اس نے کیا کیا دیکھا۔ انہیں کچھ پتا چلا یا نہیں لیکن انہوں نے چک میکال کو مروا دیا تاکہ کوئی بائی چانس بھی انہیں ٹریک نہ کر سکے۔''
نک خاصی باخبری کا مظاہرہ کر رہا تھا۔

"وہاں جو خون خرابا اور تباہ کاری ہوئی، کیا یہ صرف سی آئی اے... میرا مطلب جیک کی کارستانی تھی؟"

"نہیں۔" نک نے کہا۔ "جیک اور موسکایا دونوں ملوث تھے۔"

"مثلاً؟"

"مثلاً ہیڈ کوارٹر کو مسمار کرنے اور وکٹر فیملی کو قتل کرنے میں موسکایا کا ہاتھ تھا... چرچ میں بھی انہوں نے خون بہایا... وغیرہ وغیرہ۔"

"مقصد؟" جینی نے سوال کیا۔

"جیک اور موسکایا، معاملات اپنے طور پر حل کرنا چاہتے تھے۔ دونوں کا مقصد ہر اس امکان کو فنا کرنا تھا، جو تفتیش کو آگے لے جاتا... موسکایا کو دولت سے زیادہ ڈسک کی فکر تھی جبکہ جیک دولت کے چکر میں تھا۔ غالباً دونوں کو اندازہ ہو گیا تھا کہ لازار، پال اور پچاس ملین کی برآمدگی کے امکانات معدوم ہو چکے ہیں۔ دونوں کو ڈسک کی فکر تھی۔ اگر جیک پہلے ڈسک تک پہنچتا تو وہ موسکایا سے سودا کرنے کے لیے بہتر پوزیشن میں آجاتا... میرا اندازہ ہے کہ موسکایا دو باتوں سے بے خبر رہی۔ ایک یہ کہ جیک نے پال کو استعمال کیا پھر لازار سے مل گیا۔ دوسرے یہ کہ لازار، پال کو استعمال کر رہا تھا اور جیک سے ملا ہوا تھا۔"

"خود سی آئی اے کیا کر رہی تھی؟"

"سی آئی اے کو شک ہو گیا تھا کہ جیک ادارے کے وسائل استعمال کرتے ہوئے کوئی اور ہی کھیل کھیل رہا ہے۔ اسی لیے مجھے اس کے پیچھے لگایا گیا..."

"موسکایا پال اور لازار کی حد تک بے خبر تھی تو گلیشیر پر باڈی کی دریافت سے کھلبلی کیوں مچی؟"

"ڈسک کی برآمدگی کا آسرا پیدا ہو گیا تھا۔"

"یعنی انہیں پتا تھا کہ ڈیڈی نے ان کے خلاف سی آئی اے کے لیے کام کیا تھا؟"

"نہیں۔" فرینک نے جواب دیا۔ "غالباً جب جیک کی ڈیل لازار سے قدرت کے ہاتھوں برف نشین ہوئی تو دونوں پارٹیاں خاموش ہو گئیں۔ موسکایا سمجھ رہی تھی کہ لازار حسبِ ہدایت پچاس ملین گلیشیر کی راہ سے پہنچاتے طوفان کی نذر ہو گیا... باڈی کی دریافت کے بعد انہیں اندازہ ہوا کہ پال کے غیاب کا کوئی تعلق لازار سے تھا... وہ سرگرم ہو گئے..."

"لیکن انہیں ڈسک کی موجودگی کا کیونکر پتا چلا؟" جینی متواتر سوال کر رہی تھی۔

"جیک نے ہی کوئی جال بُنا تھا۔ اس بارے میں حتمی طور پر میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔" فرینک نے اظہارِ لاعلمی کیا۔

جینی کا دماغ ماؤف تھا۔ اسے ایک ہی بات ٹھیک طرح سمجھ میں آئی کہ اس کا باپ صاف ستھری زندگی گزار رہا تھا اور یہ کہ ان کی فیملی کی تباہی کے آغاز کی واحد وجہ جیک ہے۔

☆☆☆

جینی کا دماغ ماؤف ہو رہا تھا۔ اسے یہ یقین نہیں آ رہا تھا کہ مارک، بابی کو چھوڑ کر سوئٹزرلینڈ کیسے آسکتا تھا جبکہ جینی نے اسے بابی کی خاطر ساتھ نہیں لیا تھا۔ اس کا دل نہیں مان رہا تھا کہ مارک اس کی مرضی کے خلاف جا سکتا ہے۔

فادر کونراڈ کی باتیں، وگل کی باتیں، فرینک کی باتیں، نک (فرینک) کی باتیں، سی آئی اے، موسکایا... ہر چیز ایک دوسرے کے ساتھ الجھ گئی تھی۔ اس کا ذہن اس قابل نہیں رہا تھا کہ وہ اس پزل کو سلجھا سکتی۔

مارک پر وہ کسی قیمت پر شک نہیں کر سکتی تھی اگر وہ سوئٹزرلینڈ آیا بھی تھا تو یقیناً کوئی معقول وجہ ہو گی' اس نے بابی کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑا ہو گا۔ مارک پر شک کرنا خود اپنے اوپر شک کرنے کے مترادف تھا۔

تاہم، نک کی حیثیت میں فرینک نے جو انکشافات کیے تھے، وہ پھر سے اس پر بھروسا کرنے لگی تھی۔ نک اس کی زبان پر نہیں چڑھ رہا تھا۔ وہ اکثر فرینک بولتے بولتے رک جاتی۔

ایک نامعلوم بے کلی میخ کی طرح اس کے دماغ میں گڑی ہوئی تھی۔

"جینفر، تم نے کہا تھا کہ تمہیں نہیں معلوم تمہارے والد نے سیکیورٹی باکس کہاں چھپایا تھا۔" نک کی آواز نے اسے خیالات کے حصار سے باہر نکالا۔ "لیکن تمہیں پھر سے کوشش کرنی چاہیے۔ اگر باکس گھر میں نہیں ہے تو شاید کوئی اشارہ چھوڑ دیا گیا ہو جو یہ بتا دے کہ باکس کہاں ہے۔ ہمیں جیک سے پہلے باکس تک پہنچنا ہے۔" نک نے نرمی سے جینفر کے بازو کو چھوا۔ "کیا تم مدد نہیں کرو گی؟" اس کی آواز میں التجا آمیز نرمی تھی۔

"ہاں... ہاں، شاید۔" وہ بولی۔

بارش دھیمی پڑ گئی تھی۔ وہ کووائنڈ کے قریب تھے۔ مکان تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ وہ پہنچ گئے تھے۔

☆☆☆

لیموزین، لانگ بیچ سے پانچ میل دور بارش میں

رواں تھی۔ مارک کی نظریں گیلی سڑک پر تھیں۔

''اگلے موڑ سے لانگ بیچ کی جانب، وہاں سے کوواینڈ کا رخ کرو۔'' جیک کی آواز آئی۔

''جینفر سے ملنا ہے؟''

''نیکسٹ ایگزٹ۔'' جیک نے سامنے اشارہ کیا۔

''تم نے منظر اس طرح ترتیب دیا جیسے پال نے پچاس ملین چرائے تھے جبکہ یہ کارروائی تمہاری تھی۔''

''تقریباً ٹھیک ہے۔'' جیک نے کہا۔ ''میں اور لازار تھے۔ ہمارے درمیان ڈیل ہوگئی تھی۔ ڈیل میں وہ برفانی طوفان شامل نہیں تھا۔ پال اور لازار گلیشیئر کی کسی گہری کھائی میں سو رہے ہوں گے اور پچاس ملین کا خزانہ بھی... کوئی ان کو نہیں پاسکتا۔''

مارک خاموشی سے سن رہا تھا۔

''لازار نے پچاس ملین کے ساتھ نکلنا تھا۔ پچاس فیصد میرا تھا۔ پال اور وو گل برادرز کو گلیشیئر پر ہلاک کردیا جاتا۔''

''بعدازاں تم نے پچاس ملین کو تلاش کرنے کی کوشش نہیں کی؟'' مارک نے سوال کیا۔

''لازار نے مجھے نہیں بتایا تھا کہ وہ کس جانب سے سرحد پار جائے گا۔ یہ فیصلہ میں نے اس پر چھوڑ دیا تھا۔ وہی میری ایک بڑی غلطی تھی۔ جب تک اس کی باڈی دریافت نہیں ہوتی، پچاس ملین کی تلاش میں جانا پاگل پن ہوگا۔''

''وکٹر کا قتل، HQ بلڈنگ کی تباہی، چرچ میں خون خرابا، سب تمہاری حرکت تھی... کہ پال مارچ کی موت کا ایک سبب تم تھے اور نہیں چاہتے تھے کہ کسی کو تمہارے ملوث ہونے کا سرا نہ ملے؟''

''نہیں موسکا یا بھی ملوث تھی۔''

جیک چپ رہا... کچھ دیر بعد وہ پھر بولا۔ ''تمہیں ڈسک کی اہمیت کا اندازہ نہیں ہے۔ موسکا یا ڈسک کے لیے بہ آسانی مزید پچاس ملین کا نقصان برداشت کرسکتی ہے۔ محض اپنے گندے ہاتھ بچانے کے لیے۔''

''اور پھر تم ہمیشہ کے لیے اس کرۂ ارض سے غائب ہو جاؤ گے۔'' مارک نے نفرت کے ساتھ تبصرہ کیا۔

''سی آئی اے میں تیس برس گزارنے کے بعد میں سیکھ چکا ہوں کہ اپنے کھوج کیسے مٹائے جاتے ہیں۔''

''یہ سب کیوں کر رہے ہو؟''

''فضول سوال ہے۔'' جیک نے کہا۔ ''ہم اپنی زندگیاں داؤ پر لگائے رکھتے ہیں۔ موسکا یا جیسے لوگوں کے لیے جو ملین، بلینز میں کھیلتے ہیں۔ ایک سے بڑھ کر ایک مجرم، خطرناک گینگ... وغیرہ وغیرہ... یہ سب دیکھ کر میں تھک گیا ہوں۔ بدلے میں ہمیں کیا ملتا ہے؟ اگر زندہ بچے رہے۔ ایک تھکا ہوا پنشن پلان، جو داؤ پیچ اور ٹرکس سی آئی اے نے مجھے سکھائیں، ان کے استعمال کا صحیح وقت آگیا ہے۔ کچھ دیر سے آیا ہے۔ تاہم کوئی بات نہیں۔''

''تو ڈسک کہاں ہے؟''

جیک نے دانت نکالے۔ ''میرا دل کہتا ہے کہ تمہاری محبوبہ جینفر، جسے تم جینی کہہ کر پکارتے ہو، وہ ضرور میری مدد کرے گی۔ بس اس کی یادداشت بہتر کرنے کے لیے مجھے سی آئی اے والی کوئی ٹرک استعمال کرنی پڑے گی۔''

''وہ میری محبوبہ نہیں، دوست ہے۔''

''بہت شرمیلے اور وضع دار واقع ہوئے ہو تم۔ چلو دوست ہی صحیح۔ ویسے تمہاری دوست ہے بہت خوب صورت۔'' جیک کی پوشیدہ مکروہ صورت عیاں ہوتی جارہی تھی۔

مارک نے اپنے اشتعال کو دبایا اور خاموش رہا۔

''اور کوئی سوال؟'' جیک نے فیاضی کا مظاہرہ کیا۔

''اگر جینفر تمہاری مدد کرسکتی ہے تو تم دو سال سے کہاں سو رہے تھے؟''

''اوہ مارک، اس کا جواب تو تمہیں معلوم ہونا چاہیے۔''

''ہوسکتا ہے میں غلط سوچ رہا ہوں، تم ہی بتادو۔''

''شروع میں، میں اس غلط فہمی میں رہا کہ ڈسک پال کے پاس ہے۔ پچاس ملین کا منصوبہ قدرت نے فیل کردیا۔ پال سمیت سب کچھ غائب ہوگیا۔ پھر پال کی باڈی ملی تو مجھے ڈسک کا خیال آیا اور میں جینفر کے پیچھے لگ گیا۔ تاہم دوسرا صدمہ اس وقت ہوا جب جینفر نے تصدیق کردی کہ باڈی اس کے باپ کی نہیں ہے۔''

''امید پھر بحال ہوگئی جب پتا چلا کہ وکٹر نے جینفر کو برف سے نکلنے والے کچھ اور شواہد بھی دکھائے تھے، کیوں ٹھیک ہے نا؟''

☆☆☆

لی رائے مرفی نے ان دونوں آدمیوں کو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ ان کے آئی ڈی بیج بتا رہے تھے کہ ان کا تعلق نیویارک پولیس ڈپارٹمنٹ سے ہے۔ ایک کے جبڑے پر زخم کا نشانہ تھا۔ وہ بابی کو دیکھنے آئے تھے اور لی رائے پریشان تھی کہ کیا کرے۔ وہ ہچکچا رہی تھی۔

''دیکھو اس کی بہن کار ایکسیڈنٹ میں زخمی ہو گئی ہے۔'' لمبے قد والے نے بتایا۔

''وہاٹ؟ یہ کب کی بات ہے؟'' نرس نے پریشانی سے پوچھا۔

''وہ بیرونِ ملک سے واپس آئی تھی اور کیب میں سفر کر رہی تھی، جب یہ حادثہ ہوا۔''

''بیڈ ویری بیڈ... وہ تنہا ہی بابی کی فیملی تھی۔ اگر اسے پتا چلے گا تو وہ اپ سیٹ ہو جائے گا۔ کیا خیال ہے؟'' نرس نے چلنا شروع کیا۔

''جینفر اسے دیکھنا چاہتی ہے، ہمیں لڑکے کو لے جانا پڑے گا۔''

نرس یک لخت رک گئی۔ وہ بابی کے کمرے کے پاس تھے۔ ایک نے کھڑکی سے جھانکا۔ بابی وھیل چیئر پر بیٹھا تھا۔ اس کے ہاتھ میں کوئی کاغذ تھا۔ ''وہ رہا بابی۔'' ایک نے فقرہ اچھالا۔

''ہاں، وہی بابی ہے۔'' نرس لی رائے کی آواز میں افسردگی تھی۔ ''لیکن میرے پاس اختیار نہیں ہے کہ میں اسے یہاں سے جانے دوں۔''

''اونہوں... مگر ہمارے پاس اختیار ہے۔'' نشان زدہ جبڑے والے نے پسٹل نکالا۔ نرس بے سدھ کھڑی رہ گئی۔ دوسرے نے بڑھ کر اس کی گردن میں بازو لپیٹا۔ نرس نے چیخنے کی کوشش کی لیکن محض خرخراہٹ کی آواز آئی۔ ایک منٹ سے پہلے وہ بے ہوش ہو کر جھول گئی۔ دراز قامت نے بغلوں میں ہاتھ دے کر اسے اندر کمرے میں گھسیٹ لیا۔ اس دوران میں دوسرا دروازہ کھول کے کھڑا رہا۔

بابی کی آنکھوں میں پہلے حیرت نظر آئی پھر حیرت کی جگہ خوف نے لے لی۔

☆☆☆

جینفر اور نک مکان کے اندر تھے۔ بتیاں روشن تھیں۔ دکھ بھری یادوں نے پھر یلغار کی۔

''کہاں سے شروع کریں؟'' نک نے سوال کیا۔

جینفر گم صم تھی۔

''جینفر...''

''ہاں، آں... میرے خیال میں پہلے اسٹڈی۔'' وہ چونک کر بولی۔

''او کے۔''

اسٹڈی میں ناکامی کے بعد انہوں نے کمروں کو کھدیڑا پھر تہ خانہ، کچن۔

جینی تھک کر لیونگ روم میں بیٹھ گئی۔ نک بے چین نظر آرہا تھا۔ اچانک باہر آسمان پر بجلی کڑکی اور بارش تیز ہو گئی۔ ہوا کی رفتار بھی بڑھنے لگی۔ درختوں نے جھومنا شروع کر دیا۔

دفعتاً لائٹ آف ہو گئی۔

''شاید تاریں ٹوٹ گئی ہیں۔'' نک نے ٹارچ روشن کی۔ بوٹ ہاؤس ڈوک دیکھتے ہیں۔ برساتیاں ہیں؟''

''ہاں، روشنی دکھاؤ۔'' وہ بولی۔

''باہر نکلنے سے پہلے میرا ہاتھ پکڑے رکھنا۔ باہر موسم خراب ہوتا جا رہا ہے۔'' نک نے ہدایت کی۔

☆☆☆

''یہاں روک دو۔'' جیک کی پسٹل کا رخ مارک کی جانب تھا۔ وہ ''کوواینڈ'' سے دو سو گز کے فاصلے پر تھے۔

''انجن چلنے دو، ہیڈ لائٹس آف کر دو، پھر فرسٹ گیئر میں دھیمی رفتار سے آگے جاؤ۔ کوواینڈ سے پچاس گز دور جیک نے گاڑی بند کروا دی۔ ''کوواینڈ'' نے اندھیرے کی چادر اوڑھی ہوئی تھی۔

معاً بادل شدت سے گرجے۔ گاڑی کے باہر شور بڑھتا جا رہا تھا۔ جیک نے گھڑی دیکھی۔ ''ہم جلدی آگئے۔''

''کیا مطلب؟''

''انتظار کرو۔''

☆☆☆

لہریں بورڈ واک پر سر پٹخ رہی تھیں۔ نک نے بوٹ ہاؤس کا دروازہ کھولا۔ ٹارچ کی روشنی میں انہوں نے جائزہ لیا۔ موٹر بوٹ، انجن پارٹس کے شیلف، زنگ آلود اوزار۔

''جینفر، تم بوٹ کے اندر اچھی طرح تلاشی لو۔'' نک نے کہا۔ وہ اسے روشنی دکھا رہا تھا۔

کیبن، وھیل ہاؤس، انجن کمپارٹمنٹس... تاہم ناکامی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آیا۔ نک نے شیلف چھان ڈالے، ٹولز کو چیک کیا۔ پھر موٹر پارٹس۔ اس کا تکدر، بدمزگی سے ہوتا ہوا غصے اور پھر اشتعال کی حدود کو چھونے لگا۔ اس نے غصے میں بوٹ کی سائڈ پر لات ماری۔

''کہاں ہے، کہاں ہے باکس؟'' وہ چلّایا۔ ''جینفر سوچو... سوچو... کہاں ہو سکتا ہے؟''

جینی بوٹ سے باہر آگئی۔ اچانک نک نے گھوم کر اس کے بال پکڑ کر بے رحمی سے گھمایا اور ایک زوردار تھپڑ اس کے رخسار پر مارا... وہ لڑکھڑاتی ہوئی دیوار سے جا لگی۔

لمحہ بھر کے لیے تو اسے یقین نہیں آیا کہ نک نے کیا حرکت کی ہے۔ وہ ہکا بکا رہ گئی، سکتے کی، بے یقینی کی کیفیت تھی جو دھیرے دھیرے کم ہوئی تو آنکھوں میں خوف اور نفرت اجاگر ہوگئی۔

اتنا بڑا دھوکا، اتنی بڑی اداکاری، اٹلی، سوئٹزرلینڈ سے لے کر نیویارک تک۔

''میں نے کچھ کہا تھا؟'' نک پھنکارا۔

''مجھے، مجھے نہیں معلوم۔'' جینی دروازے کی طرف بھاگی۔ لیکن نک نے لپک کر اس کی کلائی پکڑ لی۔ اس کے چہرے سے پاگل پن ہویدا تھا۔ وہ جینفر کو کھینچتا ہوا بوٹ ہاؤس سے بھیگے ہوئے لان، پھر کچن میں لے آیا۔ جینی اس دوران میں احتجاج کرتی رہ گئی۔

''اپنا منہ بند رکھو۔'' وہ بالکل اجنبی بن گیا تھا۔ اس نے سیل فون نکالا۔ نمبر پنچ کر کے چند الفاظ کہے اور اسے آف کر دیا۔

ایک منٹ کے اندر کوئی گاڑی ڈرائیوے میں داخل ہوئی۔ گاڑی سے جو آدمی باہر آیا، وہ ائرپورٹ پر ان دونوں کو فرار کرانے والا مارٹی تھا۔ پھر ایک اور آدمی نکلا جو لمبے قد کا تھا۔ دونوں کسی کو گھسیٹتے ہوئے کچن کی جانب آرہے تھے۔

جینی کی چیخ نکل گئی۔ دل زور سے پسلیوں کے اندر اچھلا، وہ بابی تھا۔ اس کا سر لٹک رہا تھا اور ٹانگیں زمین پر گھسٹتی آرہی تھیں۔

اندر آتے ہی وہ جھپٹی۔ ''بابی... بابی۔''

نک سیل فون پر کہہ رہا تھا۔ ''جیک، میں نے سارے پتے کھیل لیے۔ کچھ حاصل نہیں ہوا۔ کتیا کو کچھ نہیں معلوم۔'' جینی جیسے بہری ہوگئی۔ اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ وہ کسی گہری سازش کا شکار تھی۔ نک کی حقیقت کچھ اور تھی۔ بابی کی وہاں موجودگی اور مارٹی کی آمد بتا رہی تھی کہ وہ اور بابی انتہائی نامساعد اور خطرناک صورتِ حال سے دوچار ہیں۔

''ہاں اسے اٹھا لائے ہیں۔'' اس نے کسی سوال کا جواب دیا۔ ظاہر ہے اشارہ بابی کی طرف تھا۔ ''اب کیا کرنا ہے؟'' نک نے دوسری جانب سے جواب سنا۔

''اوکے۔'' اس نے فون بند کر دیا۔

☆☆☆

''سب ٹھیک ہے بابی... بابی... میں تمہارے پاس ہوں۔ کیا تم زخمی ہو؟'' جینی کا دل تڑپ رہا تھا۔ آج وہ کھلی آنکھوں سے بھیانک خواب دیکھ رہی تھی۔ سب کچھ اس سے زیادہ کربناک تھا جو وہ بند آنکھوں سے خوابیدہ حالت میں دیکھتی تھی۔

بابی کچن میں اس کے ساتھ ٹیبل پر تھا۔ اس کی آنکھیں رونے سے سوج گئی تھیں۔ اس کے بائیں رخسار پر خون آلود خراش تھی۔ جینی نے اسے بانہوں میں لیا ہوا تھا۔ بابی کا سر اب بھی سسکیوں کے زیرِاثر ڈول رہا تھا۔ بابی کی حفاظت کے لیے جینی کے جسم میں معاً غم و غصے کی لہر طاقتور کرنٹ کی طرح دوڑنے لگی۔

''درندو، تم نے اسے زخمی کر دیا ہے۔'' وہ چلّائی۔

''معمولی بات ہے۔'' نک نے پھنکار ماری پھر اس نے اپنے دونوں ساتھیوں کی طرف انگوٹھا اٹھایا۔ ''جیک آرہا ہے، تم میں سے ایک باہر جا کر گاڑی میں بیٹھے اور چوکس رہے۔ دوسرا بیک یارڈ میں چلا جائے۔'' نک نے ہدایات جاری رکھیں۔

جینی، بابی کو دلاسا دے رہی تھی، اس نے طے کر لیا تھا کہ وہ بابی کو نہ بچا سکی تو پہلے خود جان دے دے گی۔ چند روز میں اس نے جو کچھ دیکھا اور بھگتا تھا، اس کے بعد اب اسے کوئی چیز خوف زدہ نہیں کر سکتی تھی۔

نک نے کچن کی درازیں نکال کر باہر پھینک دیں۔ اس نے اپنے انداز میں ایک بار پھر کچن کو ٹٹولا۔ فرش، دیواروں اور چھت تک کا جائزہ لیا۔ وہ اور اس کے ساتھیوں نے جو طویل فلمی ڈراما تشکیل دیا تھا، کئی روز بعد صبر آزما ڈراما فلاپ ہوتا نظر آرہا تھا۔ ہزیمت نے اسے مشتعل کر دیا تھا۔ وہ اپنی تمام اداکاری اور پیشہ ورانہ تراکیب پوری توانائیوں کے ساتھ اس ڈرامے میں جھونک چکا تھا۔

اس کا پیمانۂ صبر چھلک پڑا تھا۔ شرافت، بہادری اور اخلاص کا مصنوعی نقاب اس نے نوچ کر پھینک دیا تھا۔ وہ کئی روز سے ''ہیرو'' کا رول ادا کر رہا تھا۔ اب پوری طرح ولن کے روپ میں ڈھلنے کے لیے تیار تھا۔ اس کے پاس یہی کارڈ بچا تھا کہ انگلیاں ٹیڑھی کر دے، بلکہ توڑ ڈالے۔

نک نے فیصلہ کر لیا تھا کہ ناکامی یا کامیابی دونوں صورتوں میں بہن بھائی کو ٹھکانے لگا دے گا۔ اس کا گندہ خون آکسیجن لے کر دماغ میں آتا تو وہاں شیطانی خیالات چھوڑ جاتا۔ اپنی خباثت کے برخلاف اٹلی اور سوئٹزرلینڈ میں اس نے جینفر کے حسنِ جہاں سوز کو بھسم کرنے کے کئی مواقع گنوائے تھے اور خود کو قابو میں رکھا تھا۔

اب وہ معذور بھائی اور عاشق نامدار کی موجودگی میں جینفر کے ساتھ ''شیطانی ڈراما'' پلے کرے گا۔ اس کا حیوانی

ٹیسٹ پہلے ہی جانور کی سطح پر تھا۔ وہ دکھائے گا کہ وہ ہیرو نہیں بلکہ شیطان صفت ولن ہے، جلاد ہے۔ انسانیت کے منہ پر زہرآلود طمانچہ ہے۔ عاشق اور بھائی تو ''شیطانی ڈراما'' ختم ہونے سے پہلے ہی ازخود مر جائیں گے۔ اس نے کئی روز جینفر کے ساتھ گزارے تھے۔ وہ اس کے پندار، انا اور بانکپن سے واقف تھا۔ نک کے دماغ میں جو شیطانی منصوبہ پل رہا تھا، وہ خوب آگاہ تھا کہ جینفر اس کی غیر انسانی خباثت کو ناکام بنانے کے لیے جان سے گزر جائے گی۔ مارک اور بابی کے لیے بھی یہ ایک ناقابلِ برداشت جہنمی نظارہ ہوگا۔ نک نے ہونٹوں پر زبان پھیری۔ گویا کوئی گولی ضائع کیے بغیر تینوں کا کام ہو جائے گا۔

حیوانی خیالات نے اس کے تاثرات مسخ کر دیے تھے۔

باہر کسی گاڑی کے انجن کی آواز آئی پھر دروازے کھل کے بند ہوئے۔ ذرا دیر بعد کچن کے دروازے کے باہر قدموں کی آہٹ سنائی دی۔

دروازہ کھلا اور مارک نے قدم اندر رکھا۔ اس کے پیچھے جیک تھا۔ اس کے ہاتھ میں گن تھی۔ مارک نے جینی کو دیکھا اس کی آنکھوں میں چمک دکھائی دی۔ چہرے پر مسرت اور اداسی کا ملا جلا تاثر تھا۔ وہ جینی کی طرف بڑھا۔

''جذباتی مت ہو۔ میز کے قریب کرسی سنبھالو۔'' جیک نے وارننگ دی۔ حالات بدتر تھے۔ تاہم جینی کی آنکھوں میں امید کا دیا ٹمٹمایا۔ مارک کو گن پوائنٹ پر دیکھ کر اس کے دل میں مسرت بیدار ہوئی تھی۔ یعنی مارک دشمنوں کا دشمن تھا جبکہ نک نے جینی کو مارک کی جانب سے بدظن کرنے کی کوشش کی تھی۔

مارک نے پاپی اور بابی نے مارک کو دیکھا۔ بابی کی آنکھیں ڈبڈبانے لگیں۔ مارک کے چہرے پر دکھ کا سایہ اتر کر غائب ہو گیا۔ صورتِ حال مخدوش اور فیصلہ کن تھی۔ اسے کمزوری اور بے بسی کے اظہار سے بچنا تھا۔ جو کچھ کرنا تھا، اسے ہی کرنا تھا۔ وہ جانتا تھا جینی کیا سوچ رہی ہے۔ مارک نے ایک نگاہ جینی پر ڈالی۔ یہ دیکھ کر اسے اطمینان ہوا کہ جینی کے چہرے پر خوف کی جگہ عزم جھلک رہا تھا۔ نگاہیں چار ہوئیں تو دونوں نے زبان کھولے بغیر ایک دوسرے کے دل کا حال جان لیا۔

جیک نے دروازہ بند کر دیا۔ ''تم میرے پارٹنر سے مل چکے ہو۔'' جیک کی آواز آئی۔ ''نک ایک شاندار اداکار اور ہمارا سب سے بہترین آدمی ہے۔''

''ملا نہیں ہوں صرف دیکھا ہے۔'' مارک نے اعتماد کے ساتھ تردید کی اور بے نیازی سے فرینک عرف نک سے نگاہیں چار کیں۔ ''ہاں اداکار تو معلوم ہوتا ہے۔ دوسری بات دکھائی نہیں دیتی۔'' مارک ماحول کا مجموعی تاثر بدلنا چاہتا تھا۔ جینی اور بابی کو اعتماد کی ضرورت تھی۔ وہ ذہنی طور پر خود کو ہر قسم کی صورتِ حال سے نمٹنے کے لیے تیار کر رہا تھا۔

اس کا جواب کچن میں موجود ہر فرد کے لیے غیر متوقع تھا۔ جینی نے فخر محسوس کیا۔ بابی نے ڈھارس پائی، جیک کو حیرت ہوئی اور... اور نک کے جبڑے بھنچ گئے۔ مارک کے جواب نے سب سے زیادہ نک کو متاثر کیا تھا۔ جواب بھی اُدھر سے ہی آیا۔

''جلد ہی دیکھ لوگے۔'' اس کی آواز میں آگ تھی۔

''جلدی؟'' مارک نے ٹانگیں پھیلا دیں۔ ''ابھی دکھا دو۔''

آواز کا شعلہ نک کی آنکھوں میں منتقل ہو گیا۔ وہ خونی نظروں سے مارک کو دیکھ رہا تھا۔ ''بہت رونا پڑے گا۔''

''اپنے مستقبل کے بارے میں بتا رہے رہو؟'' مارک نے حملے جاری رکھے۔ جینی کو بھی قدرے حیرت ہوئی۔ مارک کا یہ روپ اس نے پہلے نہیں دیکھا تھا۔ اُدھر نک کی کھوپڑی پھٹ پڑی۔ اس نے خطرناک انداز میں پیش قدمی کی۔

''نک، اس کی خوش فہمی دور ہونے والی ہے۔ قابو میں رہو۔'' جیک نے تنبیہہ کی۔ نک نے بمشکل خود کو روکا۔

''اچھا اداکار ہے، سی آئی اے میں کیسے آ گیا؟'' مارک نے بے خوفی سے مضحکہ اُڑایا۔

''اپنی جانِ جگر کی فکر کر... تجھے ہاتھ نہیں لگاؤں گا اور تو روئے گا۔'' نک کسی درندے کی طرح غرایا۔

''جیک، یہ تو کامیڈی بھی کر لیتا ہے۔ اسے بتاؤ کہ میری جان تو اس کے اندر اٹکی ہے۔''

نک کے ضبط کی بندشیں ٹوٹ گئیں۔ مارک بھی کھڑا ہو گیا۔ جیک نے ہوائی فائر کیا۔ نک پھر تھم گیا۔ فائر کی آواز سے دونوں کارندے کچن کی طرف آئے۔

''دونوں باہر رہو۔ یہاں سب ٹھیک ہے۔'' جیک نے انہیں واپس بھیج دیا۔

دو اور دو چار۔ دو اندر دو باہر۔ مارک نے تخمینہ لگایا۔

''مرنے کی جلدی ہے کیا؟'' جیک نے مارک کو گھورا۔

''ہاں، اس کو جلدی ہے۔'' مارک نے نک کی طرف اشارہ کیا۔ ''پٹا ڈال دو۔''
جینی کو لگا کہ جیک فائر کرنے والا ہے۔ اس کا چہرہ غضبناک ہو گیا تھا۔ تاہم وہ دانت کچکچا کر رہ گیا لیکن نک، جینی کی طرف بڑھ رہا تھا۔
مارک کو اندازہ ہو گیا کہ کسی وجہ سے جیک اسے فوراً ہلاک نہیں کرے گا۔ ورنہ وہ یہ کام گراہم اور فیلوز کے ساتھ ہی کر دیتا۔ تاہم اسے وقت کی کمی کا بھی احساس تھا۔ وہ چاہ رہا تھا کہ جیک کے حواس بھی غصے کی نذر ہو جائیں اور وہ پچن میں ہی معاملہ نمٹا دے۔ ڈوا اور ڈائی والی سچویشن تھی۔ اس کی تیز نگاہ نے بھانپ لیا کہ نک کا ایک بازو گڑبڑ کر رہا ہے۔ شاید زخمی تھا۔ اس کی آنکھ کے نیچے بھی زخم کا نشان تھا جو زیادہ پرانا نہیں تھا۔ تمام بکواس میں اس کی پوزیشن بدل گئی تھی۔ وہ کھڑا تھا، رخ ایسا تھا کہ جیک اور نک دونوں اس کی نظر میں تھے۔
مارک کی دلیری نے جینی کا حوصلہ بڑھا دیا تھا۔ وہ دیکھ رہی تھی کہ نک خطرناک عزائم آنکھوں میں لیے اس کی طرف آ رہا ہے۔
مارک کے جسم کے تمام عضلات اکڑ گئے تھے۔
''جیک اسے روک لو ورنہ میں اس کا دوسرا بازو بھی ناکارہ کر دوں گا۔'' مارک ایک قدم آگے گیا۔ ''اور تم لوگ ڈسک سے بھی ہاتھ دھو بیٹھو گے۔'' مارک نے بیک وقت دو ہوائیاں چلائیں۔
نک خود ہی رک گیا۔ مارک کے غیر متوقع فقروں نے ہر ایک کے چہرے پر حیرت و استعجاب کا رنگ پھیر دیا تھا۔ نک، جینی اور جیک تینوں حیران تھے کہ مارک نے ''بازو'' والی بات کیسے کہی؟ سب سے زیادہ حیرت نک کو ہوئی تھی۔ اسے پہلی بار اندازہ ہوا کہ وہ مارک کو شروع سے انڈر اسٹیمیٹ کرتا رہا ہے۔ جینی تو گویا جھوم اٹھی تھی۔ تاہم وہ متواتر خاموش تھی۔
لیکن مارک، بابی کو دیکھ رہا تھا بلکہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ دونوں کی آنکھوں میں حیرت تھی۔ مارک اس بات پر حیران تھا کہ بابی کیوں حیرت زدہ تھا۔ اس کو تو نک کے بازو کی کوئی خبر نہیں تھی تو کیا وہ ڈسک والے فقرے پر چونکا تھا؟ کیا بابی جانتا ہے کہ ڈسک کہاں ہے؟
مارک شک میں پڑ گیا کہ بابی کو کچھ نہ کچھ معلوم ہے۔
''مارک! میں نہیں سمجھا کہ تم کس بات پر اکڑ رہے ہو؟ اور ڈسک والی بات تم نے کیوں کہی؟'' جیک نے سرد لہجے میں سوالات کیے۔
''میں ہنستے ہوئے مرنا چاہتا ہوں لیکن ''اداکار'' کو ساتھ لے کر جاؤں گا۔ بس اتنی سی بات ہے۔ جہاں تک ڈسک کی بات ہے، میں نے تمہیں بتایا تھا کہ میں نے جینفر سے ڈسک کا اتا پتا معلوم کیا تھا لیکن اسے کچھ نہیں پتا تھا۔ اس وقت میں نے آدھا سچ بولا تھا۔ جینی کو اشارہ معلوم تھا لیکن وہ ایک معما تھا۔ وہ اسے حل نہ کر سکی۔ میں نے اشارہ سمجھ لیا تھا۔'' مارک نے بتایا۔
''بکواس کر رہے ہو۔ دوسرے تمہیں نک کی طاقت اور صلاحیتوں کا اندازہ بھی نہیں ہے۔'' جیک نے کہا۔
''اندازہ تو ہے۔'' مارک نے جواب دیا۔ ''نک ایک اداکار ہے اور عورتوں سے بچوں سے لڑ سکتا ہے۔ اٹلی اور سوئٹزرلینڈ کے کارنامے سب ڈراما تھا۔''
اس مرتبہ مارک کی اشتعال انگیز باتوں کا کوئی ردِعمل سامنے نہیں آیا۔ وہ ماحول کو بھڑکانے اور بے قابو کرنے میں تقریباً کامیاب ہو گیا تھا۔ تاہم جینی کو کسی افتاد سے بچانے کے لیے بروقت اس نے جو ہوائیاں چھوڑی تھیں، انہوں نے ماحول کی گرمی کم کر دی تھی اور دشمنوں کو بھی ہوشیار کر دیا تھا۔ اس نے پینترا بدلا۔
''مت کرو یقین۔ اتنا بتا دو کہ فرینک میکال کہاں ہے؟''
''وہ مر چکا ہے۔''
''تمہارے ساتھ دوسرے لوگ کون ہیں؟'' جینفر کافی دیر بعد بولی۔
''کرائے کے گوریلے۔'' جیک نے محاورتاً مختصر لیکن شافی جواب دیا۔
''جینفر کو متواتر خطرے میں رکھ کر بار بار ''اداکار'' کے ذریعے بچانے کا مطلب؟'' مارک نے سوال کیا۔
''سادہ سی بات ہے۔ جینفر کا اعتماد جیت کر کوئی کلیو حاصل کرنے کی کوشش... اس طرح کچھ نہ کچھ معلوم ہو ہی گیا۔ وو گل تک پہنچ گئے اور سیکیورٹی باکس کا پتا چل گیا۔''
''اس گورکھ دھندے میں مجھے کیوں فٹ کیا گیا؟''
''تم پلان بی کے طور پر گئے تھے۔ اگر نک کسی وجہ سے فیل ہو جاتا تو تمہیں استعمال کیا جاتا۔''
''یو باسٹرڈ۔'' جینی پھر غصے میں آ گئی۔ ''تم نے بابی پر گولی چلائی۔ تم نے میری ماں کی جان لی۔ تم انسان نہیں ایک وحشی درندے ہو۔'' اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ ''تم قانون

کے رکھوالے دولت کے لیے بے گناہ لوگوں کو قتل کرتے پھر رہے ہو۔ کیا ملے گا تمہیں۔ تم بھی اسی طرح مارے جاؤ گے۔'' جینی کی سانس پھول گئی۔

''ہم جان ہتھیلی پر رکھے پھرتے ہیں اور قانون ہمیں کیا دیتا ہے؟''

''یہ تو پیشے کا انتخاب کرتے ہوئے سوچنا چاہیے تھا۔''

''اپنا لیکچر بند کرو۔'' نک غرایا۔ ''میں نے تمہارے لیے خصوصی پروگرام بنایا تھا لیکن اب میں پہلے تمہارے عاشق کے ہاتھ پاؤں توڑوں گا۔''

''اپنا غلیظ منہ بند رکھو۔'' جینی نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ اسے خطرے کا احساس تھا لیکن مارک کی دلیری نے اسے شیر کر دیا تھا۔ مارک کی وجہ سے ناامیدی کا دباؤ کمزور پڑ گیا تھا۔ ''تم لوگ اپنے ناپاک خوابوں سمیت اسی طرح دفن ہو گے جس طرح تم نے درجنوں بے گناہوں کو دفن کیا ہے۔''

''تم نے بتایا تھا اس کو؟'' جیک نے نک کو دیکھا۔

''ہاں، یہ پھسل رہی تھی... اس لیے میں نے اس کی ماں کے علاوہ لازار سمیت کئی ایک خفیہ باتیں بتا دی تھیں۔ پال کو پھنسانے کا منصوبہ بھی بتا دیا تھا۔''

''آئی ایم سوری، یہ سچ ہے۔ یہ بزنس ہے۔ بزنس میں کئی ناخوشگوار فیصلے کرتے پڑتے ہیں۔'' جیک نے کہا۔

''بزنس دیوالیا بھی ہو جاتے ہیں۔'' مارک نے کہا۔

''دیکھیں گے۔'' جیک نے کہا۔ ''لاؤ چابی نکالو۔'' چابی کے لیے جیک نے جینفر کو مخاطب کیا تھا۔

جینی نے سوچا کہ جھوٹ بولنا بے معنی ہے۔ یقیناً نک نے وکٹر کے دفتر میں اسے چابی رکھتے دیکھ لیا تھا۔ وہ آئیں بائیں شائیں کرے گی بھی تو چابی اس کے بیگ سے برآمد ہو جائے گی۔ البتہ مارک چونک پڑا تھا۔

جینی نے بیگ کھول کر چابی میز پر رکھ دی۔

''بہت خوب۔'' جیک کا چہرہ چمکنے لگا۔ ''اب سیکیورٹی باکس کا پتا بھی بتا دو۔''

''اس کے لیے تمہیں بابی کے ''فادر'' کو واپس لانا پڑے گا، وہی کچھ بتا سکتے ہیں۔'' جینی نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

''میں سمجھ گیا۔'' جیک نے سائلنسر نکال کر پسٹل پر فٹ کرنا شروع کر دیا۔ سائلنسر لگا کر اس نے پسٹل جینفر کے سر پر رکھ دیا۔ ''تم بتا دو یا کوئی اور بتا دے۔ چابی مل سکتی ہے تو باکس بھی ملے گا۔ چابی کا ملنا ایک کرشمہ تھا۔ مطلب یہ کہ قسمت ہمارے ساتھ ہے۔'' وہ مسکرانے لگا۔

کچن میں خاموشی طاری تھی۔ بابی بے چین نظر آ رہا تھا۔ پھر جیک پیچھے ہٹ گیا۔

''تمہیں کیوں یقین ہے کہ باکس یا ڈسک کہیں آس پاس ہے؟'' مارک نے سوال کیا۔

''گڈ، اچھا سوال ہے۔ دو سال پہلے میں نے نیویارک کے ہر بینک کی چھان بین کروائی تھی کہ بابی کے ماں یا باپ کے نام پر کوئی سیف ڈپازٹ لاکر وغیرہ ہونا چاہیے لیکن ایسا کچھ نہیں تھا۔ وہ چیز اتنی بے وقعت نہیں تھی کہ اسے ضائع کر دیا جاتا۔ چابی کی موجودگی اس کا ثبوت ہے۔ لہٰذا سیکیورٹی باکس کو انتہائی احتیاط سے چھپایا گیا ہے۔ سی آئی اے کی نفسیاتی ٹرکس کے مطابق چھپانے والے نے اسے یہاں سے دور نہیں چھپایا۔ باکس اسی پراپرٹی پر ہے۔''

''باکس خالی ملا تو؟''

''ناممکن، خالی باکس کو پوشیدہ نہیں رکھا جاتا پھر یہ چابی...'' جیک نے چابی اٹھالی۔ ''جلدی کرو۔ ورنہ پہلے بابی مارا جائے گا، پھر مارک اور پھر تم۔'' اس نے جینفر کو گھورا۔

اسی وقت نک نے حرکت کی۔ وہ جیک کے قریب آیا اور کان میں کچھ کہا۔

''آئی سی، گڈ آئیڈیا۔'' جیک نے سر ہلایا۔ ''تمہیں ایسے نہیں مارا جائے گا۔ نک کا پروگرام کچھ اور ہے۔'' جیک کی آنکھوں میں خباثت ناچ رہی تھی۔ اس نے رخ بدلا اور پسٹل بابی کے سر پر رکھ دیا۔

''لڑکے کی طرف کبھی کسی کا دھیان نہیں گیا۔ بہت ممکن ہے کہ اسے کچھ معلوم ہو۔'' بابی کسمسایا۔

''پلیز، اسے کوئی نقصان مت پہنچاؤ۔'' جینی کے لہجے میں التجا تھی۔ بھائی کی محبت عود کر آئی تھی۔

جیک نے اپنا نچلا ہونٹ چبایا۔ ''میں کوئی ظالم ترین انسان نہیں ہوں۔''

''پتا ہے، تم انسان نہیں ہو۔'' مارک نے بات کاٹ دی۔

''تمہاری زبان بہت چلنے لگی ہے۔ شاید ہیروئن کے سامنے۔'' جیک کی آنکھوں میں نفرت جھلک رہی تھی۔

مارک کی برجستہ فقرے بازی، ایسی مایوس کن صورتِ حال میں بھی جینی کو مزہ دے گئی۔

''میں نے سوچا ہے۔'' جیک نے سلسلۂ تکلم جوڑا۔ ''تم تینوں مشاورت کر لو۔ سچ بولنا ہے اور کس نے بولنا ہے؟

تم تینوں کے پاس دس منٹ ہیں۔ ہم باہر جا رہے ہیں۔''
''نک، اس کے پاس سیل فون ہے؟'' جیک نے نک کو دیکھا۔
''نہیں۔''
''ہاؤس فون کام کر رہا ہے؟''
''نہیں۔''
''کچن میں کوئی ہتھیار، چاقو وغیرہ؟''
''نہیں، ایک چھری تھی، وہ میرے پاس ہے۔''
''ٹھیک ہے۔'' جیک نے باہر جھانکا۔ ''بارش کا زور بھی ٹوٹ گیا ہے۔ آؤ باہر چلتے ہیں۔''
چلتے چلتے وہ مڑا۔ ''گارڈن سے ہم نظر رکھیں گے۔ کوئی چالاکی نہیں چلے گی۔ دس منٹ کی مہلت سے فائدہ اٹھاؤ اور اچھا فیصلہ کرو۔ جان چھوٹ جائے گی۔''
دونوں نے باہر نکل کر دروازہ بند کر دیا۔ تاہم کھڑکیوں کے شیشوں سے اندر سے باہر اور باہر سے اندر دیکھا جا سکتا تھا۔

☆☆☆

ان کے نکلتے ہی مارک نے گھڑی دیکھی پھر زخمی نگاہ سے جینی کو دیکھا۔ ضبط کے بندھن ٹوٹ گئے۔ ویزن ہارن پر وہ پہلے بھی موت کے سامنے مارک کی غیر موجودگی میں اظہارِ محبت کر چکی تھی۔
وہ کرسی سے اٹھی۔ مارک سمجھ گیا۔ بے اختیار اس کے بازو دراز ہو گئے اور وہ بچوں کی طرح اس کے فراخ سینے میں پناہ گزیں ہو گئی۔
''آئی ایم سوری ہنی۔ میں نے سوچا تھا کہ میں تمہاری مدد کرنے وہاں جا رہا ہوں۔ بابی کے لیے میں نے بندوبست کر دیا تھا۔'' مارک کی آواز بھرا گئی۔ ''اینڈ... اینڈ... آئی لو یو۔''
''می ٹو...'' جینی نے سر اٹھایا۔ مارک نے اس کی ستواں ناک کے ننھے سے سرخ تل کو ہونٹوں سے چھو کر نرمی سے الگ کر دیا۔ ''ہمارے پاس بہت کم وقت ہے۔ بابی کو دیکھو۔ رکو، کیا تمہیں معلوم ہے؟''
''نہیں، اور تمہیں؟''
''میں تو انہیں چکر دے رہا تھا۔''
''موت کے سامنے تم کب سے اتنے دلیر ہو گئے؟''
''کیا پہلے میں بزدل تھا؟''
''نہیں، پہلے تم الو کے پر تھے۔''
''ہاں، اچھا سنو، بابی کو معلوم ہے کہ سیکیورٹی باکس کہاں ہے؟''
''کیا مذاق ہے؟'' جینی نے اعتراض کیا۔
''میرا خیال ہے۔ جاؤ اس کے پاس۔ میں کوئی راہِ نجات تلاش کرتا ہوں۔ ورنہ ہم مارے جائیں گے۔ ڈسک ملے نہ ملے۔ دونوں صورتوں میں یہ بھیڑیے ہمیں نہیں چھوڑیں گے۔''
مارک نے کچن کا جائزہ لینا شروع کیا۔ مارک نے دیوار کے ساتھ لٹکا ہوا سرخ سلنڈر دیکھا۔ مارک کی تمام حسیات پوری طرح بیدار تھیں۔ اس نے کھڑکی کے شیشے سے باہر گارڈن میں دیکھا۔ نک اپنے دوسرے ساتھی کے ہمراہ وہاں بے چینی سے ٹہل رہا تھا۔ مارک کی زبان درازی نے اس کے اعتماد کو متزلزل کر دیا تھا۔ وہ وقفے وقفے سے کھڑکی کے شیشے کے ذریعے کچن میں دیکھ رہا تھا۔
مارک نے دائیں جانب دروازے کو دیکھا اور آہستہ سے جینی کو آواز دی۔ وہ اشاروں میں بابی سے باتیں کر رہی تھی۔ ''جینی یہ دروازہ کدھر جاتا ہے؟''
''وہ پینٹری میں کھلتا ہے، ایگزٹ نہیں ہے۔'' ''کپ بورڈ'' سمجھو۔'' جینی نے بتایا۔
''تمہارے والدین گن رکھتے تھے؟''
''نہیں۔''
''جینی میرے والدین کا گھر یہاں سے زیادہ دور نہیں ہے۔ میرے والد کے کمرے میں بیڈ کے ساتھ دراز میں اعشاریہ تین آٹھ کا ہو گا۔ اگر کسی نے اسے وہاں سے ہٹایا نہ ہو۔ گھر خالی ملے گا۔ اگر ہم کسی طرح وہاں تک پہنچ جائیں۔''
''ایک منٹ رکو، بابی کچھ بتا رہا تھا۔'' جینی، بابی کی طرف متوجہ ہو گئی۔ بابی کے ہاتھ تیزی سے ہل رہے تھے۔
مارک نے گھڑی دیکھی۔ اگر بابی کے متعلق اس کا اندازہ ٹھیک نکلا تو ان کے پاس کیا آپشن ہو گا۔ اس کا دماغ تیزی سے کام کر رہا تھا۔
''اسے پتا ہے مارک، بابی کو معلوم ہے۔'' جینی کی ہیجانی آواز میں حیرت تھی۔
''کیسے، کیا؟'' مارک چونک پڑا۔
''ایک دو منٹ رکو۔''

☆☆☆

''ڈیڈی کے غائب ہونے سے ایک ہفتہ پیشتر بابی کی آنکھ صبح تڑکے کھل گئی تھی۔ اس نے کوئی آواز سنی تھی۔ بابی نے اٹھ کر کھڑکی سے دیکھا۔ ڈیڈی کے ہاتھ میں دھاتی

باکس تھا اور وہ بوٹ ہاؤس کی جانب جارہے تھے۔'' جینی، مارک کو بتارہی تھی۔

''وہ باہر آئے تو ان کے ہاتھ میں سیاہ پلاسٹک کا بیگ تھا۔ جو نیلی رنگ کی نائلون کی رسی میں لپٹا ہوا تھا۔ بیگ خالی نہیں تھا۔ لگتا تھا کہ باکس کو بیگ میں رکھا گیا ہے۔ پھر وہ بورڈ واک کی سیڑھی کے ذریعے پانی میں اتر گئے۔''

مارک کا ایک ابرو اوپر چڑھ گیا۔ ''پانی کے سپرد کرنا تھا تو وہ باکس کے ساتھ کوئی وزنی چیز رکھ کر پھینک دیتے۔ بیگ لے کر سیڑھی کے ذریعے پانی میں اترنے کی ضرورت نہیں تھی۔''

''شاید وہ چھپاکے کی آواز دبانا چاہتے ہوں یا پھر بوٹ کھول کر آگے سمندر میں بیگ پھینکنا چاہتے ہوں۔''

''اس صورت میں کیا بوٹ کی آواز بلند نہیں ہوتی؟'' مارک نے اعتراض کیا۔

''بابی کا کہنا ہے کہ بوٹ استعمال نہیں ہوئی۔ چند منٹ بعد ڈیڈی باہر آگئے تھے لیکن بیگ ان کے پاس نہیں تھا۔''

''یہ ممکن نہیں کہ ڈیڈی ڈسک کی اہمیت سے آگاہ نہ ہوں۔ اگر ڈسک والا باکس بیگ میں تھا تو خیال غالب ہے کہ ڈسک کو محفوظ کیا گیا ہے۔''

جینی نے کھڑکی سے دیکھا کہ نک پاگل جانور کی طرح چکرا رہا تھا۔

''یعنی باکس بورڈ واک کے نیچے اب بھی کہیں موجود ہے؟''

''بابی نے جو بتایا ہے۔ منطق یہی کہتی ہے کہ ڈسک پانی میں کہیں باکس کے اندر محفوظ ہے۔ ضائع کرنے کے کئی طریقے تھے۔ گھر سے دور جا کر اسے توڑ پھوڑ دیا جاتا۔ تیزاب یا آگ کے ذریعے ناکارہ کیا جاسکتا تھا وغیرہ وغیرہ۔''

''دو منٹ رہ گئے ہیں۔'' جینی کی آواز میں فکرمندی تھی۔

''میں نے ایک آئیڈیا تیار کیا ہے۔'' مارک نے سرگوشی کی۔ ''لیکن تم دونوں کو حرف بہ حرف اس پر عمل کرنا ہے۔ ہم ان کے خواب ملیامیٹ کرسکتے ہیں۔ کیا تم ناامید ہو؟''

''نہیں۔''

''دھیان سے سنو۔'' مارک نے تیزی سے اسے سمجھایا۔ جینی سر ہلاتی رہی۔ باہر سے قدموں کی آہٹ قریب آنے لگی۔ تیس سیکنڈ باقی تھے۔ بیس... دس... پانچ... دروازہ جارحانہ انداز میں کھولا گیا۔ جیک اور نک کڑے تیوروں کے ساتھ اندر داخل ہوئے۔ جیک نے آتے ہی پستول بابی کے سر سے لگا دیا۔

''تم لوگوں کا وقت ختم ہوگیا۔''

''کیا ارادہ ہے؟'' نک غرایا۔

''بابی... بابی کو کچھ یاد آرہا ہے۔'' جینی نے لرزیدہ آواز میں خوف کی اداکاری کی۔

چند لمحے سکوت طاری رہا۔

جیک کے لبوں پر دھیرے دھیرے فاتحانہ مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

☆☆☆

''تم نے بتایا ہے کہ بوٹ فشنگ کے لیے استعمال ہوئی تھی۔ سمندر میں سوگز آگے زیرآب مونگے کی چٹانیں ہیں۔ سوگز دور نشاندہی کے لیے ''مارکر'' لگائے گئے ہیں، جو پانی سے اوپر ابھرے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ مارکرز سے آگے جانا خطرے سے خالی نہیں... تمہارے خیال میں باکس کھاڑی میں، ان رنگین مارکرز کے آس پاس کہیں موجود ہے۔'' جیک کھڑکی سے بوٹ اور سمندر کو دیکھ رہا تھا۔ پل پل بدلتا موسم پھر طوفانی صورت اختیار کررہا تھا۔ رنگین مارکرز نظر نہیں آرہے تھے بلکہ بوٹ ہاؤس سے آگے کا منظر بمشکل دس گز تک نگاہ کی رسائی میں تھا۔

جیک کے چہرے پر فرسٹریشن طاری تھی۔ ''وہ بابی کی جانب مڑا۔ ''کیا یہ سچ ہے؟''

بابی نے اثبات میں سر ہلایا۔

''اگر یہ جھوٹ ہوا تو میں تمہیں وہ رنگ دکھاؤں گا...'' اس نے بات ادھوری چھوڑ کر جینفر کو گھورا اور اپنی جیکٹ اتار کر قمیص کے بٹن کھولنے لگا... اس نے قمیص اور ٹائی بھی اتار دی۔

مارک خاموش اور چوکس تھا۔ نک بھی الرٹ تھا۔ بالائی لباس اترنے کے بعد جیک کی گردن پر چھری کے زخم کا نشان نظر آیا۔ ''یاد ہے، یہ زخم کیسے لگا تھا؟ میری قسمت اچھی تھی کہ اس رات میں بچ گیا۔'' جیک کی آنکھوں میں خباثت ناچ رہی تھی۔

جیک کے لیے اپنی شدید نفرت کو چھپانے کی جینفر نے کوئی کوشش نہیں کی۔ اچانک جیک نے اسے نظرانداز کیا اور کھڑکی کی جانب چلا گیا۔ ''کیا بوٹ صحیح حالت میں ہے؟''

''میں کچھ نہیں کہہ سکتی۔ بوٹ کئی برس سے زیر استعمال نہیں آئی۔'' جینفر نے جواب دیا۔

نک بولا۔ ''اس موسم میں تم بوٹ پر جاؤ گے؟''

اسے یقین نہیں آیا۔

''ہمارا دوست مارک جائے گا۔'' جیک نے پسٹل کو حرکت دیتے ہوئے مکاری سے کہا۔ ''لیکن ہمیں موافق موسم کا انتظار کرنا پڑے گا۔''

''تب تک ہم کیا کریں گے؟'' نک نے پوچھا۔

''انتظار۔ تاہم اس دوران میں تم مارک کے ساتھ بوٹ کی حالت زار کا جائزہ لو اور ڈِین کو اندر بھیج دو۔ اگر ہمارا ہیرو کوئی ہوشیاری دکھانے کی کوشش کرے تو گولی مار دینا۔''

☆☆☆

مارک کو چند منٹ میں ہی اندازہ ہو گیا کہ بوٹ ناکارہ حالت میں ہے۔ ٹینک میں اگرچہ تھوڑا سا فیول تھا۔ تاہم انجن سیز ہو چکا تھا۔ بوٹ کے تختے کئی جگہوں پر خستگی کا شکار تھے۔

''وقت کا زیاں ہے۔'' وہ بولا۔ ''پندرہ گز دور جانے سے پہلے ہی یہ تہ نشین ہو چکی ہو گی۔''

نک نے بورڈ پر لات ماری۔ اس کا چہرہ غصے سے تپ رہا تھا۔

''میرے پاس ایک تجویز ہے۔'' مارک نے کہا۔ ''ایک اچھی تجویز۔ اگر تم دماغ ٹھنڈا رکھو تو ہمارے درمیان ایک ڈیل ہو سکتی ہے۔''

''کیسی ڈیل؟''

''ہمیں محفوظ راستہ دو اور سیکیورٹی باکس خود رکھ لو۔''

''صاف صاف بکو۔ کیا مطلب ہے؟''

''ممکن ہے باکس اتنی دور مارکرز کے آس پاس نہ ہو بلکہ کہیں اور ہو۔''

''کہاں؟''

''بورڈ واک کے نیچے۔''

''کیا پہلے جھوٹ بولا تھا؟'' نک مشتعل ہو گیا۔

''نہیں۔'' مارک نے کہا۔ ''بابی بچہ ہے اور معذور ہے۔ میرا خیال ہے کہ وہ غلطی کر رہا ہے... باکس کو پراپرٹی سے دور رکھنا ہوتا تو اسے بہت دور لے جایا جا سکتا تھا۔ مطلب بذریعہ کار... مجھے ڈسک سے یا جیک سے کوئی غرض نہیں ہے۔ تمہیں معمولی پنشن پلان سے نفرت ہے۔ میرا مقصد صرف یہ ہے کہ جینیفر اور بابی کے ساتھ زندہ سلامت یہاں سے نکل جاؤں۔ تمہیں ڈسک کے ذریعے مال چاہیے۔ جیک کو ہٹا دو تو یہ مال دگنا ہو جائے گا۔ جیک کے ساتھ شیئر کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔''

نک کی آنکھوں میں طمع کی چمک نظر آئی۔ ''دگنے کا مطلب پچاس ملین۔'' مارک نے دیکھا کہ وہ ہچکچاہٹ کا بھی شکار ہے۔ اس نے فوراً دوسرا وار کیا۔

''ایک آدمی کے لیے پچاس ملین ایک خزانہ ہے۔ جس سے ہر چیز خریدی جا سکتی ہے۔ بظاہر ناممکن چیز بھی خریدی جا سکتی ہے... کیا تمہیں یقین ہے کہ جیک خود ایسا نہیں سوچ رہا ہو گا۔ ڈسک ہاتھ میں آتے ہی اگر اس نے تمہیں جنت میں... سوری جنت میں تمہاری جگہ نہیں ہے... اگر اس نے تمہیں سیدھا جہنم رسید کر دیا تو تم کیا کر لو گے... پچاس ملین سے بقایا زندگی کو جنت بنانے کا موقع تمہارے ہاتھ میں ہے۔ وہ اب تک اپنے ساتھیوں کو ایک ایک کر کے ٹھکانے لگاتا آیا ہے۔ حتیٰ کہ کام نکلنے پر راستے میں اس نے گراہم اور فیلوز کو بھی گولی مار دی... تمہاری اس سے کون سی رشتے داری ہے۔ جیک کی رشتے داری صرف دولت سے ہے۔ تم آخری غلطی کے بہت قریب ہو۔''

''ایک طرف ارضی جنت، دوسری طرف آسمانی جہنم... پنشن پلان تک ہاتھ نہ آئے گا۔''

مارک خاموش ہو گیا۔ نک بری طرح الجھ گیا تھا۔ آنکھوں میں سوچ کی پرچھائیاں تھیں۔ مارک چالبازی کر رہا ہے یا نہیں، اس کی باتیں وزن سے خالی نہیں تھیں۔ ایک بہت بڑا سوالیہ نشان نک کے ذہن میں سر اٹھا چکا تھا۔

''گراہم اور فیلوز کہاں ہیں؟''

''دونوں کی لاشیں لیموزین میں پڑی ہیں۔'' مارک اندر سے کافی مطمئن تھا۔ اس نے بھرپور نفسیاتی وار کیے تھے۔

''اگر باکس، بورڈ واک کے نیچے کہیں نہ ہوا تو؟''

''پھر بھی ہماری ڈیل اپنی جگہ پر ہو گی۔ میں مارکرز کے آس پاس تلاش کروں گا۔''

''لیکن بوٹ تو ناکارہ ہے؟''

''کوئی مسئلہ نہیں۔ تم جیک کو بتا دو، وہ کوئی بندوبست کر لے گا۔ وہ ڈسک کے لیے مرا جا رہا ہے۔ خود زندہ رہتے ہوئے دوسروں کو مارتا جا رہا ہے۔ اندر تمہارے دونوں ساتھی بھی بالآخر جہنم کی سیر پر نکل جائیں گے۔ صرف تم رہ جاؤ گے... آگے تم خود سمجھ دار ہو۔''

''تمہاری زبان خوب چلتی ہے۔''

''تمہارے ساتھ تو میں نے مذاق کیا تھا۔ پولیس میں آنے سے پہلے میں اداکاری کرتا تھا۔''

''اب کیا کر رہے ہو؟''

''اب تو یہاں اکیلے میں تمام ڈرامے کا ڈراپ سین

سمجھ رہا ہوں۔ یقین نہ آئے تو جا کر ''لیمو'' چیک کر لو۔''
مارک کو تقریباً یقین ہو چلا تھا کہ اس نے نک کو ہموار کر لیا ہے۔ پچاس ملین کے ساتھ اس کے وزنی دلائل نے نک کے مکار ذہن کے سوئے ہوئے خلیے جگا دیے تھے۔
نک آنکھیں سکیڑ کر ہونٹ چبا رہا تھا۔ اس نے ایک بار پلٹ کر مکان کی جانب دیکھا۔
پھر نارنجی نائلون کی رسی مارک کی جانب اچھالی۔ ''دیکھتے ہیں۔'' وہ بولا۔ ''اسے کمر سے باندھو اور پانی میں اترو۔ نیچے کا رزلٹ معلوم ہو جائے پھر ڈیل کی بات کرتے ہیں۔''

☆☆☆

جینفر نے گھڑی پر نظر ڈالی۔ مارک کو گئے ہوئے ٹھیک تین منٹ ہو گئے تھے۔ اس نے بابی کا ہاتھ دباتے ہوئے انگلیوں کی مدد سے اشارہ دیا۔ ''ریڈی؟''
بابی نے بھی انگلیوں کے ذریعے اشارہ دیا۔ ''ریڈی۔''
جیک نے کھڑکی سے پلٹ کر دیکھا۔ بابی ہاتھ چلا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر کشیدگی تھی۔
''وہ کیا کر رہا ہے؟''
''اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ وہ دوائی مانگ رہا ہے۔ دباؤ کی حالت میں اسے ضرورت پڑتی ہے۔'' جینی نے سمجھایا۔
''بھول جاؤ۔'' جیک نے سنگ دلی کا مظاہرہ کیا۔
''میرا بھائی مر بھی سکتا ہے، اگر گولیاں نہ ملیں۔ یاد رکھو اسی نے آخری بار باکس دیکھا تھا اور باکس ابھی تمہارے ہاتھ نہیں آیا۔''
''تو میں دوائی کہاں سے لاؤں؟'' جیک نے جھنجلا کر کہا۔
''میرے پاس ایک بوتل پڑی ہے، ایمرجنسی کے لیے میں ساتھ رکھتی ہوں۔''
''کہاں؟''
''گاڑی میں۔''
جیک نے پسٹل پتلوں میں اڑسا۔ ''کوئی حماقت کرے تو م اُڑا دینا۔'' جیک نے اپنے ساتھی سے کہا۔ باہر جاتے ہوئے اس نے دروازہ کافی زور سے بند کیا تھا۔
کچن میں اس وقت صرف ایک آدمی ڈین رہ گیا تھا۔ وہ کرسی کھینچ کر ان دونوں کے قریب جم گیا۔
معاً بابی نے ہلنا شروع کر دیا۔ اس کا جسم اکڑ رہا تھا، بل کھا رہا تھا۔ پھر گٹھڑی بن کر فرش پر لڑھک گیا۔ جینفر بدحواسی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھی تھی۔ ڈین کھڑا ہو گیا۔
''کیا ہوا اسے؟''
''سیزر (تشنج) شروع ہے۔ پلیز، پلیز مجھے ایک تولیا لا دو۔'' جینی گھبرائی ہوئی تھی۔
''لاتا ہوں۔'' ڈین نے تھکے ہوئے انداز میں کہا۔
وہ سنک کی جانب گیا۔ یہ چانس لینے کا وقت تھا۔ وہ دونوں مارک کی ہدایات کے مطابق عمل کر رہے تھے۔ جینی نے پھرتی سے دیوار پر سے فائر سیلنڈر اتارا۔ ڈین تولیا لے کر جیسے ہی پلٹا، جینی نے نوزل کا رخ اس کے چہرے کی جانب کر کے فائرنگ ہینڈل دبایا۔
کچھ بھی نہیں ہوا۔
''اوہ گاڈ... بوکھلاہٹ میں وہ سیفٹی پن کھینچنا بھول گئی تھی۔ ڈین نے تولیا پھینک کر گن نکالی۔ جینی نے سرخ وزنی آلہ گھما کر اس کے جبڑے پر مارا۔ ڈین کے منہ سے تکلیف دہ غراہٹ بلند ہوئی۔ جبڑا اپھٹ گیا تھا اور خون بہہ رہا تھا۔ وہ پشت کے بل نیچے گرا۔
ایک ہاتھ اس کا منہ پر تھا۔ دوسرے ہاتھ سے اندھا دھند اس نے جینفر کو پکڑنے کی کوشش کی۔ دوسری مرتبہ جینی نے آگ بجھانے والا آہنی آلہ اس کے سر پر بجایا۔ ڈین ہاتھ پیر چلانے کے بجائے خواب غفلت میں چلا گیا۔
جینی اعصابی تناؤ کا شکار تھی اور ہانپ رہی تھی۔ ڈین کے ساکت ہونے پر اس کی سانس بحال ہونا شروع ہوئی۔
بابی نے اداکاری ختم کر دی۔ جینی نے ڈین کی گن اٹھالی۔
مارک نے جو سمجھایا تھا، بابی وہ کر تو گزرا لیکن اس کا چہرہ زرد تھا۔ وہ ڈپریس نظر آ رہا تھا۔ جینی نے اسے سمجھایا کہ ہم پریشانی افورڈ نہیں کر سکتے۔ ہمیں ہمت سے کام لینا ہے۔ مارک بھی موجود ہے۔ ایک مرحلہ ہم نے کامیابی سے طے کر لیا ہے۔
''پلیز خود کو سنبھالو۔ تم نے بہت اچھا کام کیا ہے۔''
جینی نے پینٹری کا دروازہ کھولا۔ اندر جگہ کم تھی۔ اطراف میں شیلف بنے تھے۔ اتنی جگہ بابی کے لیے کافی تھی۔
''تم کو پینٹری میں چھپے رہنا ہے۔ کسی صورت میں آواز مت نکالنا، نہ حرکت کرنا۔ پینٹری کے خلا میں فٹ ہونے کے لیے جینی نے اس کی مدد کی۔
''پلیز ڈرو نہیں۔ میں دروازہ بند کر رہی ہوں۔'' جینی نے جیک کے قدموں کی آہٹ سن لی تھی۔ اس نے

دروازہ بند کر دیا۔

جیک واپس آ رہا تھا۔ ظاہر ہے اسے گاڑی میں کوئی دوا نہیں ملی تھی۔ جینی خود پر قابو پانے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی۔

☆☆☆

”یہ خطرناک ہو سکتا ہے۔“ مارک نے رسی کمر سے باندھ کر ایک سرا بورڈ واک کی سیڑھی کے ڈنڈے کے ساتھ کس دیا۔

نک نے ٹارچ مارک کو دے دی۔ گن اب بھی نک کے ہاتھ میں تھی۔ ٹارچ کے ساتھ گرپ کے لیے ڈوری کا حلقہ تھا۔ ”تم کر سکتے ہو، کچھ نکال کر لاؤ۔“

مارک نے ٹارچ کی ڈوری کا حلقہ کلائی میں ڈالا۔ اور سیڑھی اترنا شروع کی۔ چند سیڑھیاں اتر کر وہ رکا۔ لہر ٹکرا کر واپس گئی تو اس نے پھر اترنا شروع کیا۔ سیڑھی کے ساتویں ڈنڈے پر پہنچا تو لہر پھر بورڈ واک سے ٹکرائی۔ پانی برف کے مانند تھا۔ اس نے خود کو سنبھالنے کی پوری کوشش کی لیکن پھسل گیا۔ کمر کی رسی کے سہارے وہ پھر سیڑھی تک آ گیا۔

دوسری بار سرد لہر نے اسے ٹکر ماری تو وہ سیڑھی پر جمع رہا اور مزید نیچے اتر گیا۔ وہ آہستہ آہستہ پانی میں ڈوبتا جا رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ زیادہ دیر تک برف آب کو برداشت نہیں کر سکتا۔ نیز اسے اپنا سر بھی سطحِ آب سے اوپر رکھنا تھا۔

اب وہ اتنا نیچے آ گیا تھا کہ بورڈ واک کے نیچے بیم کے جال کو دیکھ سکتا تھا۔ اس نے سر بچاتے ہوئے ٹارچ کی روشنی میں چند بیم دیکھے۔ کچھ نہ تھا۔ پانی کی لہر نے بیم چھپا لیے تھے۔

مارک نے سر اٹھا کر ٹارچ آف کر دی۔ اس کا جسم کانپنا شروع ہو گیا تھا۔ آدھے سے زیادہ دھڑ سرد پانی میں تھا۔ لہر پسپا ہوئی تو اس نے نیچے ہو کر ٹارچ کی روشنی میں دوسرے رخ پر موجود بیموں کو جانچا۔ مگر کچھ نہ تھا۔ اس نے لہر آنے سے قبل پھرتی سے ٹارچ گھمائی۔ معاً اس کا دل زور سے دھڑکا۔ ایک کراس بیم کے ساتھ سیاہ رنگ کا بیگ بندھا ہوا تھا۔

لہر پلٹ چکی تھی۔ مارک واپس اوپر اٹھ گیا۔ بیگ کی موجودگی کے انکشاف نے وقتی طور پر سردی کا اثر کم کر دیا تھا۔ اس کے جسم میں سنسنی کی لہر دوڑ گئی۔

”کچھ ملا؟“ اسے نک کی چیخ سنائی دی۔

”ہاں، وہ نیچے موجود ہے لیکن میں زیادہ دیر پانی میں نہیں رہ سکتا۔ رسیاں کاٹنے کے لیے مجھے چھری چاہیے۔“

نک کے چہرے پر ہیجان تھا۔ اس نے جیب سے چھری نکال کر مارک کو پکڑائی۔ اس وقت مارک نے دیکھا کہ اس کی آنکھوں میں ہوسِ زر کے علاوہ حیوانی چمک تھی۔ دوسرے ہاتھ میں پسٹل بدستور موجود تھا۔ مارک کی چھٹی حس نے شور مچایا کہ نک بیگ حاصل کرتے ہی پہلے اسے ختم کرے گا۔ اسے ڈیل کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ مارک اینڈ کمپنی کو رعایت دیے بغیر بھی جیک کو ٹھکانے لگا سکتا تھا پھر جینی اس کے رحم و کرم پر ہوگی۔

”چھری حاصل کر کے کسی خوش فہمی میں مت رہنا... ڈیل ختم ہو جائے گی اور مارے جاؤ گے۔“ نک نے دھمکایا۔ مارک سمجھ رہا تھا کہ نک ڈیل کے بہانے اسے جھانسا دینے والا ہے۔ جینی اور بابی کی آس وہ خود تھا۔ اس کا ذہن برق ٹرین کی رفتار سے دوڑ رہا تھا۔ وہ امید کر رہا تھا کہ کچن میں ان دونوں نے کامیاب ڈراما کھیلا ہوگا۔

”بے فکر رہو... مجھے ایک دو منٹ پانی میں رہنا پڑے گا۔ ہو سکتا ہے میں وہیں جم جاؤں...“

”نہیں، تم جینفر اور بابی کے لیے واپس آؤ گے۔“ نک نے کہا اور مارک نے زیرِ لب مزاج کے برخلاف اس کے حق میں گالی لڑھکائی۔

”کیا... کیا کہہ رہے ہو؟“

”واپس آؤں گا۔“ مارک نے بلند آواز میں کہا۔

☆☆☆

جینی دروازے کی آڑ میں ہو گئی۔ اس کی دھڑکنیں بڑھتی جا رہی تھیں۔ گن اس نے مضبوطی سے دونوں ہاتھوں میں تھامی ہوئی تھی۔ مارک کے مطابق اسے سڑک پار کر کے مارک کے والدین کے گھر تک پہنچنا تھا۔

آہ یہ ماضی کا ری پلٹے... شکاری اور شکار وہی پرانے تھے، رات بھی طوفانی، عجب ستم ظریفی تھی۔ فرق اتنا تھا کہ اب جینی کے ہاتھ میں گن تھی۔

کچن کے دروازے کی ناب نے گھومنا شروع کیا۔ جینی کا اندازہ تھا کہ وہ اس مرتبہ بھاگ نہیں سکے گی۔ ایک ہی آپشن تھا کہ وہ جیک کو شوٹ کر دے۔ اس کا ہاتھ کانپا۔ کیا وہ یہ کام کر سکے گی؟

کیوں نہیں، وہ اس کی ماں کا قاتل اور باپ کی بربادی کا ذمے دار تھا۔ اس وقت مارک اور بابی سمیت اس کی جان بھی لینے کے لیے تیار تھا۔ اس کی اصل شکل سامنے تھی، عزائم شک و شبہے سے بالاتر تھے۔ وہ اس قابل تھا کہ اسے بار بار مارا جائے۔ زندہ کر کے پھر ہلاک کیا جائے لیکن یہ ممکن نہیں تھا۔ یہ خیال محض شدید نفرت کا مظہر تھا۔ جیک

نے اس کی پوری فیملی تباہ کر دی تھی۔

دروازہ کھل گیا۔ جیک نے اندر قدم رکھا۔ جینی اس کے سر کی پشت کو گھور رہی تھی۔ سیکنڈ کے کسی وقفے میں اس نے نشانہ لیا اور فائر کرتے وقت آنکھیں بند کر لیں۔

دھماکا ہوا۔ گونج ختم ہونے پر جینی نے آنکھیں کھولیں۔ جیک لڑکھڑاتا ہوا آگے گیا اور کچن کی ٹیبل سے ٹکرا کر نیچے گرا۔ اس کے چہرے پر شاک کے اثرات تھے لیکن وہ زندہ تھا۔ اس کا ایک ہاتھ گردن پر تھا۔ خون اس کی انگلیوں کے درمیان سے رس رہا تھا۔

بلا سوچے سمجھے جینی نے سر کا نشانہ لے کر دوسرا فائر کیا۔ گولی جیک کے ہاتھ کی انگلیوں کو زخمی کر کے نکلی۔ وہ چیخ اٹھا اور دروازے کی جانب لڑھکنا شروع کیا۔ تکلیف کی جگہ اس کے چہرے پر غصہ نظر آ رہا تھا۔

جینی کو احساس ہوا کہ وہ محض اس کی گردن پر خراش ڈالنے میں کامیاب ہوئی ہے۔ سنہری موقع اس کے اناڑی پن اور اعصاب زدگی کی نذر ہو رہا تھا۔

اچانک جیک نے کھڑے ہو کر پسٹل نکال لیا اور بلا تامل فائر کیا۔ تیسرا دھماکا کچن میں گونجا۔ وہ جینیفر کو مغلظات بک رہا تھا۔

گولی جینی کے بازو کو چھو کر گزری۔ اسے لگا جیسے بازو میں آگ کی لکیر کھینچ دی گئی ہو۔ گن اس کے ہاتھ سے گر گئی۔ اسے اٹھانے کی مہلت نہیں تھی۔ یہ بھی خطرہ تھا کہ دھماکوں سے گھبرا کر بابی اپنی پوشیدگی کا راز فاش کر بیٹھے اور مارا جائے۔

جینی کے بدن میں بجلی بھر گئی۔ چانس اب بھی تھا۔ تاہم لمحوں کا کھیل تھا۔ وہ تیر کی طرح ہال وے سے گزر کر باہر نکل گئی۔ واپسی کا سوال نہیں تھا۔

ماضی خود کو دہرا رہا تھا۔ اسی طرح، دو سال پہلے کی طرح وہ بارش میں بھاگ رہی تھی اور آج بھی قاتل زخمی تھا۔ لان سے گزر کر وہ سڑک پر آئی۔ جینی نے مڑ کر نہیں دیکھا۔ اس کے پھیپھڑوں میں آگ لگی تھی۔ وہ دیوانہ وار بھاگ رہی تھی۔ اس کا رخ مارک کے والدین کے مکان کی جانب تھا۔

جیک پیچھے تھا، تاہم اس کی رفتار تسلی بخش نہیں تھی۔ ماضی کی نسبت آج وہ زیادہ زخمی تھا اور مرتے مرتے بچا تھا۔

☆☆☆

مارک کو لگا کہ وہ ڈوب جائے گا۔ اس نے رسی کا سہارا لیا ہوا تھا۔ اس کے منہ میں سرد نمکین پانی گھس گیا تھا۔ چھری کے ذریعے رسی کاٹ کر وہ اندر ہی اندر کسی اور طرف

نکل کر فرار نہیں ہو سکتا تھا۔ سرد پانی خون جمائے دے رہا تھا۔ نیز صرف اس کی زندگی کا سوال نہیں تھا۔

جیسے تیسے اس نے بیم سے بیگ کو الگ کیا۔ بیگ کچھ وزنی تھا۔ اس کے ایک ہاتھ میں چھری تھی۔ بیگ کو بازو کی مدد سے اس نے سینے سے لگایا ہوا تھا۔

وہ مختصر وقفہ اسے بہت طویل لگا۔ چاقو اس نے دانتوں میں دبا لیا۔ ایک ہاتھ اور رسی کے سہارے وہ سیڑھی تک پہنچ گیا۔ ٹارچ وہ پہلے ہی چھوڑ چکا تھا۔ اس کے پاس چھری اور اندھیرے کا سہارا تھا تاہم حالت ابتر تھی۔ جبکہ نک کے پاس پسٹل اور توانائی تھی۔ مارک کا اندازہ تھا کہ نک کا پلا بھاری ہے۔

اس نے آہستہ آہستہ سیڑھی چڑھنا شروع کی۔

''چاقو پھینک دو اور بیگ کو سنبھالو۔'' نک غرایا۔

اس کے پاس ایک پنسل ٹارچ تھی۔ مارک امید کر رہا تھا کہ بیگ دیکھ کر نک عالم ہیجان میں چھری کو نظر انداز کر دے گا۔ تاہم یہ امید پوری نہیں ہوئی۔ وہ بورڈ واک تک پہنچ گیا تھا۔ چھری اس نے نیچے گرا دی۔ برفانی پانی نے اس کو نچوڑ لیا تھا۔ وہ گھٹنوں کے بل تختوں پر جھکا ہانپ رہا تھا۔

نک بیگ لینے کے لیے جھکا۔ عین اسی وقت کچن کی جانب دھماکے کی آواز آئی۔ دونوں ہی چونک اٹھے تھے۔ دوسرا اور پھر تیسرا دھماکا... نک ایک لمحے کے لیے اضطراری طور پر ٹھٹکا۔ مارک کے لیے یہ ایک قطعی غیر متوقع چانس تھا لیکن بہت معمولی وقفہ... اس نے جینی کا تصور کر کے ہمت مجتمع کی اور جھٹکے سے اوپر اٹھا۔ اس کا سر جھکے ہوئے نک کی ناک سے ٹکرایا۔ اگرچہ ٹکر میں زیادہ جان نہیں تھی تاہم ایک دو لمحات میں تین واقعات رونما ہوئے۔ فائرنگ کے دھماکے، مارک کی ٹکر سے وہ تیورا کر گرا۔ ٹارچ گری۔ لیکن پسٹل اب بھی اس کے ہاتھ میں تھا۔ ناک سے خون بہہ رہا تھا۔ ناک کی چوٹ نے چند لمحوں کے لیے اس کا دماغ سن کر دیا۔ مارک کو پتا تھا کہ یہ فیصلہ کن لمحات ہیں۔ زندگی گویا ریشمی دھاگے کے ساتھ لٹک رہی تھی۔ اس نے اندازے سے دیوانہ وار چھری کے لیے ہاتھ چلایا۔ چھری کا دستہ اس کے ہاتھ سے ٹکرایا۔ قسمت کی خرابی، ہاتھ سے ٹکرا کر چھری پانی میں جا گری۔

مایوسی نے مارک پر حملہ کیا۔ نک کے حواس واپس آ رہے تھے۔ رسی اب بھی مارک کی کمر... سے بندھی تھی۔ اسے جینی کا خیال آیا۔ ساتھ ہی جسم میں برف سی دوڑ گئی۔ وہ اچھل کر نک پر جا گرا۔ بیگ ہلکا نہیں تھا اور پانی نے اس کا وزن اور بڑھا دیا تھا۔ سیاہ بیگ کا قبضہ ابھی بھی مارک کے پاس تھا۔ نک اٹھتے اٹھتے پھر لیٹ گیا۔ اس کی ناک سے خون رس رہا تھا۔ مارک کے لیے سب سے بڑا خطرہ نک کا پسٹل تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اسے اپنی طاقت سے زیادہ ذہن پر انحصار کرنا ہے۔ نک کوئی نرم چارا نہیں تھا جبکہ سرد پانی نے مارک کے قدرتی جسمانی درجہ حرارت کو متاثر کیا تھا۔ اگر وہ کچھ دیر اور پانی میں رہتا تو چند منٹ بعد جان لیوا عمل کا آغاز ہو جاتا۔

مارک نے پہلے بوجھل سیاہ بیگ دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر نک کے چہرے پر دے مارا۔ اس مرتبہ اس کے حلق سے تکلیف دہ کراہ خارج ہوئی۔ مارک نے بیگ کے چرمی فیتے کو اپنی کلائی میں لپیٹ لیا۔ دوسرے ہاتھ سے اس نے نک کی پسٹل والی کلائی کو پکڑ کر چوبی تختوں سے ٹکرایا۔

نک کی وحشیانہ غراہٹ بلند ہوئی۔ اس نے دوسرے ہاتھ کا گھونسا مارک کے جبڑے پر رسید کیا۔ گھونسا مارتے ہی وہ کراہ اٹھا۔ ضرب کی شدت نے مارک کو احساس دلایا کہ اس کے پاس قلیل وقت بچا ہے۔ وہ اپنی زوال شدہ توانائی کے ساتھ قاتل درندے کو قابو نہیں کر سکے گا۔ تاہم اس کا ذہن جسم سے زیادہ اس کا ساتھ دے رہا تھا۔ اس نے نوٹ کر لیا کہ گھونسا مارتے ہی نک کیوں کراہ اٹھا تھا۔ یہ وہی اس کا زخمی بازو تھا۔

مارک نے پسٹل والی کلائی چھوڑے بغیر بیگ اندازے سے اس کے زخمی بازو پر دے مارا۔ نک پھر کراہ اٹھا۔ مارک نے اس کے بازو پر دوسری ضرب لگائی اور پسٹل والا ہاتھ تختوں سے پھر ٹکرایا۔ نک کی مزاحمت بڑھتی جا رہی تھی۔ دوسری... تیسری اور چوتھی ضرب کے بعد پسٹل اس کے ہاتھ سے نکل گیا۔

خوفناک طوفانی رات میں مارک اپنے علاوہ دو اور انسانوں کے لیے زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا تھا۔ آسمان پر بادلوں کے ٹکراؤ کا سماعت شکن کڑاکا ہوا۔ تیز روشنی نے چند لمحات کے لیے ماحول کو منور کر دیا۔ مارک کی نظر نک کے چہرے پر پڑی۔ نک کی آنکھیں... وہ کسی انسان کی نہیں، جانور کی آنکھیں تھیں۔

مارک کی سانس پھولی ہوئی تھی۔ چھٹی حس نے کہا کہ اب نک کا وقت شروع ہو رہا ہے۔ اس نے کلائی چھوڑ کر پسٹل اٹھانے کی کوشش کی۔ پسٹل کے بغیر اس کی موت یقینی تھی۔ کلائی آزاد ہوتے ہی نک کا بھرپور گھونسا، سینے پر سوار مارک کی کنپٹی سے ٹکرایا۔ اسے یوں لگا کہ بجلی آسمان پر نہیں اس کے دماغ میں چمکی ہے۔

مارک ایک طرف لڑھک گیا۔ مایوسی نے مارک کے ذہن پر یورش کی۔ اس نے سر جھٹک کر نگاہ صاف کی۔ نک قدموں پر کھڑا تھا۔ پنسل ٹارچ بجھ چکی تھی۔ برسات جاری تھی۔ تاہم کڑک چمک میں وقفہ آگیا تھا۔ لہٰذا تاریکی کے باعث نک فوراً پسٹل کو نہ دیکھ سکا۔

مارک کی عافیت اسی میں تھی کہ وہ نک سے لپٹنے کی کوشش نہ کرے اور نہ اسے پسٹل تک پہنچنے دے۔ اس نے ناکامی کی سوچ کا ہر در بند کر دیا۔

آسمانی بجلی پھر چمکی۔ دونوں کی نظر پسٹل پر پڑی۔ نک نے جھک کر ہاتھ بڑھایا۔ عقب سے مارک نے اس کی تشریف پر لات جمائی۔ گرتے گرتے نک نے بوجھل گالی اچھالی اور حیرت انگیز پھرتی سے پلٹا۔ وہ پسٹل کو بھول کر سیدھا زمین بوس مارک پر آیا۔ مارک نے آخری بار بیگ گھما کر اس کے چہرے پر مارا پھر بیگ چھوڑ دیا۔ دونوں گتھم گتھا ہو چکے تھے۔ بیگ کو بطور ہتھیار استعمال کرنا ممکن نہیں تھا۔

مارک لمحہ بہ لمحہ کمزور پڑتا جا رہا تھا۔ موقع ملتے ہی وہ نک کی ناک اور بازو کو نشانہ بناتا۔ تاہم اسے احساس ہو گیا تھا کہ وہ یہ جنگ ہارنے جا رہا ہے۔ دونوں چوبی تختوں پر لڑھک رہے تھے۔ اچانک نک اسے چھوڑ کر ایک طرف ہو گیا۔ اس کا کریہہ قہقہہ بلند ہوا۔

''ہیرو، تجھے گولی نہیں ماروں گا۔'' وہ چیخا۔ مارک عالم حیرت میں بمشکل کھڑا ہوا۔ نک چند فٹ کے فاصلے پر پسٹل ہاتھ میں لیے کھڑا تھا۔ تب مارک کو احساس ہوا کہ کمر سے بندھی رسی کا دوسرا سرا پانی میں جاتی سیڑھی کے ڈنڈے سے بندھا تھا۔ رسی کی لمبائی ختم ہو گئی تھی۔

''تو گولی کی آسان موت کا حق دار نہیں ہے۔'' وہ پھر بولا۔

''گولی چلا دے، ورنہ بعد میں پچھتائے گا۔''

''تو بڑا زبان دراز ہے۔ سب کچھ ہار کر بھی ہذیان بک رہا ہے۔''

''یہ ہذیان نہیں، میرا یقین بول رہا ہے۔''

''یہ کیا ہوتا ہے؟'' نک نے مضحکہ اڑایا۔

''یہ وہ قوت ہے، جو تیرے جیسے شیطانوں کو خاک چٹاتی ہے۔'' مارک نے کہا۔

''خاک تو یہاں نہیں ہے، پانی بہت ہے۔ تو پانی پی۔'' یہ کہہ کر اچانک نک نے قدم بڑھا کر پھرتی سے لات چلائی۔ بھرپور ضرب مارک کے سینے پر پڑی۔

مارک نے سنبھلنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ اس کا ذہن جاگ رہا تھا۔ ایک پتا اب بھی اس کے ہاتھ میں تھا۔ رسی اب بھی اس کی کمر سے بندھی تھی۔ جس کا دوسرا سرا سیڑھی کے ڈنڈے سے منسلک تھا۔

لات کھا کر وہ سیدھا پُرشور متلاطم پانی میں جا گرا۔

منہ زور برفیلی لہروں نے اسے اپنی آغوش میں چھپا لیا۔

☆☆☆

بارش کی بوچھاڑ جینی کے چہرے سے ٹکرا رہی تھی۔ اس کی تمام تر قوت ٹانگوں میں سمٹ آئی تھی۔ گرج، چمک سے آسمان جیسے پھٹا جا رہا تھا۔ وہ مطلوبہ مکان کے دروازے تک پہنچ گئی۔ سانس دھونکنی کی طرح چل رہی تھی۔ پلٹ کے دیکھنے کی ہمت نہ تھی۔

مارک کی اطلاع کے مطابق اس نے گملے کے نیچے سے چابی برآمد کی۔ ہال وے میں آ کر اس نے سوئچ آن کیا۔ چند لمحے کے لیے اچانک روشنی نے اس کی نگاہ کو متاثر کیا۔

وہ بلا جھجک سیڑھیاں طے کر کے بالائی منزل پر پہنچ گئی۔ یہاں نقشہ ''کووانیڈ'' کی رہائش سے مختلف تھا۔ چھ کمرے تھے اور ایک ہی قطار میں۔ جینی کو نہیں معلوم تھا کہ ماسٹر بیڈ کون سا ہے۔ اس نے پہلا دروازہ کھولا۔ یہ ماسٹر بیڈ نہیں تھا۔ دوسرا کھولا، یہ بھی نہیں... اس وقت اسے ہال وے میں آہٹ سنائی دی۔ جیک پہنچ گیا تھا۔

جینی اندھا دھند تیسرے کمرے میں داخل ہو گئی اور دروازہ بند کر دیا لیکن سوئچ آن نہیں کیا۔ کھڑکی کے پردے پوری طرح برابر نہیں تھے۔ آسمانی بجلی کی چمک گاہے گاہے نگاہ کو رسائی دے رہی تھی۔ وہ ماسٹر بیڈروم ہی تھا۔ جینی نے فون بھی دیکھ لیا۔ اسے استعمال کرنے کا وقت نہیں تھا۔ آہٹیں اب سیڑھیوں پر تھیں۔ اسے گن حاصل کرنا تھی۔

چوبی رائٹنگ ٹیبل میں چھ درازیں تھیں۔ مارک کی اطلاع کے مطابق ان میں سے کسی میں گن ہونی چاہیے تھی۔ جینی نے کرسی ایک طرف کی اور پہلی دراز کھولی۔ وہ خالی تھی۔ اس سے متصل، اس نے دائیں دراز کھولی، خالی...

جیک کمروں تک پہنچ گیا تھا۔ جینی نے کسی کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز سنی۔ شاید وہ پہلے کمرے میں تھا۔ وہ دیوانہ وار درازوں کو کھنگال رہی تھی... یکے بعد دیگرے۔

اور پھر ماسٹر بیڈ کا دروازہ جھٹکے سے کھلا۔ ہال وے کی روشنی کا کچھ حصہ کمرے تک آ گیا۔ دروازے کے فریم میں جیک کھڑا تھا۔

جینی پلٹ کر رائٹنگ ٹیبل کے ساتھ چپک گئی۔

جیک کے منہ سے مغلظات گٹر کی طرح بہہ رہی تھیں۔ جینی نے رکی ہوئی سانس خارج کی۔

''بابی کو کہاں چھپایا ہے؟'' وہ آگے بڑھتا ہوا غرایا۔ جینی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ جیک قدم بہ قدم قریب تر ہو رہا تھا۔

''وقت آگیا ہے کہ تمہیں سبق سکھایا جائے۔'' وہ بولا۔ ''بتاؤ کہاں ہے بابی؟'' وہ جینی سے دو قدم دور تھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر جینی کے رخسار کو چھوا۔ جینی نے ایک ہاتھ سے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔ دوسرا ہاتھ پشت پر دراز میں تھا۔ پتا نہیں وہ کون سی دراز تھی۔ دل ہی دل میں اس نے دعا مانگی اور ہاتھ دراز میں گھمایا۔

''حرکت مت کرو۔'' جیک نے تنبیہ کی۔

دفعتاً جینی کا ہاتھ دراز میں کسی سخت چیز سے ٹکرایا۔ وہ نوک دار آہنی پیپر کٹر تھا۔

جیک کی سانسیں جینی کے چہرے سے ٹکرا رہی تھیں۔ ''تم لطف اندوز ہوگی، کیا خیال ہے؟'' اس کی مکروہ ہنسی کمرے میں گونجی۔

''جہنم میں جاؤ۔'' جینی نے ترچھا ہو کر پیپر کٹر کا نوک دار تیز سرا پوری قوت سے جیک کے سینے میں اتار دیا۔ وہ پیچھے ہٹا، گن ہاتھ سے گر گئی۔ جیک کی آنکھوں میں وحشت تھی۔ اس کے دونوں ہاتھ سینے پر تھے۔

جینی نے لمحہ ضائع کیے بغیر گری ہوئی گن اٹھا کر نشانہ لیا اور ٹریگر دبا دیا۔ اتنے قریب سے کوئی گولی ضائع نہیں ہوئی۔ پہلی گولی سینے میں... دوسری گولی بھی سینے میں جا گھسی۔ وہ دیوار سے ٹکرا کر پھسلا۔

جینی عالمِ اشتعال میں ٹریگر دباتی رہی۔ حتیٰ کہ گن خالی ہوگئی۔ جیک دیوار کے ساتھ گٹھڑی کی صورت میں پڑا تھا۔ اب خالی گن سے کلک کلک کی آواز آرہی تھی۔

وہ خود بھی گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھ گئی۔ اس کی ڈھول بجاتی دھڑکنیں معمول پر آرہی تھیں۔ اسے خیال آیا کہ طوفانی راتیں تو آتی جاتی رہیں گی لیکن اب وہ ڈراؤنا خواب کبھی اس کی نیند خراب نہیں کرے گا۔

دفعتاً سیڑھیوں پر آہٹ ابھری۔ جینی نے سر اٹھایا۔ آہٹیں قریب آگئیں پھر نک کی شکل نظر آئی۔ اس کے ایک ہاتھ میں پسٹل تھا اور دوسرے ہاتھ میں سیاہ رنگ کا بیگ۔

جینی نے گھبرا کر گن سیدھی کی اور ٹریگر دبایا۔ کلک... بدحواسی میں وہ بھول گئی تھی کہ تمام گولیاں تو وہ جیک کی نذر کر چکی تھی۔

نک کے چہرے پر مکروہ مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ اس نے ایک نظر خون میں لت پت جیک پر ڈالی اور بولا۔ ''بالآخر حصہ داری کا مسئلہ خود ہی ختم ہوگیا۔ اب میں اکیلا موسکایا سے سودے بازی کروں گا۔ کم از کم پچاس ملین...'' پھر اس نے جینیفر کو دیکھا۔ ''ہنی! تمہارے لیے میرا پروگرام تو کچھ اور تھا۔ تاہم اب اس کی ضرورت نہیں ہے۔'' اس نے پسٹل جینی کی طرف تانا...

دور سے کہیں سائرن کی آواز ابھری۔ نک ٹھٹکا۔ تاہم بہت دیر ہو چکی تھی۔ جینی نے آنکھیں بند کرلیں اور گولی کا انتظار کرنے لگی۔

بجلی زور سے کڑکی۔ یوں لگا کہ اسی مکان پر گری ہو۔ یہ نہایت زوردار کڑاکا تھا۔ بلا ارادہ جینی نے آنکھیں کھول دیں۔ نک کے عقب میں اسے ایک سایہ نظر آیا۔ وہ مارک تھا۔ بری طرح پانی میں شرابور۔ اس کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ پسٹل اس نے دونوں ہاتھوں میں سختی سے پکڑا ہوا تھا۔ زندگی اور توانائی صرف اس کی آنکھوں میں جھلک رہی تھی۔ جہاں فولادی عزم کے ساتھ شدید غصہ عیاں تھا۔

''او... ناکام اداکار۔'' وہ چلایا۔ تاہم آواز چیخ سے مشابہ نہیں تھی۔

نک کو جیسے کرنٹ لگا۔ وہ تیزی سے پلٹا لیکن مارک فائر کر چکا تھا۔ گولی نک کی کھوپڑی میں اتر گئی۔ گرتے گرتے اس نے بمشکل چند سانسیں لی ہوں گی۔

مارک بھی ساتھ ہی گرا۔ پسٹل اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ وہ گھٹنوں کے بل تھا۔

''مارک... ک... ک...'' جینی تڑپ کر چلائی اور اس کی جانب لپکی۔

مارک کا سر جینی کی گود میں تھا۔ اس نے دیکھا کہ مارک کے ہونٹوں پر ہلکی نیلاہٹ تھی اور جسم برف بنا ہوا تھا۔ جینی کے گرم آنسو نیل زدہ ہونٹوں پر ٹپکے۔ مارک آنکھوں سے مسکرایا اور سرگوشی کی۔

''اور...''

''کیا اور...؟''

''آنسو۔''

سائرن کی آواز قریب پہنچ چکی تھی۔

☆☆☆

وہ قدرے ایک خوشگوار شام تھی۔ جینی بوٹ ہاؤس کے قریب، بورڈ واک پر پیر لٹکائے بیٹھی تھی۔ مارک بھی اس کے قریب بیٹھا تھا۔

مارک نے بمشکل چوبیس گھنٹے اسپتال میں گزارے تھے۔ وہ باقی کے واقعات جاننے کے لیے بے تاب تھا۔
جینی نے اسے بتایا کہ اس کے باہر جانے کے بعد کیا ہوا اور فائرنگ کیوں ہوئی... کس طرح وہ جیک کو نشانہ بنانے میں ناکام ہونے کے بعد وہاں سے بھاگ نکلی۔
''مجھے وہاں سے بھاگنا ہی تھا۔'' جینی نے مارک کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ ''سب سے بڑا خطرہ یہ تھا کہ فائرنگ سے گھبرا کر بابی اپنی کمین گاہ سے باہر نہ آجائے۔ جیک کی توجہ پوری طرح میری جانب تھی۔ وہ اس بات سے بے خبر تھا کہ بابی قریب ہی چھپا ہوا ہے۔'' وہ چپ ہو کر مارک کی سبزی مائل آنکھوں میں دیکھنے لگی۔
''کیا دیکھ رہی ہو؟''
''تم الو کے پر نہیں ہو۔'' وہ بولی۔
''پہلے تو تھا۔'' وہ مسکرایا۔
''تم نے یہ سب کیسے کیا؟''
''نک بھول گیا تھا کہ میری کمر سے رسی بندھی تھی۔ میں نے اسے مستقل اشتعال میں رکھا۔ اس کی نفسیات میں اذیت پسندی شامل تھی۔ میں اسے گولی مارنے پر اکسا رہا تھا۔ اس نے اپنی فطرت کے مطابق ردِعمل پیش کیا اور مجھے پانی میں پھینک دیا۔''
''اگر وہ واقعی گولی چلا دیتا؟'' جینی نے لرز کر مارک کی گود میں سر رکھ دیا۔ وہ اوپر دیکھ رہی تھی اور مارک نیچے... اس کی نیلگوں آنکھوں میں۔
''نہیں وہ گولی نہیں چلاتا۔''
''کیوں؟''
''میرے پاس رسی کے علاوہ دوسری چیز بھی تھی۔'' مارک نے جینی کے بالوں میں انگلیاں چلائیں۔
''وہ کیا؟''
''آخر میں بتاؤں گا۔ پہلے تمہارے دوسرے سوالات کے جواب سنا دوں۔'' مارک نے کہا۔ ''پانی میں گرنے کے بعد مجھے اندازہ ہوا کہ صورتِ حال اب بھی انتہائی مخدوش تھی۔ اگر میرے پاس وہ دوسری چیز نہ ہوتی تو رسی کے باوجود سرد طوفانی موجوں سے لڑنا میرے لیے ممکن نہ ہوتا۔ میری جسمانی حالت پہلے ہی ابتر تھی۔
''خیر میں کسی نہ کسی طرح وہاں سے نکل ہی آیا اور گرتا پڑتا اندر پہنچا... وہاں بابی خوف زدہ حالت میں تھا۔ وہ اپنی پناہ گاہ سے باہر آگیا تھا۔ ایک بندہ بے ہوش پڑا تھا۔ جسے تم نے زخمی کیا تھا۔ وہ کسی وقت بھی ہوش میں آجاتا۔ تمہارا گرایا ہوا پسٹل اٹھا کر اس کا دستہ دو بار اس کی کنپٹی پر رسید کیا۔ میرے ہاتھ پیر ٹھیک طرح کام نہیں کر رہے تھے۔ کم وقت میں مجھے زیادہ کام کرنا تھا۔ ''گاردا'' کے بارے میں، میں تمہیں اسپتال میں بتا چکا ہوں۔ بے ہوش آدمی سی آئی اے کا نہیں بلکہ کرائے کا ٹٹو تھا۔ اس کے لباس سے مجھے موبائل ملا۔ میں نے گاردا کو صورتِ حال سے آگاہ کر کے فوراً پہنچنے کا کہا۔
پھر کسی طرح بابی کو اشارے سے تسلی دی۔ اسے واپس بمشکل پینٹری میں چھپایا۔ صرف ایک کام رہ گیا تھا، اپنی جان بچانا۔''
''اپنی جان...؟''
''ایک ہی بات ہے۔ میرا مطلب تھا کہ تمہاری جان۔''
''اُلّو ہو۔'' جینی مسکرائے بغیر نہ رہ سکی۔
''نہیں۔ خادم ہوں۔'' مارک نے کہا۔ ''جیک اور نک کہیں دکھائی نہ دیے۔ میں جانتا تھا کہ تم کہاں ہو گی۔ شدید خطرے نے مجھے بدحواس کر دیا۔ مجھے کسی بھی صورت جلد از جلد تم تک پہنچنا تھا۔ تم تک پہنچنے کا مختصر فاصلہ جیسے پھیل کر بہت طویل ہو گیا تھا۔ وہ ''دوسری'' چیز ہی مجھے آگے بڑھا رہی تھی۔''
''کون سی چیز؟'' جینی کی آنکھوں میں بے قراری تھی۔
''آخر میں بتاؤں گا۔ بہرحال میں ایک سیکنڈ قبل پہنچ ہی گیا... باقی سب تمہیں معلوم ہے۔ گاردا خاصی فورس لے کر آیا تھا۔ اسے پتا تھا کہ بابی کہاں ہے۔ کرائے کے آدمی کو گرفتار کر لیا گیا۔ وہ ہوش میں آگیا تھا۔ تاہم اسے کھسکنے کی مہلت نہیں ملی۔ اگرچہ بعد میں وہ بے کار ہی نکلا۔
گاردا نے بابی کو دوسری گاڑی کے ذریعے کالڈویل پہنچایا اور خود سیدھا یہاں آگیا۔ خواب ختم، کہانی ختم۔ اب خواب میں تم صرف مجھے دیکھو گی۔'' مارک نے جینی کی شفاف پیشانی پر انگلی سے دستک دی۔
''تم کیا گیری کو پر ہو؟''
''نہیں، میں مارک دی آؤل (اُلّو) ہوں۔'' مارک نے جواب دیا۔
''نہیں، تم اُلّو ہو نہ خادم ہو۔ تم شروع سے اونر ہو۔'' جینی نے اس کا ہاتھ پیشانی سے ہٹا کر ہونٹوں پر رکھ لیا۔
''کیسا اونر؟''
''انجان مت بنو۔ یہ بتاؤ کہ موسکا یا کا کیا بنے گا۔ کیا

ان کا خطرہ نابود ہو گیا؟''
''ڈسک اب ''آرگنائزڈ کرائم ڈویژن'' کی تحویل میں ہے۔ انہیں اپنے ہاتھ پیر بچانے کی پڑی ہوگی۔ اگر وہ ٹوٹ پھوٹ سے بچ بھی گئے تو انہیں امریکا سے اپنے معاملات سمیٹتے ہی بن پڑے گی۔'' مارک نے جواب دیا۔
''مارک! میرا دل نہیں مانتا تھا کہ میرے والد ہمارے لیے شرمندگی کا باعث بنیں گے۔'' جینی اٹھ کر بیٹھ گئی۔ ''میرے دل کی آواز سچی تھی۔'' غم کے سائے نے اچانک حسن کی سوگوار تصویر کشی کی۔ مارک نے اس کا ہاتھ دبایا۔ ''میں متعلقہ اداروں کے ساتھ مل کر پوری کوشش کروں گا کہ ان کی باڈی دریافت ہو جائے۔ تمہارے والد قابلِ احترام ہیں۔ قانون کے محافظوں نے ہی ہوسِ زر میں غداری کی اور عبرتناک انجام سے دوچار ہوئے۔ تمہارے والد کی روح یقیناً خوش ہوگی۔''
''مارک، کیا یہ ممکن ہے؟''
''ہاں، کیوں نہیں۔ ووگل نے تمہیں بتایا تھا کہ لازار کے پاس تین بیگ تھے۔ تیسرے میں کپڑے تھے۔ رقم والے بیگ اس نے اپنے پاس رکھیں ہوں گے۔ خاصا امکان ہے کہ کپڑوں والا بیگ ووگل کے بھائی کے پاس تھا جس کی باڈی دریافت ہوئی۔ اس میں تمہارے والد کی اشیا بھی تھیں۔ لازار کا منصوبہ کیا تھا؟ وہ تم نک کے ذریعے سن چکی ہو لیکن اس کا طریقہ کار اندھیرے میں تھا۔ ناگہانی طوفان نے سب کچھ تتر بتر کر دیا۔ میں نہیں سمجھتا کہ جس مقام پر ووگل کا بھائی ہلاک ہوا تھا، وہ دونوں وہاں سے دور جا سکے ہوں گے۔ ووگل کی بات اور تھی اور وہ کچھ خوش قسمت بھی رہا کہ بچ نکلا۔ تاہم اس کا انجام افسوس ناک رہا۔ وہ ایسے انجام کا حق دار نہیں تھا۔''
''کیا مارٹی بھی کرائے کا آدمی تھا؟'' جینی کو خیال آیا۔
''نہیں، وہ سی آئی اے کا آدمی تھا۔ تاہم جیک کے دونوں ساتھیوں فیلوز اور گراہم کی طرح اصل معاملات سے بے خبر تھا۔ وہ خود ہی منظرِ عام پر آ گیا۔ اسے علم تھا کہ وہ بھاگ نہیں سکتا۔ جیک کا پارٹنر صرف نک تھا۔''
''مارک میں نادیا کو بھی بھول نہیں پاتی۔ موسکا یا کی ترجیحات بدل چکی ہیں، بقول تمہارے۔ تو اگر میں نادیا کو وفاقی گواہ بننے پر آمادہ کر لوں تو کیا تم اسے سزا سے بچانے میں مدد نہیں کر سکتے؟''
''خادم ہوں۔''
''تم باز نہیں آؤ گے۔ بائی دی وے موت کے سامنے جس طرح تم نے نک اور جیک کے ساتھ مکالمے بازی کی تھی، لاجواب تھی... نہ صرف ماحول بدل گیا تھا بلکہ مجھے نئی توانائی اور امید ملی تھی۔ کیا تم شروع سے اتنے دلیر تھے؟ کیا تم نے نفسیات بھی پڑھی ہے؟''
''نہیں، میں شروع سے گیدڑ کی ٹانگ تھا۔ اپنے ڈپارٹمنٹ میں جھک مارتا رہا۔ جہاں تک نفسیات پڑھنے کی بات ہے، میں تو تمہیں پڑھنے کی کوشش کرتا رہا۔ لیکن تم نے کتاب ایسی بند کر کے رکھی تھی کہ بس ٹائٹل ہی پڑھ کر آہیں بھرتا رہتا تھا۔''
''اچھا بتاؤ نہ نادیا کے لیے کچھ کرو گے؟'' وہ بچوں کی طرح ٹھنکی۔
''ایک شرط پر۔''
''کیا؟''
''اگر کسی مشکل میں پڑا تو میری وکیل تم ہوگی؟''
''صرف وکیل؟ چلو اچھا ہے۔ منظور ہے۔'' جینی نے شرارت سے جملہ کسا۔
''کیا مطلب؟'' مارک نے آنکھیں دکھائیں۔
''نکالوں گولڈ رنگ؟''
''ہیرا لگا ہے اس میں؟''
''ہیرا تو تم خود ہو۔''
''بہت فری ہو رہے ہو؟''
''ہائے... ے.... ے... اب بھی کوئی کسر باقی ہے۔ کیا نخرا ہے، عشوہ ہے؟ ستم ہے؟ ادا ہے یا عادت ہے؟''
''ہاں ایک بات رہ گئی۔ وہ دوسری چیز کیا تھی تمہارے پاس، جب نک نے تمہیں پانی میں پھینکا؟''
''خوب یاد رکھا ہے۔'' مارک نے کہا۔ ''وہ چیز تمہاری تصویر تھی۔'' وہ مسکرایا۔
''میری تصویر! تمہارے پاس؟'' جینی نے بے اعتباری سے سوال کیا۔ ''جھوٹ بول رہے ہو، دکھاؤ؟''
''شروع سے ہے، یہاں۔'' مارک نے اس کا ہاتھ پکڑ کر سینے پر رکھ لیا۔
جینی نے عالمِ بے خودی میں مارک کے سینے میں منہ چھپا لیا۔
نہ حرف ہے، نہ صَوت، نہ نغمہ... بس خامشی، سکوت اور ایک جلوۂ مستور۔
ناپختگیِ شوق تحلیل ہوئی۔ اندیشۂ باطل، باطل نہ رہا...
ایک طلسم تھا اور دل، اِک جنبش میں پہلو سے نکل گیا۔